إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ

بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔

ارکانِ اسلام

مؤلفہ

مولوی حکیم سید شہاب الدین نقشبندی - امروہوی
فاضل عربی منشی فاضل۔ فاضل طب

ناشر

ایم ثناء اللہ خاں اینڈ سنز ۲۶ ریلوے روڈ لاہور

Marfat.com

22357
۱۲/
Marfat.com

باراول ۵۰۰

سن اشاعت ۱۹۶۳ء

قیمت پے

طابع

اشرف پریس لاہور

ناشر

ایم ثناء اللہ خاں اینڈ سنز ۲۶ ریلوے روڈ لاہور

فہرست

۱۔ دیباچہ ۹
۲۔ اسلام ۱۳
۳۔ ایمان کا بیان ۱۴
۴۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان ۱۶
۵۔ فرشتے ۱۹
۶۔ کتب آسمانی ۲۴
۷۔ انبیاء ومرسلین ۲۸
۸۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۳۲
۹۔ قیامت ۵۲
۱۰۔ تقدیر خیر و شر ۷۴
۱۱۔ بہلا دکن پانچ کلے ۷۶

Marfat.com

۱۲۔ دوسرا رکن نماز —— ۷۹
۱۳۔ شرائط نماز —— ۸۹
۱۴۔ طہارت —— ۹۰
۱۵۔ اقسام نجاست —— ۹۰
۱۶۔ غسل کا بیان —— ۹۴
۱۷۔ وضو کا بیان —— ۹۸
۱۸۔ تیمم کا بیان —— ۱۰۲
۱۹۔ اوقات نماز —— ۱۱۰
۲۰۔ تعداد رکعات —— ۱۱۲
۲۱۔ جماعت کا بیان —— ۱۲۳
۲۲۔ امامت —— ۱۲۶
۲۳۔ نماز تراویح —— ۱۳۳
۲۴۔ عید الفطر و نماز کا طریقہ —— ۱۳۷
۲۵۔ عید الضحیٰ و احکاماتِ قربانی —— ۱۴۴
۲۶۔ عقیقہ کا بیان —— ۱۵۱
۲۷۔ تیسرا رکن روزہ —— ۱۵۳
۲۸۔ روزہ دار کے فضائل —— ۱۵۵

Marfat.com

۲۹۔ روزہ کی نیت ــــــــــــــ ۱۵۶

۳۰۔ افطار و سحری ــــــــــــــ ۱۵۸

۳۱۔ روزہ کی قضا ــــــــــــــ ۱۵۹

۳۲۔ نفلی روزے ــــــــــــــ ۱۶۰

۳۳۔ اعتکاف ــــــــــــــ ۱۶۱

۳۴۔ فضیلت ماہ رمضان ــــــــــــــ ۱۶۱

۳۵۔ شب قدر ــــــــــــــ ۱۶۳

۳۶۔ ماہ شعبان و شب برات ــــــــــــــ ۱۶۸

۳۷۔ چوتھا رکن زکوٰۃ ــــــــــــــ ۱۷۳

۳۸۔ فوائد زکوٰۃ ــــــــــــــ ۱۷۳

۳۹۔ نصاب چاندی سونا وغیرہ ــــــــــــــ ۱۷۴

۴۰۔ مصارف ــــــــــــــ ۱۷۶

۴۱۔ زکوٰۃ کس کو ناجائز ہے ــــــــــــــ ۱۷۷

۴۲۔ پانچواں رکن حج ــــــــــــــ ۱۷۹

۴۳۔ حج اور عمرہ ــــــــــــــ ۱۸۲

۴۴۔ احرام باندھنے کا طریقہ ــــــــــــــ ۱۸۳

۴۵۔ فضائل طواف ــــــــــــــ ۱۸۷

۴۶۔ فرائض حج ——— ۱۹۱

۴۷۔ واجبات حج ——— ۱۹۱

۴۸۔ مقبول دُعا کے مقامات ——— ۱۹۲

۴۹۔ صفا ومروہ پر جانا ——— ۱۹۳

۵۰۔ قربانی ——— ۱۹۶

۵۱۔ عورت کا حج ——— ۱۹۸

۵۲۔ طواف کی دعائیں ——— ۲۰۱

۵۳۔ زیارت مدینہ منوّرہ ——— ۲۰۵

۵۴۔ نکاح کا بیان ——— ۲۱۱

۵۵۔ طلاق کا بیان ——— ۲۲۷

۵۶۔ بیان جنائز ——— ۲۴۱

۵۷۔ مشروعات ——— ۲۵۵

۵۸۔ منہیات ——— ۲۵۷

۵۹۔ خطبات ——— ۲۵۸

۶۰۔ خطبہ جمعُہ ——— ۲۵۸

۶۱۔ خطبۃ الوداع ——— ۲۶۲

۶۲۔ خطبہ عید الفطر ——— ۲۶۵

۶۳۔ عیدالاضحیٰ ——— ۲۶۸

Marfat.com

دیباچہ

اقوام کی حیات و ممات اور عروج و زوال میں صرف یہی چیز کارفرما ہے۔ کہ وہ اپنے مذہبی اصولوں پہ کاربند رہیں اور اسلاف کے کارناموں کی تصویر ان کے پیش نظر رہے تمام ترقی یافتہ اور مہذب اقوام کا اسی پر عمل رہا ہے۔

مسلمان جب تک وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا۔ پہ پائیداری سے قائم اور ایمان و عمل کے جوہروں سے آراستہ رہے، آئین اسلامی کو اپنا لائحہ عمل بنائے رکھا عروج و اقبال ان کے قدم چومتا رہا زندگی کے ہر شعبہ میں کامیاب و فائز المرام رہے۔ زمانے کے لئے درس عمل و تہذیب بنے رہے اور بڑی قہرمانی حکومتیں ان کے نام سے لرزہ براندام رہیں، مگر جب سے انہوں نے مذہب سے بے التفاتی اختیار کی دوسروں کے فضائل و مناقب سن سن کر اپنے اسلاف کو بھلا بیٹھے مغربی تہذیب میں مدغم اور جذب ہونے کو معراج کمال تصور کرنے لگے اپنی نا قومیت ذہنی و تمدنی غلامی اور کورانہ تقلید کا نظارہ پیش کرنے لگے، خدائے واحد و برتر کے اس فرمان کے بموجب وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا۔ (جو کوئی میری یاد سے روگردانی اختیار کرتا ہے۔ بیشک اس پہ روزی تنگ کردی جاتی ہے۔) ذلت و افلاس کی زندگی بسر کرنے لگے اور عروج و اقبال مندی نے ان سے منہ پھیر لیا۔

مسلمانوں کو آزادی اور پاکستان حاصل ہوجانے کے بعد اگرچہ حالات نے

Marfat.com

رجعت قہقری پر مجبور کر دیا ہے۔ اور غفلت سے بیدار ہو کر ان میں مذہب سے واقفیت اور با خبر ہونے کا احساس پیدا ہو گیا ہے۔ مگر بہت کمی کے ساتھ اور جیسا کہ ہونا چاہیئے وہ ابھی نہیں ہے۔

حکومت برطانیہ کے زمانہ میں معدودے چند کالج اور سکولز کے علاوہ ہمارے اکثر اسکولز اور کالج ایسے تھے جہاں مذہبی و اسلامی تعلیمات کو لازمی عنصر قرار نہیں دیا گیا تھا۔ اور وہاں کے فارغ التحصیل مسلم طلباء میں بیشتر حصہ ایسا ہوتا تھا کہ اگر ان سے نیلسن اور نپولین کے کارنامے معلوم کئے جاتے تو فر فر سناتے چلے جاتے اور اگر ان سے اپنے اسلاف کے کارنامے یا دنیا کے محسن اعظم فخر موجودات حضور اکرمؐ کے حالات اور اسوۂ حسنہ کے متعلق استفسار کیا جاتا تو سوائے سکوت کے کوئی جواب نہ ہوتا تھا۔ اور اس وقت خود حکومت کا منشا بھی یہی تھا کہ مسلمان صحیح معنوں میں اپنے مذہب سے واقف نہ ہو اور غفلت و تاریکی میں ہی پڑا رہے۔ کیونکہ مذہب اسلام کا یہ خاصہ ہے کہ جب انسان اس کے زریں اصولوں پر صحیح طریقہ پر کاربند ہوتا ہے تو اس میں ذوق ارتقا علوئے مرتبت اور جذبۂ جہاد و حریت پیدا ہو جاتا ہے۔

پاکستان ہمارے لئے ایک موہبت الٰہی ہے اور قدرت نے اک موقعہ عطا فرمایا ہے۔ کہ مسلمان آزادانہ طریقہ پر آئین آباء و اصول اسلامی پر عمل پیرا ہو کر اپنے اندر پھر وہی صفات و جذبہ ایمانی پیدا کرے جس کے اک نعرۂ تکبیر سے قیصر و کسریٰ کے محلوں میں تزلزل پیدا ہو جاتا تھا۔

ہماری حکومت نے بھی حالات اور وقت کے تقاضوں کو محسوس کرتے ہوئے مذہبی و اسلامی تعلیمات کو لازمی قرار دے دیا ہے جو بڑا مستحسن اقدام ہے اور جس میں دین و دنیا کی بہبودی و بہتری مضمر ہے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم احکامات شرع کی پابندی کرتے ہوئے اپنے اندر مسلمانی صفات صحیح معنوں میں پیدا کریں اور اپنے بچوں بچیوں اور عورتوں کو مذہب اور تعلیم اسلام سے واقف

Marfat.com

کرائیں ان کے سینوں میں ایمان وعمل کی شمع فروزاں کی جائے ان کے نہاں خانۂ دل کو سرکار دو عالم کی عظمت ومحبت کی آماجگاہ بنایا جائے۔

اسی مقصد کے مدنظر اس کتاب میں عام فقہی مسائل کے علاوہ ایمان مفصل کی تشریح کے سلسلہ میں حضور اکرمؐ کے حالات پر مختصر مگر جامعیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے سادہ زبان میں عام لوگوں کے استعدادی مدارج کا لحاظ رکھتے ہوئے روشنی ڈالی گئی ہے تاکہ ہر اس شخص کو جو واقفیت دینیات کی غرض سے اس کتاب کا مطالعہ کرے اس کے ساتھ ساتھ حضور اکرم کے فضائل ومحاسن اور اس چیز کا بھی علم ہو جائے کہ آپ نے اپنے خون سے چمنستان اسلام کی کس طرح آبیاری کی ہے اور علم وفضل کے وہ دریا بہائے ہیں جن سے آج تک تمام عالم سیراب ہو رہا ہے۔

اس کے بعد معاملات آخرت قیامت پر ایمان، علامات قیامت، حشر ونشر، میزان عمل پل صراط وغیرہ کے حالات قلم بند کئے گئے ہیں۔ تاکہ عام لوگ اس سے بھی واقفیت حاصل کرکے تحصیل عبرت وتہذیب اخلاق کی طرف متوجہ ہوں۔

نیز حج کے مسائل کو ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔ تاکہ لوگوں کو سفر حج میں بھی یہ مفید ثابت ہو، اور کسی ضروری معلومات کے لئے دوسری کتاب کی جستجو نہ کرنی پڑے۔

ارکان خمسہ کے علاوہ زندگی کا اہم تعلق جس چیز سے وہ عائلانہ زندگی ہے جو قانون شریعت کے ماتحت باہم دگر وابستہ ہے۔ اور جس پر انسان کی ازدواجی زندگی میں سکون وطمانیت کے وجود کا انحصار ہے۔ اس لئے آخر کتاب میں نکاح وطلاق کے مسائل کو بھی واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ جن کی واقفیت بھی ایک مسلمان شخص کے لئے ضروری چیز ہے۔ تاکہ عدم واقفیت کی بنا پر اس تعلق کی وابستگی میں شرعی حدود کے اندر کوئی انقطاعی

Marfat.com

صورت حائل کر کے ندامت و پشیمانی سے دوچار نہ ہو یا قدرت کے مقررہ قانون کے خلاف عمل پیرا ہو کر مواخذۂ آخرت کا سبب نہ بنے۔

اس کے بعد جنائز کا بیان ہے جس کے مسائل سے عام طور پر لوگوں کو کم واقفیت ہوتی ہے۔ اور بعض چھوٹے چھوٹے مقامات پہ عدم واقفیت کی بناء پر بڑی دقتیں پیش آتی ہیں۔

ختم کتاب پر خطبہ جمعہ۔ خطبۃ الوداع۔ خطبہ عیدین بھی منسلک کر دیا گیا ہے۔ تاکہ وقتِ ضرورت اس کے لئے آدمی کسی دوسری کتاب کا محتاج نہ رہے۔

عبدہٗ

شہاب امروہوی

مولابخش روڈ ۔ مزنگ لاہور

فروری ۱۹۶۱ء

اسلام

لغوی اعتبار سے اسلام کے معنی طاعت اور فرمانبرداری کے ہیں۔ چونکہ اس مذہب میں اللہ تعالےٰ کے احکام کو قبول کرنا اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی تعلیم ہے۔ اور لوگوں میں اللہ تعالےٰ کی اطاعت کی صفت پیدا کرنا اس کا اصل منشاد مقصد ہے اس لئے اس مذہب کا نام اسلام ہے۔

اسلام انسان کا فطری مذہب ہے جو سراسر امن و سلامتی اور کامیابی کا ضامن ہے۔ جیساکہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ۔ یہ خدا کی بنائی ہوئی سرشت ہے جس پر لوگوں کو اللہ نے پیدا کیا خدا کی پیدائش میں رد و بدل نہیں۔ یہی سیدھا دین ہے۔

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے علاوہ اور کسی مذہب کو مقبولیت حاصل نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد عالی ہے۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے وہ مقبول نہ ہوگا۔

Marfat.com

اور وہ شخص آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو گا۔

مذہب اسلام کی خوبی و عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف اسی کو دین قرار دیا ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔

ایمان

اسلام اور ایمان کا مفہوم و مطلب ایک دوسرے سے الگ نہیں ہے۔ بلکہ ان دونوں میں ایسا تعلق ہے جس طرح درخت کا تعلق جڑ سے ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ زمین میں بیج بویا جائے، مگر زمین ناقص ہونے کی وجہ سے درخت ناقص نکلے اسی طرح اگر کوئی شخص ایمان نہ رکھتا ہو تو یہ کسی طرح ممکن نہیں ہو سکتا کہ وہ مسلمان ہو۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ کسی شخص کے دل میں ایمان ہو مگر اپنی طبیعت کی کمزوری یا ناقص تعلیم و تربیت اور بری صحبت کے اثر سے پکا مسلمان نہ ہو۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پہ قائم ہے جن میں سے سب سے پہلی چیز ایمان ہے۔ جب تک اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق حاصل نہ ہو یعنی کلمۂ توحید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا دل و زبان سے اقرار نہ کرے گا، کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔

کلمۂ توحید کی شہادت سے ہی انسان دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ اس کلمہ مبارک کے دو حصے ہیں، پہلے حصہ کو توحید کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جو

Marfat.com

تمام اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہے اور دوسرے حصہ کو تصدیق رسالت کہتے ہیں۔ جو پہلے حصہ کے لئے بطور سند واقع ہوا ہے۔ اس کلمہ کے اقرار سے ہر مسلمان کے لئے موحد ہونا اور تصدیق رسالت کے بعد حُبِ رسول میں غرق ہونا نہایت اہم چیز ہے جس قدر یقین کامل کے ساتھ ایک مسلمان توحید اور حُبِ رسول میں راسخ الاعتقاد ہو کر ترقی کرتا جائے گا اسی قدر اس کو خدائے تعالےٰ کی نعمتوں کے بڑے بڑے مدارج حاصل ہوتے چلے جائیں گے۔

تعلیم قرآن کے بموجب یقین کامل کے تین درجے ہیں۔ علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین۔ ان تینوں پر ترقی کمال حاصل کرنے کا نام ایمان ہے۔ پس ایمان کے معنی جاننے اور ماننے کے ہوئے جو شخص خدا کی وحدانیت، اس کی حقیقی صفات اس کے قانون واحکامات اور اس کی سزا و جزا سے واقفیت رکھتا ہو۔ اور اس پر دل سے یقین رکھتا ہو۔ ایسے شخص کا نام مومن ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی یہ تشریح فرمائی ہے۔

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ۔

میں اللہ پر ایمان لایا جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے۔ اور قبول کیا میں نے اس کے سب حکموں کو۔

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ایمان لایا میں اللہ تعالےٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر اور نیکی و بدی کے اندازے پر کہ سب اللہ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر۔

اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان

اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے کہ اس کے ہونے کا یقین کے ساتھ زبان سے اقرار کیا جائے اور دل سے تصدیق کہ بیشک وہ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے واحد و یکتا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں، بے نیاز ہے۔ کسی کا محتاج نہیں بلکہ تمام مخلوق اس کی محتاج ہے۔ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ وَّاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو۔ تمام مخلوق کو اسی نے پیدا کیا ہے۔ اور وہی تمام جانداروں کو رزق عطا فرماتا ہے۔ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا۔ تمام جاندار جو زمین پر ہیں ان کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور جیسا کہ فِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۔ تمہارا رزق اور جو تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ آسمان میں ہے۔ سے ظاہر ہے وہ خود مخلوق نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی ذات قدیم ہے اور قدیم کی صفت یہی ہے کہ وہ مخلوق نہ ہو وہ جسم فانی سے پاک ہے۔ یعنی اس کا وجود بیشک حق ہے۔ مگر عارضی جسم سے جس کے لئے لمبائی چوڑائی و گہرائی لازمی ہے۔ اس سے وہ بالکل پاک و صاف ہے۔ وہ زمین و آسمان یا کسی خاص جگہ نہیں رہتا بلکہ وہ ہر جگہ اور ہر طرف موجود ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ۔ اللہ ہر چیز

Marfat.com

کا احاطہ کئے ہوئے ہے جس کی شان ہے اور فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ۔
جدھر تم متوجہ ہو ادھر اللہ کی ذات ہے۔ اس کا مظہر ہے۔ اس کا وجود حواس ظاہرہ
سے ہمارے علم میں نہیں آسکتا جس طرح زمین و آسمان چاند و سورج نظر آتے
ہیں۔ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کے وجود کا ہر عقلمند کو اقرار و یقین ہے لیکن
نظر نہیں آتیں مثلاً ہوا ہے کسی کو نظر نہیں آتی۔ روح ہے اور اس کا تمام جسم پر
تسلط ہے مگر کسی کو دکھائی نہیں دیتی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا تسلط بھی تمام زمین و
آسمان میں ہے اور ہر جگہ موجود ہے مگر نظر نہیں آتا بلکہ اس کے وجود کا علم اس کی
مصنوعات اور دنیا کے وجود سے حاصل ہے یعنی یہ دنیا حادث ہونے کی وجہ
سے کسی پیدا کرنے والے کی طرف محتاج ہونے کی بناء پر یہ بات ظاہر کرتی ہے
کہ اس کا کوئی بنانے والا اور پیدا کرنے والا ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ ضروری ہے
کہ وہ پیدا کرنے والا قدیم۔ یکتا۔ قدرت، ارادہ والا عالم اور حی ہو۔ کیونکہ اگر
وہ قدیم نہ ہوگا تو وہ خود کسی خالق کا محتاج ہوگا جس کا نتیجہ مستلزم دور ہوگا یا
تسلسل اور یہ دونوں محال ہیں۔ اور اگر یکتا نہ ہو بلکہ کئی خالق اور خدا ہوں تو انتظام عالم
میں باہمی ایسی خرابی واقع ہوگی کہ عالم کا وجود قائم نہ رہ سکے گا۔ کیونکہ دو مختار ایک
عالم میں نہیں ہو سکتے۔ اور اگر صاحب قدرت وارادہ علیم وحی نہ ہو تو دنیا کی ایک
چیز بھی پیدا کرنے سے عاجز ہوگا اس لئے کہ پیدا کرنا قدرت پر موقوف ہے۔ اور
قدرت اسی وقت کسی شئے میں کام کرتی ہے جب کسی چیز کا ارادہ ہو۔ اور ارادہ
اس کے علم کو چاہتا ہے۔ کیونکہ یہ تو ناممکن ہے کہ ایک چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ
تو ہو مگر اس کا علم نہ ہو اور ان تینوں صفتوں کے لئے حیات لازمی ہے۔ لہٰذا اس

Marfat.com

حیثیت سے عالم کے ہر ذرہ کا وجود اللہ تعالیٰ اس کی ہمیشگی وحدت اور چاروں صفات سے موصوف و متصف ہونے کے واسطے کھلا ہُوا ثبوت ہے۔

ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ اسی معبودِ حقیقی کی صفت ہے اول و آخر ظاہر و باطن اسی کا جلوہ ہے۔ سب جگہ وہ موجود ہے اور ہر شے کو وہ دیکھتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَبَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔ اللہ تعالیٰ بندوں کو دیکھنے والا ہے۔ آسمان و زمین میں کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ لَایَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ۔ وہ ایسا علیم و بصیر ہے کہ دلوں کے بھیدوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ اللہ تعالیٰ دلوں کے حال کو جاننے والا ہے۔ دعاؤں کا قبول کرنے والا، حاجتوں کو پورا کرنے والا ہے۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ میں مانگنے والی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ دعا مانگتا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی اس کا مزاحم و مانع نہیں۔ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا، کوئی مصلحت ضرور ہوتی ہے۔ فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ۔ حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ ہر ذرہ اس کے حکم و مشیت کے تحت حرکت کرتا ہے۔ وہ جس چیز کا ارادہ فرماتا ہے۔ فقط لفظ کُن کہہ دینے سے وہ چیز عدم سے وجود میں آجاتی ہے اور جس کسی شے کو وہ موجود کرتا ہے۔ اس کی اس کو ضرورت نہیں ہوتی بلکہ محض اپنی قدرت کاملہ کے اظہار کے لئے کسی کو معدوم یا موجود کرتا ہے۔ خدا کی زندگی ہماری جیسی زندگی نہیں ہے۔ ہماری زندگی

بہت سے واسطوں پر موقوف ہے۔ جیسے خون کا دوران سانس کی آمد و رفت کھانے پینے کی ضرورت وغیرہ اس کی حیات کسی واسطہ پر منحصر نہیں۔ جب کچھ نہ تھا جب بھی وہ موجود تھا۔ اور جب کچھ نہ رہے گا تب بھی وہ قائم رہے گا۔ وہ کسی چیز میں حلول نہیں کرتا نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا۔

فرشتے

دوسری چیز فرشتے ہیں جن پر ایمان لانے سے یہ مراد ہے کہ ان کے وجود کا قائل ہو جس پر اجماع امت ہو چکا ہے اور قرآن و حدیث میں بھی اس کا ذکر موجود ہے جو ان کے وجود پر کافی دلیل ہے۔ پیغمبروں کے سوا ان کو اصل صورت میں کوئی نہیں دیکھ سکتا کیونکہ وہ ایک لطیف و نورانی جسم رکھتے ہیں۔ ہوا جو ان کی نورانیت کے مقابلہ میں بہت زیادہ کثیف الجسم ہے ہم اس کو دیکھنے سے معذور ہیں۔ تو ان کو ہماری نظریں کس طرح دیکھ سکتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس قدر مطیع و فرمانبردار ہیں کہ اس کے حکم سے بال برابر بھی سرتابی نہیں کرتے۔ نہ ان میں جرم و فساد و شر کا مادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنی سلطنت کی تدبیر کرتا ہے اور یہ ٹھیک طور پر اس کا فرمان بجالاتے ہیں ان کو خود اپنے اختیار سے کچھ کی قدرت نہیں ہے۔ نہ اپنی طرف سے یہ بارگاہ الٰہی میں کوئی تجویز پیش کر سکتے ہیں۔ مختلف صورتیں بدلنے پر یہ قادر ہیں۔ خدا کی برگزیدہ مخلوق اور گناہوں سے پاک ہیں۔ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ - ان کی فطرت

Marfat.com

ہی ایسی ہے کہ خدا کی نافرمانی نہیں کر سکتے۔ جو حکم ملتا ہے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔ رات دن اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ اور تسبیح و تہلیل ان کی غذا ہے کیونکہ یہ ذی روح اور ذی عقل ہیں اور ذی روح کے قیام حیات کے لئے غذا کا ہونا لازمی ہے۔ پس ان کی غذا تسبیح و تہلیل ہے۔ آسمان ان کے قیام کی جگہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولوں کے پاس پیغام لاتے ہیں۔ اور وحیٔ آسمانی کے امین ہیں۔ جیسے جبریل امین اور عرش کے اٹھانے والے ہیں۔ اور جن جن کاموں پر مامور کئے گئے ہیں اسی پر قائم ہیں۔ اور جس قدر علم و قدرت اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرما دیا ہے۔ اسی قدر جانتے ہیں۔ اور اختیار رکھتے ہیں۔ جن فرشتوں کی تصریح ثابت ہے وہ یہ ہیں۔ اور یہ فرشتوں میں انبیاء کا درجہ رکھتے ہیں۔

جبرئیل علیہ السلام

ان کے متعلق اللہ تعالےٰ نے وحی پہنچانے کا کام سپرد کیا ہے۔ ان ہی کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرآن شریف کی آیتیں نازل ہوتی تھیں

میکائیل علیہ السلام

ان کو اللہ تعالےٰ نے بارش برسانے اور رزق پہنچانے پر مامور فرمایا ہے۔

عزرائیل علیہ السلام

ان کے متعلق روح قبض کرنے کی خدمت سپرد کی گئی ہے۔

اسرافیل علیہ السلام

ان کو قیامت کے دن صور پھونکنے کا کام دیا گیا ہے۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمان و زمینوں کی قوت، ہواؤں کی قوت، جن و انس کی قوت، چوپایوں کی قوت عطا فرمائی ہے۔ سر سے پیر تک زعفرانی بال اور بے شمار منہ و زبانیں ان بالوں میں پوشیدہ ہیں۔ وہ ہر زبان سے دس لاکھ بولیوں میں تسبیح کہتے ہیں۔ اور ان کے ہر سانس سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے یہ سب کے سب قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول ہیں۔ اور یہ سب مقربین عرش کے اٹھانے والے اور اسرافیل علیہ السلام کی صورت ہیں۔

روزانہ اسرافیل علیہ السلام تین مرتبہ جہنم کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور ان کا جسم لاغر ہو کر کمان کے چلے کی طرح ہو جاتا ہے۔ پھر آپ اس قدر نالہ و زاری کرتے ہیں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کے آنسوؤں کو نہ روکے تو ساری زمین آنسوؤں سے بھر جائے۔ اور اس قدر لمبے چوڑے ہیں۔ کہ اگر تمام دریاؤں کا پانی ان کے سر پہ ڈالیں تو ایک قطرہ زمین پہ نہ گرے۔

عزرائیل علیہ السلام کی شبیہہ بھی بعینہ اسرافیل علیہ السلام کی سی بیان کی گئی ہے۔

میکائیل علیہ السلام اسرافیل علیہ السلام سے پانسو برس کے بعد پیدا ہوئے۔ آپ کے سر سے لے کر پیر تک زعفرانی بال ہیں۔ اور زبرجد کے بازو ہیں۔ ہر بال میں دس لاکھ زبانیں اور دس لاکھ آنکھیں ہیں۔ ہر آنکھ سے روتے ہیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ مومنوں پہ رحمت فرمائے۔ اور ہر زبان سے مغفرت مانگتے ہیں۔ ہر آنکھ سے ستر ہزار بوندیں ٹپکتی ہیں۔ اور ہر بوند سے ایک فرشتہ آپ کی صورت

Marfat.com

کا پیدا ہوتا ہے۔ یہ سب قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مصروف رہیں گے۔ یہ میکائیل علیہ السلام کے مددگار اور کروبی کہلاتے ہیں۔

جبرائیل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام سے پانسو برس بعد پیدا ہوئے آپ کے ایک ہزار چھ سو بازو ہیں۔ اور سر سے پیر تک زعفرانی بال دونوں آنکھوں کے درمیان سورج اور ہر بال پر چاند و تارے ہیں۔ ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ نور کے دریا میں بیٹھتے ہیں۔ اور جب نکلتے ہیں تو ان کے بازوؤں سے جتنے قطرے گرتے ہیں اتنے ہی فرشتے ان کی صورت کے پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ قیامت تک تسبیح و تہلیل میں مصروف رہیں گے۔ یہ روحانی کہلاتے ہیں۔

کراماً کاتبین

حدیث شریف میں وارد ہے کہ ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں۔ ایک داہنی طرف جو بے گواہی نیکیاں لکھتا رہتا ہے۔ اور دوسرا بائیں طرف جو گناہ لکھتا ہے۔ دائیں بائیں یہ اس وقت ہوتے ہیں جب آدمی بیٹھا ہوتا ہے۔ اور جب چلتا ہے تو اس کے آگے پیچھے ہو جاتے ہیں۔ اور جب سوتا ہے تو سرہانے و پائنتی ہوتے ہیں۔ ان فرشتوں کو کراماً کاتبین کہتے ہیں۔

اور ایک روایت کے اعتبار سے پانچ فرشتے ہیں دو رات کے، دو دن کے اور ایک ہر وقت انسان کے ساتھ رہتا ہے۔ جیسا کہ اس قول سے ظاہر ہے۔ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۔ معقبات سے رات دن کے فرشتے مراد ہیں۔ آدمی کے آگے و پیچھے اللہ تعالےٰ کے حکم سے جن و انس و شیاطین سے اس کو محفوظ رکھتے ہیں۔

22357

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ داہنے ہاتھ کا فرشتہ نیکی لکھتا ہے جب آدمی نیکی کا قصد کرتا ہے۔ اور جب آدمی گناہ کرتا ہے۔ اور بائیں ہاتھ کا فرشتہ لکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو داہنے سمت کا فرشتہ اس کو روک دیتا ہے۔ اور وہ سات ساعت تک توقف کرتا ہے۔ اس عرصہ میں اگر وہ آدمی اس گناہ سے توبہ کر لیتا ہے تو نہیں لکھتا۔ اور اگر توبہ نہیں کی تو لکھ لیتا ہے۔

جب انسان مرتا ہے اور قبر میں رکھا جاتا ہے۔ تو یہ فرشتے بارگاہ الہی میں عرض کرتے ہیں۔ تو نے ہم کو اپنے بندے کے اعمال لکھنے کے لئے مقرر کیا تھا وہ مر گیا اب ہم کو حکم ہو کہ ہم آسمان پر چڑھ جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ آسمان فرشتوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور سب میری تسبیح کرتے ہیں۔ تم میرے بندے کی قبر پر تسبیح و تہلیل میں مصروف رہو اور میرے بندے کے واسطے اس کو لکھتے رہو جب تک میں اس کو قبر سے اٹھاؤں۔

اور کراماً کاتبین ان کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ جب یہ نیکی لکھتے ہیں۔ تو آسمان پر لے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے ظاہر کرتے ہیں اور اس پر گواہی دیتے ہیں۔ اور جب گناہ کرتے ہیں تو غمگین ہو کر لے جاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے گناہ کیا تو وہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تیسری مرتبہ پوچھتا ہے۔ تو عرض کرتے ہیں کہ الہی تو ستار و غفار ہے تو نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے۔ کہ ایک دوسرے کی عیب پوشی کریں۔ اور وہ ہر روز تیری کتاب پڑھتے ہیں۔ اور ہماری تعریف کرتے ہیں۔ ہمیں کراماً کاتبین کہتے ہیں۔ کہ وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ ۔ پس تو بھی ان کی

خطا پوشی فرما۔

بہرحال یہ وہ فرشتے ہیں۔ جو ہر وقت انسان کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور ہر اچھے و برے کام کو دیکھتے سنتے اور نوٹ کرتے ہیں۔ اور ہر شخص کی زندگی کا ریکارڈ ان کے پاس محفوظ رہتا ہے۔ اور پھر خدا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

فرشتے بے شمار ہیں جن کی کوئی تعداد معلوم نہیں سب اپنے اپنے کاموں پر مقرر ہیں جن کی تصریح ثابت ہے ان پر تو نام بنام ایمان لانا واجب ہے۔ اور جو نامعلوم ہیں ان پر اجمالاً۔

کُتبِ آسمانی

تیسری چیز کتبِ آسمانی پر ایمان لانا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے اپنے نبیوں پر نازل فرمائی ہیں۔ یعنی جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک نازل ہوا ہے اسی طرح جو حضورؐ سے پہلے نبی آ چکے ہیں ان پر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابیں نازل فرمائی ہیں۔ کل نازل شدہ صحیفے ایک سو چار ہیں جن میں سے دس صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر۔ پچاس صحیفے حضرت شیث علیہ السلام پر۔ تیس صحیفے حضرت ادریس علیہ السلام پر دس صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور چار کتابیں —— توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن پاک حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

Marfat.com

کتاب اور صحیفے میں یہ فرق ہے کہ جس میں بہت جزء کاغذ شامل ہوں اس کو کتاب کہتے ہیں۔ اور صحیفہ یا سیپارہ وہ ہے جس میں جزء کم ہوں۔ بہرحال کلام الٰہی ہونے میں سب یکساں ہیں۔

جن کتابوں کے نام معین ہیں ان پر تو نام بنام اور جن کے نام کی تعین نہیں ہے ان پر اجمالاً ایمان لانا واجب ہے۔ جن کتابوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان میں سے وہ صحیفے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے تھے اب دنیا سے ناپید ہیں۔ البتہ توریت، زبور اور انجیل یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس موجود ہیں۔ لیکن ان سب کتابوں میں تحریف ہو چکی ہے اور لوگوں نے بہت سی باتیں اپنی طرف سے ان میں شامل کر دی ہیں۔ اس لئے ان کتابوں کا صحیح طور پر کچھ اعتبار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ بعینہ وہی کتابیں ہیں جو ان پر نازل ہوئی تھیں۔ چونکہ ان میں بہت کچھ انسانی کلام کی آمیزش ہو گئی ہے۔ اس لئے خدا کے کلام میں اور انسانوں کے کلام میں تمیز کرنا دشوار ہو گیا ہے۔

پہلی کتابوں پر ایمان لانے کا یہ مقصد ہے کہ قرآن سے پہلے اپنے نبیوں کے ذریعہ ہر قوم کے پاس اللہ تعالیٰ نے جو احکام بھیجے تھے وہ سب اسی خدا کے احکام تھے جس نے حضرت محمدؐ پر قرآن نازل فرمایا ہے اور قرآن کوئی جدید کتاب نہیں ہے۔ بلکہ یہ اسی تعلیم کو زندہ کرنے کے لئے نازل کیا گیا ہے جس کو پہلے لوگوں نے بھلا دیا تھا۔ اور یہ خدا کی سب سے آخری کتاب ہے، اس کے بعد اب کوئی کتاب نازل نہ ہوگی۔

قرآن پاک کی خصوصیات

پہلے نبیوں پر جس قدر بھی کتابیں نازل ہوئی تھیں ان کے اکثر اصلی نسخے مفقود ہو چکے ہیں صرف ترجموں کا وجود پایا جاتا ہے اور وہ مقررہ وقت کے بعد پوری طرح محفوظ نہ رہ سکیں لیکن قرآن پاک جن الفاظ میں نازل ہوا تھا وہی الفاظ موجود ہیں اور قیامت تک موجود رہیں گے۔ اس کے ایک ایک حرف بلکہ زیر و زبر میں بھی تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالٰے نے اس کو ذِکْرٌ لِلْعَالَمِیْن (سارے جہانوں کے لئے نصیحت) بنا کر بھیجا ہے۔ اور اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْن کا اعلان فرما کر ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔ کہ اللہ تعالٰے خود اس کا محافظ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ پہلی تمام کتابوں میں تغیر و تبدل ہو چکا ہے۔ لوگوں کو جو باتیں اچھی معلوم نہ ہوئیں ان کو خارج کر دیا اور جن کو اپنے حسب منشاء مفید پایا ان کو برقرار رکھا یا اضافہ کر دیا۔ مگر قرآن پاک کے متعلق آج تک کوئی شخص یہ ثبوت پیش نہیں کر سکا کہ اس میں کچھ کمی بیشی ہوئی ہے۔

تیسری صفت یہ ہے کہ دنیا میں مختلف قوموں کے پاس جس قدر بھی مذہبی کتابیں ہیں ان میں سے کسی کے متعلق یہ تاریخی ثبوت نہیں دیا جا سکتا کہ وہ کتاب جس نبی کی طرف منسوب ہے حقیقت میں اس نبی کی ہے بلکہ بعض کتابیں ایسی بھی ہیں جن کے متعلق یہ علم نہیں کہ وہ کس نبی پر کس زمانہ میں نازل ہوئیں۔ لیکن قرآن پاک کی اتنی تاریخی شہادتیں موجود ہیں کہ کوئی شخص حضور کی طرف اس کی نسبت میں شک و شبہ کر ہی نہیں سکتا۔ اس کی ایک ایک آیت کے متعلق یہ ثبوت

Marfat.com

موجود ہے کہ وہ کب نازل ہوئی اور کہاں نازل ہوئی۔

چوتھی خوبی قرآن پاک کی یہ ہے کہ یہ عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ جو ایک زندہ زبان ہے اور دنیا میں بے شمار آدمی آج بھی اس کو بولنے پڑھنے اور سمجھنے والے ہیں بخلاف پہلی کتابوں کے کہ وہ ایسی زبانوں میں نازل ہوئی تھیں جو ایک عرصہ سے متروک ہو چکی ہیں۔ اور آج کوئی بھی دنیا میں ان کا بولنے والا اور سمجھنے والا باقی نہیں ہے۔

پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ جتنی بھی دنیا میں مذہبی کتابیں مختلف قوموں کے پاس ہیں ان میں سے ہر کتاب میں کسی خاص قوم کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور ہر کتاب میں ایسے احکام پائے جاتے ہیں جو ایک خاص زمانہ کے حالات اور ضروریات کے لئے تھے اور ان میں سے ہر کتاب مختلف قوموں کے لئے مخصوص تھی۔ کوئی کتاب بھی ذکر للعالمین بن کر نازل نہیں ہوئی مگر قرآن پاک میں ہر جگہ انسان سے تخاطب پایا جاتا ہے۔ اس کے کسی فقرے سے بھی یہ شبہ نہیں ہوتا۔ کہ وہ کسی خاص قوم کے لئے ہے اور اس کے تمام احکام پہ ہر زمانہ میں اور ہر جگہ عمل کیا جا سکتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب ساری دنیا کے لئے اور ہمیشہ کے لئے ہے۔

چھٹی چیز یہ ہے کہ پہلی کتابوں میں سے ہر ایک میں نیکی اور صداقت کی باتیں بیان کی گئی تھیں۔ اخلاق اور راست بازی کے اصول بتلائے گئے تھے۔ خدا کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنے کے طریقے سکھائے گئے تھے ایسی کوئی کتاب نہ تھی جس میں یہ تمام خوبیاں ایک جگہ جمع کر دی گئی ہوں۔ مگر قرآن پاک

میں مجموعی طور پر تمام وہ خوبیاں موجود ہیں جو پہلی کتابوں میں الگ الگ پائی جاتی تھیں بلکہ تمام وہ خوبیاں بھی اس میں آگئی ہیں جو پچھلی کتابوں میں نہیں تھیں۔ کوئی بات اس میں محض خلافِ عقل اور بداخلاقی کی نہیں پائی جاتی۔ تمام قرآنِ پاک بہترین حکمت و دانائی، عدل و انصاف کی تعلیم اور بے نظیر احکام و قوانین سے بھرا ہوا ہے۔

انبیاء و مرسلین

اس کے بعد انبیاء و مرسلین پر ایمان لانا ضروری ہے۔ یعنی جس قدر انبیاء علیہم السلام حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مبعوث ہوئے ان کی نبوت و معجزات سب حق ہیں۔ اور تمام انبیاء رتبۂ نبوت میں برابر ہیں۔ مگر بعض انبیاء بعض پر فضیلت رکھتے ہیں۔ جیساکہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ اور جو کچھ انہوں نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے بیان کیا وہ سب سچ اور حق ہے۔

جب سے انسان نے اس دنیا میں قدم رکھا ہے۔ اسی وقت سے اللہ تعالےٰ نے انہیں میں سے رسول بنانے شروع کئے اور ہر قوم و ہر ملک میں رسول بنائے، اس واسطے کہ اللہ تعالےٰ کا سیدھا راستہ اور آخرت کی ضروریات انسان کو محض عقل سے حاصل ہونے والی نہیں تھیں۔ یا دنیوی امور جیسے ہم دوسروں کی تعلیم سے ان کی واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح

Marfat.com

عالم آخرت کے امور کی واقفیت بھی بغیر کسی معلم کے ناممکن تھی جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور ان کو ان امور خاص سے جو ہر انسان کے لئے ضروری تھے بذریعہ وحی آسمانی یا ملائکہ مطلع کیا کیونکہ علوم شرائع سے آگاہ ہونا انبیاء کے واسطہ کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے بندوں کے پاس بھیجا کہ وہ ان کو بتلا دیں کہ کس کام کے کرنے سے اللہ تعالےٰ خوش ہوتا ہے۔ اور کس کام سے ناخوش۔ اور آپ ایسے معجزات ان کو عطا فرمائے جو ان کی صداقت پر دلالت کریں۔ مگر ان رسولوں کے گذر جانے کے بعد لوگ ان کی لائی ہوئی بہت سی باتوں کو بھلا دیتے تھے۔ اور بدل ڈالتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے آخر میں اپنے سب سے بڑے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اور آپ پر قرآن نازل فرمایا جس میں اس دین کو جس کو شروع سے رسولوں پر اتارتا چلا آتا تھا پورا کر دیا اور فرما دیا کہ اس کتاب کا نگہبان میں ہوں اس کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اس لئے حضورؐ کے بعد کسی رسول کی ضرورت نہیں رہی۔ اور نہ کوئی نیا رسول قیامت تک پیدا ہوگا۔

آپؐ کی شان مبارک میں اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ۔ " ولیکن اللہ کا رسول ہے اور نبیوں کا خاتم " اور خود حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔ " میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے " آپ تمام مخلوقات کے واسطے باعث رحمت ہیں کہ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِينَ۔ " ہم نے تجھ کو تمام جہانوں کے واسطے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ "

Marfat.com

آپ کی شان میں وارد ہے۔ آپ تمام انبیاء میں افضل واکرم ہیں۔ کیونکہ ارشاد عالی ہے۔ اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ۔ "میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ اور یہ فخر کی وجہ سے نہیں کہتا۔"

آپ تمام انبیاء کے اولین وآخرین کے فخر ہیں۔ اور ہر نبی نے آپ کی امت میں ہونے کی تمنا کی ہے۔ اور یہ تمنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوری ہوگی کہ آپ امت محمدیہ میں داخل ہوکر آسمان چہارم سے سطح دنیا پر قیامت کے قریب تشریف لائیں گے۔

انبیاء علیہم السلام کی کل تعداد چونکہ قرآن پاک میں مذکور نہیں ہے۔ اس لئے صحیح تعداد تو معلوم نہیں۔ البتہ روایات سے اتنا پتہ لگتا ہے۔ کہ دنیا کی مختلف قوموں میں جو نبی بھیجے گئے ہیں ان کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے اور ان میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور ۳۱۳ یا ۳۱۵ ان میں سے رسول ہوئے ہیں جن میں سے صاحب کتاب آٹھ رسول ہیں۔

رسول اور نبی میں اتنا فرق ہے کہ رسول اپنے ساتھ نئی شریعت لاتا ہے بخلاف نبی کے کہ اس میں یہ شرط نہیں پائی جاتی۔ پس ہر رسول نبی ہے۔ اور ہر نبی رسول نہیں۔

چھ رسولوں کو بڑے درجہ کا بتلایا گیا ہے۔ ۱۔ حضرت آدم صفی اللہ۔ ۲۔ حضرت نوح نجی اللہ۔ ۳۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ۔ ۴۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ ۵۔ حضرت عیسیٰ روح اللہ۔ ۶۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان کے بڑے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی شریعت پچھلی شریعتوں کو

Marfat.com

منسوخ کر دیتی تھی۔ یعنی جب ان کا قانون جاری ہوتا تھا تو پچھلے قانون پر عمل کرنا موقوف ہو جاتا تھا۔ اور یہ پیغمبر اسی وجہ سے صاحب شریعت کہلاتے ہیں۔

جن انبیاء علیہم السلام کا ذکر قرآن پاک میں نام لے کر کیا گیا ہے۔ ان پر تو صراحت کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے۔ اور جن کا نام مذکور نہیں ہے۔ ان پر اجمالاً ایمان لانا اور یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ جتنے پیغمبر بھی خدا کی طرف سے بندوں کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے۔ وہ سب سچے تھے۔ ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور وہ بہترین خلائق تھے ہر ایک عیب سے ان کا ظاہر و باطن پاک و صاف تھا۔ اوصاف جمیلہ سے متصف تھے اور اصول دین میں بھی سب متفق و متحد تھے۔ کسی کو آپس میں ایک دوسرے سے اختلاف نہیں تھا۔ یعنی توحید۔ عبادت الٰہی۔ آخرت کی جزا و سزا کے متعلق ہر ایک نبی نے خبر دی ہے اور بہ سبب مصلحت وقت و اختلاف اقوال اقوام شریعتوں کے بعض احکام میں کچھ جزوی اختلاف پایا جاتا ہے۔ کیونکہ دین ایک اصل چیز ہے اس میں اختلاف کا ہونا ممکن نہیں اور احکام شرعیہ اس کی فروعات و شاخیں ہیں۔ اس میں بہ سبب اقتضائے مصلحت و حکمت خداوندی اختلاف ممکن ہے۔ کیونکہ ہر نبی کی امت کا زمانہ علیحدہ تھا۔ اور اس زمانہ کے لوگوں کی عادات و طبائع بھی مختلف تھیں۔ اس لئے اختلاف کا ہونا کچھ تعجب کی بات نہیں ہے اور قرآن پاک میں جن پیغمبروں کا ذکر آیا ہے ان کی تعداد صرف پچیس ۲۵ ہے جن میں سب سے پہلے پیغمبر اور نبی یہ ہیں:

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام ۲۔ حضرت ادریس علیہ السلام ۳۔ حضرت نوح

علیہ السلام ۴۔ حضرت ہود علیہ السلام ۔ ۵۔ حضرت صالح علیہ السلام ۔۶۔حضرت ابراہیم علیہ السلام ۔ ۷۔حضرت لوط علیہ السلام ۔ ۸ ۔حضرت اسماعیل علیہ السلام ۔ ۹۔ حضرت اسحاق علیہ السلام ۔ ۱۰۔حضرت یعقوب علیہ السلام ۔۱۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام ۔ ۱۲۔حضرت ایوب علیہ السلام ۔ ۱۳۔حضرت شعیب علیہ السلام ۔ ۱۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ۔ ۱۵۔حضرت ہارون علیہ السلام ۔ ۱۶۔حضرت ذوالکفل علیہ السلام ۔ ۱۷۔ حضرت داؤد علیہ السلام ۔ ۱۸۔حضرت سلیمان علیہ السلام ۔ ۱۹۔حضرت الیاس علیہ السلام ۔ ۲۰۔حضرت یوشع علیہ السلام ۔ ۲۱۔حضرت یونس علیہ السلام ۔۲۲۔حضرت زکریا علیہ السلام ۔ ۲۳۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام ۔ ۲۴۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۔ ۲۵۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔آپ کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہے۔ ۲۰؍ اپریل ۵۷۱ء ۱۲؍ ربیع الاول دوشنبہ کے دن صبح صادق کے وقت آدم علیہ السلام سے ۶۱۱۳ برس کے بعد آپ کی ذات ہمایوں صفات نے جلوہ گر ہو کر دنیا کو سعادت و رونق بخشی۔آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جس وقت آپ اس عالم کو رونق بخشنے والے ہوئے تو آپ کے ساتھ ایک نور ظاہر ہوا جس کی روشنی سے تمام مشرق و مغرب کی چیزیں روشن ہو گئیں۔جب آپ زمین پر تشریف لائے

Marfat.com

تو دونوں ہاتھوں سے سہارا دئے ہوئے تھے۔ آپ نے خاک کی ایک مٹھی بھری اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا فرمان ہے۔ کہ ولادت کے وقت میں نے آسمان سے ایک ابر کے سفید ٹکڑے کو آتے ہوئے دیکھا۔ اس ٹکڑے نے آپ کو اپنی آغوش میں لے لیا اور میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ اس میں سے مجھے یہ آواز سنائی دیتی تھی کہ ان کو دریا صحرا مشرق و مغرب کی حدود میں پھرالاؤ۔ تاکہ سب چیزیں دیکھ لیں اور ان کی صفات و صورت سے واقف ہو جائیں۔

ولادت مبارکہ کے وقت کسریٰ نوشیرواں کے محل میں اس غضب کا زلزلہ آیا کہ اس کے عالیشان محل کے چودہ کنگرے گر پڑے۔ فارس کا قدیمی آتشکدہ جو ہزار سال سے برابر روشن تھا ضیا رتوحید کی نورانی شعاعوں سے بجھ گیا۔ بحیرہ طبریہ اور دریائے ساوہ دفعتاً خشک ہو گئے جس میں آتش پرست اپنے نوزائیدہ بچوں کو غسل دیا کرتے تھے۔

جس رات حضورؐ کی ولادت مبارکہ واقع ہوئی ایک یہودی نے اہل قریش سے پوچھا کیا تمہاری قوم میں آج بچہ پیدا ہوا ہے۔ چونکہ ابھی لوگوں کو خبر نہیں ہوئی تھی انہوں نے کہہ دیا کہ ہمیں معلوم نہیں۔ اس نے کہا اے اہل قریش آج رات کو اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک نشان (مہر نبوت) ہے۔ قریش نے جب اس بات کی تحقیق کی تو معلوم ہوا۔ کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر لڑکا تولد ہوا ہے۔ یہودی اور قریش آپ کی والدہ کے پاس آئے۔ یہودی نے جب وہ نشانی دیکھی تو بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ پھر سنبھل کر

کہنے لگا بنی اسرائیل سے نبوت و رسالت اب رخصت ہو گئی۔ اے اہل قریش یہ تم پر ایسا غلبہ کریں گے کہ مشرق و مغرب تک ان کی شہرت ہو جائے گی۔ غرض آپ تمام خوبیوں میں لاثانی تھے۔ اور آپ کے ایسے ایسے واقعات و معجزات ہیں جو احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔

آپ کے والد ماجد کا نام عبد اللہ تھا، چونکہ وہ آپ کی ولادت سے پہلے ہی انتقال فرما چکے تھے اس لئے آپ کے دادا صاحب عبد المطلب نے آپ کی پرورش فرمائی جو خاندان قریش کے سردار اور مکہ معظمہ کے رئیس آدمی تھے۔ آپ کی عمر ابھی چھ سال کی ہی تھی کہ آپ کی والدہ حضرت آمنہ بھی وفات فرما گئیں۔ پھر دو برس کے بعد عبد المطلب بھی رحلت فرما گئے۔ اس کے بعد آپ اپنے چچا ابو طالب کے پاس رہے جنہوں نے بڑی محبت کے ساتھ آپ کی پرورش فرمائی۔

مکہ معظمہ میں اس زمانہ میں کوئی مکتب تھا نہ مدرسہ نہ پڑھنے لکھنے کا رواج۔ اس وجہ سے وہاں کے اور لوگوں کی طرح آپ بھی امی یعنی ان پڑھ رہے۔ یہ جاہلیت کا زمانہ تھا، مکہ کے لوگ شرک کرتے اور بتوں کو پوجتے تھے۔ کوئی جوا کھیلتا تھا، کوئی شراب پیتا تھا، کسی نے رہزنی اختیار کر رکھی تھی۔ مگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے ان تمام برائیوں سے محفوظ رکھا۔ آپ نہایت نیک سچے سخی اور مہربانی و عنایت سے لوگوں کے ساتھ پیش آتے تھے۔ لوگوں کو آپ کی ایمانداری پر کافی بھروسہ تھا۔ اپنی اپنی امانتیں لاکر آپ کے پاس رکھتے تھے اس وجہ سے آپ امین کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

Marfat.com

نبوت سے پہلے بارہ سال کی عمر میں آپ نے اپنے چچا کے ہمراہ شام کا سفر کیا اپنا ذریعہ معاش آپ نے تجارت کو قرار دیا۔

۵۸۰ء اور ۵۹۰ء کے درمیان حرب فجار کا واقعہ پیش آیا۔ قریش اور قیس کے قبیلوں میں جنگ شروع ہوئی یہ جنگ حرمت کے مہینوں میں ہوئی اور کئی سال تک جاری رہی آخر کار چند نکوکار لوگوں کی مداخلت سے صلح کا معاہدہ ہوا جو "حلف الفضول" کے نام سے مشہور ہے اس معاہدہ میں آپ شامل تھے۔ اس معاہدہ کا مقصد یہ تھا کہ ہر ایک شخص جو اس میں شامل ہو مظلوم کی حمایت کر کے اس کا حق اس کو دلائے۔

حضرت خدیجہؓ سے نکاح

آپ کی ۲۵ سال کی عمر ہوگی کہ حضرت خدیجہؓ سے آپ کا نکاح ہوا جن کی عمر چالیس سال کی تھی اور مکہ کی ایک مالدار عقلمند اور بیوہ خاتون تھیں ان سے آپ کے دو بیٹے قاسم اور عبداللہ ہوئے جو بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ اور چار صاحبزادیاں۔ زینب۔ رقیہ۔ ام کلثوم اور فاطمہ زہرا آپ سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ان کی شادی ہوئی۔ ان ہی سے خاندان سیادت کا سلسلہ چلتا ہے۔

آپ کی عادت تھی کہ اکثر غار حرا میں تشریف لے جاتے جو مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور وہاں گوشہ نشین رہ کر کئی کئی دن تک عبادت میں مصروف رہتے۔ جب آپ کی عمر چالیس سال کی ہوگئی۔ تو ایک دن ۲۵ رمضان المبارک ۶۱۰ء کو اسی غار میں جب کہ آپ مصروف عبادت

Marfat.com

تھے اللہ تعالےٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو آپ کے پاس بھیجا، انہوں نے آپ کو سورۂ اقراء کی چند آیتیں پڑھائیں یہ اللہ کا پہلا کلام تھا۔ جو آپ پر نازل ہوا۔

نبوت کے بعد

اب آپ نبی تھے اور مکہ کے داعی، جن کا صرف یہ منشاء حیات تھا۔ کہ جہاں کو ظلم و کفر اور گمراہی سے نکال کر راہ راست پر لگایا جائے۔ اس کے بعد آپ پر تھوڑا تھوڑا قرآنِ پاک نازل ہونے لگا۔ آپ نے مکہ کے لوگوں کو آیتیں سنانی شروع کیں۔ انہوں نے آپ کو جھٹلایا اور دشمن ہو گئے۔ مگر آپ نے ان کی بالکل پرواہ نہ کی اور اللہ کا حکم برابر ان کو سناتے رہے۔

نبوت کے پہلے سال آپ کی بیوی حضرت خدیجہؓ، آپ کے دوست حضرت ابوبکرؓ، آپ کے چچا زاد بھائی حضرت علی اور آپ کے آزاد کردہ غلام زید آپ پر ایمان لائے۔ تین سال کے عرصہ کے اندر چالیس آدمی مسلمان ہوئے۔ جن میں حضرت عثمان زبیر عبدالرحمٰن بن عوف، طلحہ، بلال، سعد بن ابی وقاص، ابوعبیدہ، ابو سلمہ، حضرت خالد رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ تین سال تک آپ نے خاموشی کے ساتھ تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ چوتھے سال عام وعظ و تبلیغ کا حکم ہوا تو آپ نے کوہ صفا پر تشریف لے جا کر لوگوں سے پہلا وعظ بیان فرمایا۔ اب اہل قریش اور بھی آپ کے دشمن ہو گئے۔ اور ابوطالب کے پاس کئی وفد آئے کہ وہ آپ کو تبلیغ سے روکیں۔ لیکن آپ نے اپنے چچا کے کہنے پر صاف فرما دیا کہ تبلیغ حق سے میں کسی طرح باز

Marfat.com

نہیں رہ سکتا۔

نبوت کے چوتھے سال ارقم صحابی کا گھر مجلس شوریٰ اور نماز کے لئے مرکز مقرر کیا گیا۔ پانچویں سال ماہ رجب ۶۱۴ء میں کفار کے بہت تنگ کرنے پر آپ نے گیارہ صحابہ کو جن میں حضرت عثمان اور ان کی بیوی رقیہ بھی موجود تھیں ملک حبشہ کو روانہ فرما دیا جہاں کا بادشاہ نجاشی ایک نیک دل عیسائی تھا۔ اس نے مہاجرین کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کیا۔

چھٹے سال حضرت حمزہ اور حضرت عمر اسلام لائے آپ کے اسلام لانے سے اسلام کو بڑی تقویت پہنچی۔ کیونکہ مکہ میں اسلام کے بڑے دشمن دو ہی شخص تھے۔ ابوجہل بن ہشام اور عمر ابن الخطاب۔ ایک مرتبہ حضورؐ نے دعا فرمائی تھی کہ ان دونوں میں سے ایک مسلمان ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ نے دعا قبول کی اور حضرت عمر کو یہ دولت نصیب ہوئی۔ ان کے اسلام لانے پر حضورؐ اور تمام صحابہ کو بڑی مسرت ہوئی۔ اس وقت تک مسلمان علی الاعلان اسلام کا اظہار نہیں کر سکتے تھے۔ مگر ان کے قبول اسلام نے یک قلم حالت بدل دی۔ انہوں نے مشرکین کے سامنے اسلام کا اعلان کیا اور مسلمانوں کے ساتھ خانہ کعبہ میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کی۔ کافروں نے مصائب و تکالیف میں مسلمانوں کی ثابت قدمی دیکھ کر لالچ دینا چاہا اور عتبہ کی وساطت سے بہت کچھ مال و زر کی پیشکش کا آخری حربہ بھی استعمال کیا۔ لیکن حضورؐ نے قرآن پاک کی چند آیات پڑھ کر سنائیں اور فرمایا کہ میں بشیر و نذیر ہوں مجھے ان چیزوں کی ضرورت نہیں۔

ساتویں سال ۶۱۶ء میں جب کافروں کو ہر طرح سے ناکامی ہوئی۔ تو انہوں نے آپ کا اور آپ کے قبیلہ کا مکمل مقاطعہ کر دیا اور وہ شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے۔ یہاں تین سال تک شدید تکالیف اور بھوک، پیاس کا مقابلہ کیا اور حج کے ایام میں تبلیغی سلسلہ بھی جاری رکھا۔

دسویں سال محاصرہ سے نکلے تو چند روز کے بعد ابوطالب جو دشمنوں سے آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے اور حضرت خدیجہ یکے بعد دیگرے وفات پا گئیں، اس لحاظ سے یہ سال عام الحزن (غم کا سال) کہلاتا ہے۔ مکّہ سے مایوس ہو کر آپ طائف تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے۔ مگر وہاں کے لوگ بڑی سختی سے پیش آئے اور آپ زخمی ہو کر واپس تشریف لائے۔ اسی سال آپ کو معراج ہوئی۔

واقعۂ معراج

نبوت کے دسویں سال ۲۷ رجب پیر کی شب کو ام ہانی بنت ابوطالب کے مکان میں مکہ مکرمہ میں حرم شریف کے قریب جب آپ بستر پر آرام فرما ہوئے تو یکایک چھت کے راستہ سے جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کا آپ کو پیام سنایا۔ ابھی غنودگی کا اثر کچھ باقی تھا کہ ام ہانی کے مکان سے حرم شریف مقام حجر جو صحن کعبہ میں ایک جگہ ہے۔ یہاں آپ تشریف لائے اور لیٹ رہے۔ آپ اپنے پہلو پر لیٹے ہوئے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آ گئے اور آپ کا سینہ چاک کر کے آپ کے دل کو انہوں نے نکال لیا۔ پھر ایک سونے کے طشت

Marfat.com

میں جو دولت ایمان سے پر تھا، آپ کے دل کو دھو کر علم و ایمان سے آراستہ کر کے اپنی جگہ واپس رکھ دیا۔ اس کے بعد آپ کے واسطے ایک ایسی سواری لائی گئی جو قامت میں خچر سے نیچی اور گدھے سے اونچی سفید رنگ تھی جس کا براق نام تھا۔ اس کی رفتار کا یہ عالم تھا کہ اس کا ایک قدم انتہائے نظر پہ ٹھہرتا تھا۔ جبرئیل علیہ السلام آپ کو اس براق پہ سوار کرا کر اپنے ساتھ لے گئے۔ یہاں تک کہ پہلے آسمان پہ پہنچے۔

آسمانِ اوّل

جب آپ آسمانِ اوّل پہ پہنچے تو جبرئیل نے آسمان کا دروازہ کھلوانا چاہا۔ دربان آسمان نے دریافت کیا کون ہے۔ انہوں نے کہا جبرئیل پھر آواز آئی تمہارے ساتھ کون ہے۔ انہوں نے جواب دے دیا حضرت محمدؐ عبداللہ کے علبیدہ تشریف لائے ہیں۔ چونکہ یہ سوالات حضورؐ کی آمد کی خوشی و مسرت میں تھے اس لئے ملائکہ یہ خبر سنتے ہی خوش ہو گئے۔ اور مرحبا و مبارکباد کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

بیت المقدس کے مقابل جو آسمان کا دروازہ ہے۔ وہ کھول دیا گیا، اور حضور آسمان اول میں داخل ہوئے۔ آپ نے وہاں حضرت آدمؑ کو موجود پایا جبریل نے کہا کہ یہ آپ کے والد آدم علیہ السلام ہیں ان کو سلام کیجئے۔ آپ نے سلام کیا۔ اور انہوں نے جواب دیا اور دعائیں دیتے ہوئے فرمایا، مبارک ہو میرے نیک فرزند اور پیغمبر صالح کو۔ اس کے بعد آپ کو آسمان دوئم پر لے جایا گیا، اور یہاں بھی بطور سابق دروازہ کھلوا کر آپ اندر داخل ہوئے۔ اور

Marfat.com

یہاں حضرت یحییٰ و عیسیٰؑ سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ پھر آسمان سوئم پر تشریف لے گئے اور یہاں یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد آسمان چہارم پر پہنچے اور یہاں ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر بقاعدہ سابقہ آسمان پنجم پر پہنچ کر ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ اور چھٹے آسمان پر پہنچ کر موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات فرمائی جب حضورؐ یہاں سے تشریف لے جانے لگے تو موسیٰ علیہ السلام اشکباری فرمانے لگے۔ حضورؐ نے اس کا سبب پوچھا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد ایک ایسے خوش نصیب جوان مبعوث ہوئے جن کی امت کے لوگ میری امت سے بہت زیادہ بہشت میں داخل ہوں گے۔ ان کو اپنی امت کا خیال اور ان کی نافرمانی و فضلِ ربی سے محرومی کا افسوس ہوا دوسرے یہ خالص مقبولیت اور فیض عام کا وقت تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کو یہ خیال بھی ہوا کہ شاید میری امت کے حق میں بھی کوئی بہتری کی صورت ہو جائے تو درحقیقت بارگاہِ حق میں یہ ایک قسم کی التجا تھی۔

پھر آپ ساتویں آسمان پر پہنچ کر ابراہیم علیہ السلام سے ملے۔ ثابت البنانی کی روایت میں مذکور ہے کہ آپ بیت المعمور سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔

پھر جبرئیلؑ حضورؐ کو سدرۃ المنتہیٰ پر لے گئے۔ یہ ساتویں آسمان پر ایک بیری کا درخت ہے جس کا میوہ ہجر[1] کے مٹکے کی مانند اور پتے گولائی میں ہاتھی کے کان کی مانند ہیں۔ جسامت اس قدر ہے کہ اگر ایک پتہ بھی اس کا دنیا پر

---

[1] ہجر مدینہ منورہ کے قریب ایک گاؤں ہے وہاں کے مٹکے بہت بڑے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

گر پڑے تو تمام زمین کو ڈھانپ لے۔ تمام عقول وعلوم خلائق از قسم جن وانس و ملائکہ اسی مقام تک رسائی پاتے ہیں۔ اس سے آگے کسی کی نظر علمی کا بھی گذر نہیں ہے۔ اس لئے اس کو سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہیں۔

جبرئیل نے حضورؐ کو بتلایا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ اس پہ فرشتوں کے پروں کی نورانیت چھائی ہوئی تھی، اور رنگ برنگ کی چڑیاں اس پہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس سدرہ کی جڑ سے چار نہریں جاری تھیں، دو نہریں باطن اور دو ظاہر۔ حضورؐ نے جبرئیلؑ سے دریافت فرمایا کہ اس ظاہر و باطن نہروں سے کیا مراد ہے۔ انہوں نے کہا کہ دو نہریں باطن بہشت میں دو نہریں ہیں۔ ایک کا نام سلسبیل اور دوسری کا نام کوثر ہے۔ اور نہر باطن ان کو اس وجہ سے کہا جاتا ہے۔ کہ وہ جنّت میں جاری ہیں باہر نہیں جاتیں۔ دوسرے ان کی حقیقت فہم وادراک سے باہر ہے۔ اور دو نہریں ظاہر ہیں، یہ دنیا کی دو خوشگوار نہریں نیل و فرات کی مانند بظاہر جاری ہیں۔ یا یہ دو نہریں جنّت کی ہیں۔ ان کے بھی نام نیل و فرات ہیں۔

پھر آپ کو بیت المعمور دکھلایا گیا جو آسمان ہفتم پہ خانہ کعبہ کے مقابل ہے روزانہ ستر ہزار فرشتے اس کا طواف کرتے ہیں۔ پھر دوسری بار ان کو داخل ہونے کی نوبت نہیں آتی۔

اس کے بعد آپ کے سامنے تین پیالے پیش کئے گئے جن میں سے ایک میں شراب دوسرے میں دودھ اور تیسرے میں شہد بھرا ہوا تھا۔ آپ نے ان میں سے دودھ کا پیالہ لے لیا۔ جبرئیل نے کہا یہ فطرت اسلام ہے جس پر

Marfat.com

لوگ پیدا کئے گئے ہیں۔ آپ اور آپ کی امت فطرت اسلام پر رہے گی۔
مواہب لدنیہ میں مذکور ہے کہ جب حضورؐ سدرہ سے آگے بڑھے
تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اب آپ آگے بڑھیں اللہ تعالےٰ نے آپ کو
سب سے بزرگ بنایا ہے۔ چنانچہ آپ آگے ہوئے اور جبریل پیچھے تھے۔
پھر آپ پر روزانہ پچاس نمازیں فرض کی گئیں جب آپ وہاں سے
واپس تشریف لائے اور موسیٰ علیہ السلام پر گذرے تو انہوں نے دریافت
فرمایا کہ آپ پر کیا فرض ہوا، آپ نے فرمایا پچاس نمازیں روزانہ فرض کی گئی
ہیں۔ انہوں نے فرمایا آپ کی امت سے ایک دن میں پچاس نمازوں کا ادا
کرنا کسی طرح نہ ہو سکے گا۔ خدا کی قسم میں آپ سے پہلے بنی اسرائیل کو آزما
چکا ہوں۔ اور ان کے لئے بہت سی تدبیریں کر چکا ہوں۔ آپ پروردگار
کے پاس واپس تشریف لے جائیں اور ان میں تخفیف کی درخواست کریں۔
پس آپ واپس تشریف لے گئے اور بارگاہ ذوالجلال میں تخفیف کی درخواست
کی تو ان میں سے دس نمازیں کم کر دی گئیں۔ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام نے
آپ کو کئی مرتبہ لوٹایا بالآخر پانچ نمازیں رہ گئیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اب
بھی لوٹانا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ اب تو مجھے پروردگار سے شرم آتی ہے بار بار
کمی کا سوال کر چکا ہوں اب اسی کو تسلیم کرتا ہوں اور اپنی امت کا معاملہ پروردگار
کے سپرد کر کے اس کی توفیق پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ موسیٰ علیہ السلام
کے پاس سے روانہ ہوئے تو آپ نے ایک غیبی آواز سنی کہ میں نے اپنے
بندوں پر اپنا فریضہ مقرر کر کے ان پر آسان کر دیا۔

Marfat.com

احادیث سے ثابت ہے کہ قربِ خاص میں آپ کو اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں اپنی حمد و ثنا کرنے کا حکم فرمایا جس کو التحیات و تشہد کہتے ہیں۔ جب آپ نے اس کو پڑھا تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے جواب آیا السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ۔ آپ نے سلام و رحمت میں اپنی امت کو بھی شریک فرمالیا۔ اور اس طرح کہا السلام علینا وعلی عباد اللّٰہ الصالحین آپ نے گنہگارانِ امت پر یہ شفقت فرمائی کہ السلام علینا میں جمع کے صیغہ سے اپنے دامن شفاعت میں لے لیا جس سے دلی مقصود اس وقت خاص میں عاصیانِ امت کی مغفرت مطلوب تھی۔

قربِ خاص میں اللہ تعالےٰ سے آپ نے راز و نیاز کی جو کچھ باتیں کیں حقیقت یہ ہے کہ اس کا کچھ پتہ نہیں اور نہ طاقت بشری اس کی سماعت کی تاب رکھتی ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے کلام پاک میں فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ۔" اپنے بندہ کی طرف وحی بھیجی گئی جو کچھ کہ وحی بھیجی" سے گو مگو اور پردۂ راز و استتار میں رکھا ہے۔

۶۲۰ء حج کے موسم میں مدینہ کی قوم خزرج کے چھ آدمیوں نے اسلام قبول کیا۔ دوسرے سال اپریل ۶۲۱ء میں مدینہ کے بارہ آدمی اور دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور حضرت مصعب بن عمیر کو مبلغ اسلام بنا کر مدینہ بھیجا گیا اسی سال عقبہ کے مقام پر بیعت ہوئی کہ وہ لوگ شرک چوری زنا قتل اولاد کے مرتکب نہ ہوں۔

Marfat.com

تیرہواں سال مارچ ۶۲۲ء میں ستر مرد اور دو عورتوں نے مدینہ سے آکر عقبہ کے مقام پر بیعت اور عہد کیا کہ وہ اپنے اہل وعیال کی طرح آپ کی حفاظت کریں گے۔ قریش اس رفتارِ ترقی کو دیکھ کر جل گئے اور اب انہوں نے زیادہ سختی سے مقابلہ کرنا شروع کر دیا اور ان سب نے دار الندوہ میں مشورہ کیا۔ کہ ہر قبیلہ کا ایک ایک نوجوان مل کر آپ کے مکان پر حملہ کرے اور آپ کو شہید کر ڈالا جائے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے اس ارادہ سے حضور کو مطلع فرما دیا اور مکہ کو چھوڑ دینے کی اجازت عطا فرمائی۔

مدینہ کو ہجرت

جون ۶۲۲ء کے آخری ایام میں دشمنوں سے گھرے ہوئے مکان سے آپ اللہ کی حفاظت میں نکل کر حضرت ابوبکر کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ مجھے ہجرت کا حکم ملا ہے۔ تم بھی میرے ساتھ چلنے کی تیاری کرو۔ یہ سن کر حضرت عائشہ اور حضرت اسمار نے جلدی جلدی سامانِ سفر درست کیا اور حضرت ابوبکر نے دو اونٹنیاں تیار کر رکھی تھیں، ایک انہوں نے حضورؐ کی خدمت میں پیش کی اور ایک پر خود سوار ہوئے۔

منزل اول غار ثور

روانگی کے بعد پہلی منزل غار ثور تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے اندر جا کر اس کو اچھی طرح صاف کیا اور تمام سوراخ بند کر دئے۔ پھر حضورؐ اپنے رفیق کے زانو پر سر رکھ کر سو گئے۔ اتفاقاً ایک سوراخ بند ہونے سے رہ گیا تھا۔ اس میں سے ایک زہریلے سانپ نے نکل کر حضرت ابوبکر کے پیر میں کاٹ لیا

Marfat.com

ـد وتکلیف کی وجہ سے ان کے آنسو نکل پڑے اور ایک قطرہ حضورؐ کے
ـئے انور پر گر گیا۔ آپ نے آنکھ کھول کر پوچھا تو انہوں نے عرض کیا کہ
انپ نے کاٹ لیا ہے۔ آپ نے لعاب مبارک اس جگہ پر لگا دیا۔ اور
ہر کا اثر بالکل زائل ہو گیا۔

حضرت ابوبکر کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رات کے وقت شہر
ے تمام واقعات کی اطلاع دینے کے لئے آتے۔ آپ کے غلام عامر بن فہیرہ
ن بھر مکہ کی چراگاہ میں بکریاں چراتے اور رات کو غار کے پاس لے آتے۔ صبح
ے وقت جب عبداللہ واپس جاتے تو یہ ان کے پیچھے پیچھے بکریاں لے جاتے
ہ ان کے پیروں کے نشان مٹ جائیں۔

کفار کی تلاش

جس شب کو حضورؐ نے ہجرت فرمائی ابوجہل اور اس کے ساتھی آپ
ے مکان کا محاصرہ کئے رہے۔ صبح کو اندر داخل ہوئے تو ناکام واپس لوٹے
ھر یہ لوگ حضرت ابوبکر کے گھر گئے اور حضرت اسماء سے ان کے والد کا
ر پوچھا، انہوں نے لاعلمی ظاہر کی تو ان کو یقین ہو گیا کہ وہ دونوں مل کر چلے
ئے ہیں۔ انہوں نے اعلان کر دیا کہ جو شخص محمدؐ کو گرفتار کرے گا، ایک سو اونٹ
عام ملے گا۔ لوگوں نے ہر طرف تلاش شروع کر دی اور بعض غار تک بھی
نچ گئے۔ حضرت ابوبکر یہ دیکھ کر گھبرا گئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم فکر نہ کرو اللہ
الیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ کفار ادھر ادھر تلاش کر کے ناکام واپس چلے گئے
تین دن کے بعد آپ یہاں سے روانہ ہوئے۔ حضرت ابوبکر کے پیچھے

Marfat.com

ان کا غلام عامر بن فہیرہ بیٹھ گیا اور عبداللہ بن اریقط آگے آگے راستہ بتلاتا جاتا تھا۔ دورانِ سفر میں حضرت ابوبکر نے سراقہ بن جعشم کو دیکھ لیا۔ جو قریش کی طرف سے حضورؐ کی تلاش میں تھا۔ جب وہ قریب آیا تو اس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ اس نے اتر کر فال نکالی، جواب ملا کہ ان کا تعاقب نہ کرو۔ مگر وہ پھر آگے بڑھا اور پھر وہی ہوا۔ آخر آپ سے ایمان کا پروانہ لے کر واپس چلا گیا۔

حضورؐ آگے بڑھے تو حضرت زبیر مل گئے جو مسلمان سوداگروں کے ساتھ شام سے آرہے تھے۔ الغرض اس طرح دشمنوں سے بچتے بچاتے ۸ ربیع الاول بروز دوشنبہ جون ۶۲۲ء کے آخری عشرہ میں یثرب پہنچے اور قبا میں جو یثرب سے تین میل کے فاصلہ پہ بیرونی آبادی ہے آپ فروکش ہوئے۔ چودہ دن آپ نے یہاں قیام کیا۔ اب یثرب کا نام مدینۃ النبی ہوگیا ہے۔

قیام مدینہ

پھر قبا سے حضورؐ مدینہ تشریف لے آئے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو محبان جمال کا یہ عالم تھا کہ پردہ نشین خواتین کی زبان پر بھی بے ساختہ یہ الفاظ جاری تھے۔

طلع البدر علینا — من ثنیات الوداع
چاند نکل آیا ہے ہم پر — کوہ وداع کی گھاٹیوں سے
وجب الشکر علینا — ما دعیٰ للہ داع
ہم پر خدا کا شکر واجب ہے — جبتک دعا مانگنے والے دعا مانگیں

Marfat.com

مدینہ میں آپ نے ابو ایوب انصاری کے مکان پر قیام فرمایا اور حضرت ابوبکر یہاں کے ایک معزز رئیس حضرت خارجہ بن زید کے مکان میں ٹھہرے کچھ دن کے بعد آپ کے اہل وعیال بھی حضرت طلحہ کے ساتھ آ گئے جب مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات کا سلسلہ قائم ہو گیا۔ تو آپ کا بھائی چارہ حضرت خارجہ بن زہیر سے قائم کر دیا گیا۔

مسلمانوں کو امن کی جگہ جو مل گئی تو اب سب طرف سے مسلمان آنے شروع ہو گئے۔ اس وجہ سے حضورؐ کو مسجد کی تعمیر کا خیال پیدا ہوا۔ پاس ہی زمین کا ایک ٹکڑا دو یتیم بچوں کا تھا۔ حضرت ابوبکر نے اپنے پاس سے ان بچوں کو زمین کی قیمت ادا کر دی، اور سب نے مل کر اس جگہ مسجد تعمیر کی جس کو مسجد نبوی کہتے ہیں۔

جنگ بدر

مکہ سے مسلمان اس واسطے مدینہ میں آئے تھے کہ وہاں اطمینان کے ساتھ اللہ کا نام لیں گے۔ مگر دشمنوں نے یہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ ایک سال کی کوشش کے بعد ایک ہزار مسلح جوان لے کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے۔ مسلمانوں کی طرف سے ۳۱۳ مجاہد مقابلہ پر آئے، دشمنوں کے ۷۰ آدمی مارے گئے اور ۷۰ گرفتار ہوئے۔ خود حضورؐ نے سپہ سالاری کے فرائض انجام دئے یہ نتیجہ دشمنوں کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

جنگ احد

بدر کی ذلت آمیز شکست کا بدنما داغ دور کرنے کے لئے کفار نے

Marfat.com

تیسرے سال پھر تین ہزار فوج لے کر مدینہ پر حملہ کیا۔ احد کے میدان میں پہلے تو مسلمانوں کو کامیابی ہوئی مگر تیر اندازوں کی غلطی سے بعد کو مسلمانوں کے پیر اکھڑ گئے خود حضورؐ بھی اس میں زخمی ہوئے۔ مسلمانوں کا نقصان تو کافی ہوا مگر دشمنوں کو کامیابی نصیب نہ ہوئی۔

جنگِ خندق

پانچویں سال اہل مکہ دس ہزار فوج لے کر حملہ آور ہوئے۔ مسلمانوں نے خندق کھودی اور محصور ہو کر سخت مقابلہ کیا۔ اور دشمن کو نہایت حسرت کے ساتھ راہ فرار اختیار کرنی پڑی۔

صلح حدیبیہ

چھٹے سال مسلمانوں نے خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے سفر کیا۔ مکہ والوں نے ان کو زیارت سے بھی روک دیا۔ وہ مکہ سے صرف سات میل دور رہ کر واپس چلے آئے۔ دشمنوں نے مسلمانوں سے بظاہر سچا بننے کے لئے وعدہ کیا کہ آئندہ دس سال تک جنگ نہ کریں گے۔ لیکن انہوں نے دوسرے سال ہی مسلمانوں کے ہمدرد قبائل کو قتل و غارت سے تباہ کرنا شروع کر دیا۔ لڑائیوں کے اس سلسلے سے جو تبلیغ اسلام اور ملک کے امن و امان میں بڑی رکاوٹ تھی، مسلمان تنگ آ گئے اور انہوں نے تہیہ کر لیا کہ اس کا ایک مرتبہ بالکل خاتمہ ہی کر دیا جائے۔ چنانچہ حضورؐ دس ہزار صحابہ کے ہمراہ ۱۰ رمضان ۸ھ چہار شنبہ کے دن عصر کے بعد مدینہ سے نکلے۔ کافروں نے مقابلہ کی تاب نہ لا کر ہتھیار ڈال دئے۔ تو آپ نے سب کو معافی دے کر سایۂ رحمت میں جگہ دی۔ یہ جھگڑے

Marfat.com

س قوم کے ساتھ تھے جو آپ کے رشتہ دار تھے اور بت پرست تھے۔
لمر یہودیوں نے بھی بلوہ کیا، اور چوتھی مرتبہ انہوں نے خیبر کے یہودیوں سے
ل کر بھاری فوج لانے کا انتظام کیا۔ مسلمانوں نے خود ان کے گھر پہنچ کر ان کی
طاقت کو منتشر کر دیا اور یہودیوں کے گیارہ قلعے فتح کر لئے۔ پھر ان کی اراضیات
کو انہیں کے قبضہ میں چھوڑ کر واپس آ گئے۔

اہل مکہ جب خود مسلمانوں کا مقابلہ نہ کر سکے تو انہوں نے اپنے رشتہ دار
اور حمایتی قبائل کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ کیا۔ شوال ۸ھ مطابق
جنوری ۶۳۰ء کو اس کی اطلاع پاکر حضورؐ بارہ ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ کی طرف
روانہ ہوئے۔ مکہ سے واپسی پر بنو ہوازن نے جنگ کا اعلان کر دیا۔ حنین میں
ان کو شکست ہوئی اور طائف میں بھی ان کو ناکامی سے دوچار ہونا پڑا۔ شام کے
عیسائی خود ہی جلالِ حق سے مرعوب ہو گئے۔ اور تبوک میں راہ فرار اختیار کی۔

۹ھ میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ قیصر روم مسلمانوں پر حملہ کرنے والا ہے۔
حضورؐ نے اس جنگ کے لئے خاص طور پر صحابہ کرام کو جوش دلایا اور اللہ کی راہ
میں خرچ کی ترغیب دلائی۔ اسی سال حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو امیر حج بنا کر مکہ
روانہ فرمایا کہ اس اجتماع میں وہ اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک
حج نہ کرے۔ اسی زمانہ میں سورۃ براۃ نازل ہوئی تو حضورؐ نے حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کو آپ کی امداد کے لئے روانہ کیا۔ بہرحال برسوں کے تجربہ کے بعد دشمنانِ
حق یہ سمجھ گئے کہ حق و صداقت کو کوئی شخص زور اور قوت سے فنا نہیں کر سکتا
اس لئے وہ تھک کر بیٹھ گئے۔ مسلمانوں نے جب دیکھا کہ اب ملک میں امن و امان

Marfat.com

ہو گیا اور راستے کھل گئے تو انہوں نے سارے ملک میں اسلام کی منادی کر دی۔ اور ہزاروں آدمی اسلام میں داخل ہو گئے۔ حضورؐ کو جب عرب کے دشمنوں کی طرف سے اطمینان ہوا تو پھر آپ نے دنیوی شہنشاہوں کے نام دعوتِ اسلام کے فرمان جاری فرمائے اور اللہ کا نام ہر ملک اور ہر خطہ میں پہنچا دیا۔ ان میں سے کئی مسلمان ہو گئے۔

دشمنانِ اسلام اکثر کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے بہت لڑائیاں کیں۔ اور تلوار کے زور سے لوگوں پر اپنی دھاک قائم کی۔ جنگ تو سب مذاہب کے مقدسین کو کرنی پڑی لیکن دنیا کو ان پر کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ جنگ کی غرض پاک ہوتی تھی۔ اور شیطانی ظلمت اس کے بغیر دور ہو بھی نہیں سکتی تھی۔

اکثر باغات میں روشوں پر جو خوبصورتی کے لئے درخت اور بوٹے لگائے جاتے ہیں۔ وہ سب برابر اور ایک قطار کے اندر ہوتے ہیں جب ان درختوں کی شاخیں بڑھ کر اپنی لائن اور قطار سے تجاوز کر جاتی ہیں۔ تو وہ خوبصورتی ان میں قائم نہیں رہتی جو یکسانیت اور قطاروں کی برابری کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ایسی شاخوں کو باغبان قینچی سے کاٹ کر سب کو برابر کر دیتا ہے تاکہ ایک موزونیت اور خوبصورتی پیدا ہو جائے۔ اسی طرح گلشن اسلام میں جب کفر و شرک کی شاخیں پیدا ہو کر اس کی بے رونقی اور قوانین میں خلل اندازی کا سبب بننے لگتی ہیں تو پھر مجبوراً اس کی رونق قائم رکھنے کے لئے کفر و شرک کی شاخوں کو تیغ اور جہاد کی قینچی سے تراشنا پڑتا ہے۔ اور اس کو کسی ظلم و تشدد سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔

Marfat.com

زمانہ نبوی کی تمام لڑائیوں میں جو طرفین کا نقصان ہُوا وہ یہ ہے۔
مسلمان مقتول ۲۵۹ - زخمی ۱۲۷ - اسیر ۱ - مخالفین مقتول ۷۵۹، قیدی ۶۵۶۴
مخالفین کے قیدیوں میں سے صحیح طور سے معلوم ہے کہ ۶۳۴۷ کو حضور نے
ازراہ لطف احسان بغیر کسی شرط کے آزاد فرما دیا تھا۔ کتنا کمال ہے کہ کل ۱۰۱۸
نفوس کی قربانی اور وہ بھی خود قریش کے حملہ کرنے پر عمل میں آئی۔ اب اگر
دنیا کے دوسرے لوگوں کی جنگوں سے اس کا مقابلہ کیا جائے تو زمین و آسمان
کا فرق پایا جاتا ہے۔ اور مقتولین و زخمیوں کی یومیہ تعداد لاکھوں تک پہنچتی
ہے۔

۱۰۱۸ مقتول ۱۲۷ زخمی اور وہ بھی دس سال کی جنگوں میں جنہوں نے
ساری دنیا میں نیا انقلاب پیدا کر دیا۔ وحشی عرب کو متمدن عرب ملحد و بت پرست
عرب کو موحد عرب بنا دیا۔ ملک میں عدل و انصاف و قانون کی حکومت قائم
کر دی۔ بے امنی و خود سری کو نیست و نابود کر دیا۔ صدیوں کی عداوت اخوت
سے بدل ڈالی۔ کیا دنیا کا کوئی ملکی یا مذہبی انقلاب اس کی مثال پیش کر سکتا ہے۔

حجۃ الوداع

۲۵ ذیقعدہ ۱۰ھ کو حضورؐ حج کے لئے مدینہ سے روانہ ہو کر
۴ ذی الحجہ کو مکہ میں داخل ہوئے۔ ۹ تاریخ کو عرفات پر جا کر ایک بلیغ خطبہ
ارشاد فرمایا۔ جو حضور کا آخری پیغام اور حقوق العباد مساوات و اخوت وغیرہ
کے بیان پر مشتمل تھا۔ اسی خطبہ کے ضمن میں حضورؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے ایک اپنے بندہ کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ دنیا و آخرت

Marfat.com

میں سے ایک کو پسند کرے۔ لیکن اس نے آخرت کو پسند کیا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ یہ سن کر وہ رونے لگے تو صحابہ کرام کو اس پر تعجب ہوا۔ مگر ان کو جلد معلوم ہو گیا کہ آپ کا رونا بالکل بجا تھا۔

وفات

اس تقریر کے بعد مکہ سے واپسی پر حضورؐ کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ یہاں تک کہ مسجد میں تشریف لانے سے بھی معذوری ہو گئی۔ اور یہی بیماری مرض الموت ثابت ہوئی۔ آپ یتیم پیدا ہوئے۔ چالیس سال کی عمر میں رسالت کا عظیم الشان مرتبہ اللہ تعالٰے نے عطا فرمایا۔ ۲۳ سال تک رسول رہے جس میں سے ۱۳ سال مکہ میں گذارے اور دس سال مدینہ میں۔ اسی ۲۳ سال کے عرصہ میں ضرورت کے مطابق تھوڑا تھوڑا قرآن پاک نازل ہو کر پورا ہوا۔ ۶۳ سال کی عمر میں ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ مطابق ۸ جون ۶۳۲ء کو مدینہ منورہ میں رحلت فرمائی اور یہیں دفن ہوئے۔

قیامت

قیامت پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ انسان اس بات کا یقین کرے کہ ایک دن اللہ تعالیٰ تمام دنیا اور مخلوقات کو مٹا دے گا۔ آسمان شق ہو جائے گا۔ زمین دھنسنے لگے گی۔ تارے ٹوٹ کر بکھرنے لگیں گے۔ اس دن کا نام قیامت ہے۔ اس کے بعد پھر سب کو اللہ تعالٰے ایک نئی

Marfat.com

زندگی عطا فرمائے گا۔ سب اللہ تعالے کے سامنے حاضر ہوں گے حساب و کتاب ہو گا۔ ہر شخص کا اعمال نامہ خدا کی عدالت میں پیش ہو گا۔ اچھے و بُرے اعمال کی جزا و سزا پاکر جنت و دوزخ میں جائیں گے۔ اس کو حشر کہتے ہیں۔

علاماتِ قیامت

قیامت کی علامتیں دو قسم کی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر امام مہدیؑ کے ظاہر ہونے تک جو علامتیں ظاہر ہوں گی یہ علامات صغریٰ میں شامل ہیں۔ اور امام مہدی علیہ السلام سے لے کر نفخ صور تک جن علامات کا اظہار ہو گا یہ علامات کبریٰ ہیں۔

بہرحال جب قیامت کا زمانہ بہت قریب آجائے گا تو زمانہ سے دینی علم مفقود ہوتا جائے گا۔ اور جہالت بڑھتی جائے گی۔ زنا، شراب نوشی کی زیادتی، عورتوں کی کثرت، مردوں کی قلت، جھوٹ، دغا، فریب، بددیانتی کچھ عیب اور برائی خیال نہ کی جائے گی۔ بڑے بڑے کام نااہلوں کے ہاتھ میں ہوں گے۔ دنیا کی تکلیف و پریشانی سے لوگ زندگی پر موت کو ترجیح دیں گے۔ امانت میں خیانت کی جائے گی۔ منفعت دنیا کے لئے علم حاصل کیا جائے گا۔ مرد عورتوں کے مطیع اور ماں باپ کے نافرمان ہوں گے۔ فاسق قوم کے لوگ عروج اور سرداری پر ہوں گے۔ سرخ رنگ کی آندھی آئے گی۔ زلزلوں کی کثرت ہو گی۔ لوگوں کی صورتیں مسخ ہو جائیں گی۔ پتھر برسیں گے اور تمام ممالک میں نصاریٰ پھیل جائیں گے۔

امام مہدی کا ظہور

دنیا میں اسی قسم کے حالات ہوں گے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ اول آپ مدینہ شریف سے مکہ معظمہ میں تشریف لائیں گے۔ لوگ آپ کو طواف کرتے ہوئے پہچان کر آپ سے بیعت کریں گے اور اپنا بادشاہ بنائیں گے۔ اس وقت غیب سے یہ آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی اطاعت کرو۔

دوسری علامت یہ ہوگی کہ اس سال جو رمضان ہوگا اس میں دو مرتبہ چاند اور سورج گرہن ہوگا۔ جب لوگ یہ حال دیکھیں گے۔ تو عراق و شام سے جماعتیں اور ابدال آکر آپ سے بیعت کریں گے اور عرب کی بہت سی فوج آپ کی مدد کو جمع ہوگی اور کعبہ کے دروازے کے آگے جو خزانہ دفن ہے جس کو تاج الکعبہ کہتے ہیں اس کو نکال کر مسلمانوں میں تقسیم فرمائیں گے۔ جب یہ خبر مسلمانوں میں پھیل جائے گی تو ایک امیر خراسانی جس کی فوج کا سپہ سالار ایک شخص منصور نامی ہوگا۔ آپ کی مدد کو آئے گا۔ ان ہی ایام میں ایک شخص اہل بیت کا دشمن اور بڑا ظالم ابوسفیان کی اولاد سے دمشق کے اطراف میں حاکم ہوگا وہ آپ کے قتل کے لئے ایک کثیر فوج بھیجے گا۔ وہ فوج مکہ اور مدینہ کے درمیان بمقام بیداء زمین میں دھنس جائے گی۔ صرف دو شخص باقی رہیں گے۔ ایک مہدی علیہ السلام کو آکر خبر دے گا۔ دوسرا اس سفیانی کو اطلاع دے گا۔ دوبارہ وہ سفیانی خود فوج کشی کرے گا۔ اور مغلوب و مقہور ہوگا اور اسلام کی خوب ترقی ہوگی۔

Marfat.com

پھر آپ معہ لشکر اسلام کے مدینہ منورہ کی زیارت کو تشریف لائیں گے وہاں سے ملک شام میں دمشق تک پہنچیں گے۔ نصاریٰ اسی جھنڈوں کے ساتھ کہ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہو گی مقابلہ کریں گے۔ باہم لڑائی ہو گی مسلمانوں کے تین فرقے ہو جائیں گے۔ ایک فرقہ مقابلہ سے بھاگ جائے گا۔ ان کی توبہ قبول نہ ہو گی اور بے ایمان مریں گے۔ دوسرا فرقہ شہید ہو گا اور اللہ کے نزدیک افضل شہداء کا مرتبہ پائے گا۔ تیسرا فرقہ فتح پائے گا۔ یہ لڑائی روزانہ صبح سے شام تک چار روز رہے گی۔ چوتھے روز مسلمان نصاریٰ پر فتح پائیں گے اور بے شمار کفار مارے جائیں گے۔ باقی ماندہ نصاریٰ شکست کھا کر بھاگ جائیں گے۔ اس کے بعد امام مہدیؑ بلاد اسلامیہ کا انتظام فرمائیں گے اور لشکر جمع کر کے قسطنطنیہ پر چڑھائی کریں گے تاکہ ان نصاریٰ کو شکست دیں جنہوں نے مسلمانوں کو وہاں سے نکالا ہو گا۔

حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد ستر ہزار مسلمانوں سے قسطنطنیہ کا محاصرہ کرے گی۔ اس کے ایک جانب دریا اور دوسری طرف خشکی ہو گی جب وہ نعرہ توحید لگائیں گے تو دریا کی طرف کی دیوار گر پڑے گی پھر دوسری بار نعرہ لگائیں گے تو خشکی کی دیوار گر جائے گی۔ اور جب تیسری بار نعرہ لگائیں گے تو راستہ کھل جائے گا اور شہر میں گھس کر کفار کو قتل کریں گے اور مال غنیمت تقسیم کرنا شروع کریں گے۔ کہ اتنے میں کوئی پکارے گا کہ دجال آ پہنچا جب اس کی تحقیق کریں گے تو معلوم ہو گا کہ یہ خبر جھوٹ اور شیطانی آواز تھی پھر

امام مہدی علیہ السلام اطمینان سے ملک کا انتظام کرتے ہوئے شام میں آئیں گے۔ پھر دجال نکلے گا۔

دجّال کا ظہور

دجال دجل سے مشتق ہے جس کے معنی مکر و فریب اور جھوٹ کے ہیں۔ دجال قوم یہود سے ایک شخص ہوگا جس کا مسیح لقب ہوگا۔ داہنی آنکھ کانی ہوگی۔ انگور کے دانہ کی طرح آنکھ میں ناخونہ ہوگا بال نہایت پیچیدہ حبشیوں کی طرح۔ ایک بڑا گدھا اس کی سواری میں ہوگا۔ اور اس کی پیشانی پر لفظ کفر لکھا ہوگا جس کو ہر ذی شعور پڑھے گا۔ سب سے پہلے ملک شام وعراق میں ظاہر ہو کر نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ اس کے ساتھ روٹیوں اور گوشت کے پہاڑ ہوں گے اور پانی کی نہر بھی ہوگی۔ یہ چیزیں دھوکہ اور فریب ہو گا حقیقت کچھ نہ ہوگی، جاہل بے وقوف اس فریب میں آجائیں گے۔ اس کے ساتھ آگ ہوگی جس کو وہ دوزخ کہے گا۔ اور ایک باغ ہوگا جس کا نام بہشت رکھے گا۔ مگر حقیقت میں جس کو وہ بہشت کہے گا وہ دوزخ ہوگا اور دوزخ بہشت کی تاثیر رکھتی ہوگی۔ پس یہ زمین میں فساد برپا کرے گا۔ تمام زمین چالیس روز میں دورہ کرے گا۔ پہلا دن ایک برس کا ہوگا۔ دوسرا ایک مہینہ کا تیسرا ایک ہفتہ کا، باقی دن معمولی دنوں کی طرح ہوں گے۔ اس حساب سے تقریباً ایک سال ڈھائی ماہ تک اس کا زور شور رہے گا۔ ان بڑے دنوں میں نماز وقت کا حساب لگا کر پڑھی جائے گی۔ اس کے ظہور سے پہلے بڑا سخت قحط ہوگا۔ پس وہ کسی قوم کے پاس آکر اپنے دین کی طرف ترغیب دے گا۔ وہ

Marfat.com

قوم اس پر ایمان لائے گی۔ اس کے بعد وہ بادل کو حکم دے گا۔ خوب بارش ہو کر سرسبزی ہو جائے گی۔ اور مویشی پہلے سے زیادہ دودھ دیں گے۔

پھر کسی اور قوم کے پاس جائے گا۔ وہ اس کے دین سے انکار کریں گے تو ان کے سب مویشی مر جائیں گے۔ اور ویرانے میں سے خزانہ طلب کرے گا خزانہ شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے ساتھ چلے گا۔ پھر کسی عرب قوم کے پاس آکر کہے گا کہ اگر میں تمہارے مردہ اونٹوں کو یا مردہ باپ بھائی کو زندہ کر دوں تب تو مجھے مانو گے۔ ان کے اقرار پر وہ شیطان کو حکم دے گا۔ وہ ان کے اونٹ یا باپ بھائی مردہ کی شکل میں ظاہر ہو کر نظر آئے گا۔ وہ اس کو اپنا باپ یا بھائی سمجھ کر ایمان لے آئیں گے۔ یہ افعال دجال سے بطور استدراج ظاہر ہوں گے۔

استدراج

جو خرق عادت نیک اور صالحین میں سے کسی کے ہاتھ پر ان کی تشریف و تکریم کے لئے ظاہر ہو اس کو تو کرامت کہتے ہیں۔ اور اگر کسی فاسق فاجر یا ملحد کافر کے ہاتھ پر اس کا ظہور ہو تو وہ مکر و اور استدراج کہا جاتا ہے۔ کرامت اعمال صالحہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور استدراج بُرے اعمال کا فاسق و فاجر کے ہاتھ پر خوارق کا ظہور اللہ کی طرف سے ایک فتنہ اور ابتلاء عظیم ہوتا ہے۔ اور لوگوں کے امتحان کے لئے اس کا ظہور ہوتا ہے۔

پس جو مسلمان دجال کی اطاعت نہ کرے گا۔ اس کو وہ قید کر دے گا۔ جہاں مسلمان قید ہوں گے وہاں ان کو اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تہلیل غذا و پانی

کا کام دے گی۔ دجّال بے شمار لشکر کے ساتھ ملک میں فتنہ فساد ڈالتا پھرے گا۔ یہ سب کچھ اس کا مکر و فریب سحر طلسمات اور شعبدے ہوں گے شیاطین اور جن اس کے تابع ہوں گے۔ پھر وہ یمن سے مکہ کی طرف آئے گا۔ لیکن ملائکہ کی حفاظت کی بنا پر مکہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ پھر وہاں سے مدینہ منورہ کا قصد کرے گا۔ اور کوہ احد کے پاس ڈیرہ لگائے گا۔ مدینہ کے اس وقت سات دروازے ہوں گے، ہر دروازہ پر دو فرشتے محافظ ہوں گے۔ اس وجہ سے دجال اندر نہ جا سکے گا۔ اس وقت ایک شخص مومنین میں سے اس کے پاس جائے گا، وہ شخص اس وقت کے تمام لوگوں سے بہتر ہو گا، اور نوجوان ہو گا۔ اس کو راستہ میں دجال کے چوکیدار پکڑ کر دجال کے پاس لے آئیں گے۔ وہ مومن دجال کو دیکھ کر کہے گا لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کی حضورؐ نے خبر دی ہے یہ سن کر دجال اس کا سر کچل ڈالنے کا حکم دے گا۔ اس کے محافظ اس مومن کو اس قدر ماریں گے کہ تمام جسم سُوج جائے گا۔ تب دجال کہے گا کہ اب بھی مجھ پر ایمان لے آؤ۔ کہے گا تو مسیح کذاب ہے۔ پھر دجال کے حکم سے آرے سے اس کے دو ٹکڑے کر دئے جائیں گے۔ پھر وہ اس شخص کو زندہ کرے گا اور کہے گا کہ اب بھی مجھ پر ایمان نہ لائے گا۔ وہ کہے گا کہ اب مجھ کو اور زیادہ تیرے دجال ہونے کا یقین ہو گیا اور اب تو اور کسی کو سزا نہ دے سکے گا۔ پھر دجال غضبناک ہو کر اس کو ذبح کرنے کا حکم دے گا۔ لیکن ذبح پر قادر نہ ہو سکے گا۔ پھر غصّہ میں آکر اپنے جہنم کی طرف اس کو پھینکے گا مگر وہ شخص در اصل جنت کی طرف پھینکا جائے

Marfat.com

گا اور اللہ کے نزدیک شہادت کا بڑا درجہ پائے گا۔ اس کے بعد دجال کو پھر کسی کے ساتھ ایسا معاملہ کرنے کی قدرت نہ ہوگی اور وہ جان لے گا کہ اب میرا اقبال اٹھ گیا۔ تب وہاں سے دمشق کی طرف جہاں مہدی علیہ السلام ہوں گے روانہ ہوگا۔ آپ اس سے جنگ کے لئے تیار ہوں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام

عصر کے وقت دمشق کی جامع مسجد کے شرقی سفید منارہ پر زرد لباس پہنے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے آپ اتریں گے پھر منارہ سے سیڑھی لگا کر نیچے آئیں گے۔ امام مہدیؑ سے ملاقات کریں گے آپ تواضع پیش آئیں گے اور نماز میں امامت کے لئے خواہش کریں گے مگر عیسیٰؑ عذر کریں گے اور اس امت کی تعظیم وتکریم کی بناء پر آپ کو ہی امام بنائیں گے۔

صبح کو دجال کے مقابلہ کے لئے لشکر تیار ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ میرے واسطے ایک نیزہ اور ایک گھوڑا لاؤ تاکہ میں اس کافر سے مقابلہ کروں اور آپ اس کے قتل کے لئے تیار ہوں گے۔ آپ کے دم کی ہوا میں یہ اثر ہوگا کہ جس کافر کو وہ ہوا لگ جائے گی مر جائے گا۔ اور یہ ہوا وہاں تک جائے گی جہاں تک نظر پڑے گی۔ پس آپ اس کا تعاقب کریں گے۔ اور باب لُد کے پاس جو اک ملک شام کا گاؤں یا پہاڑ ہے اس کو گھیر لیں گے۔ اور نیزے سے ہلاک کر کے لوگوں کو اس کا خون دکھلائیں گے۔ پھر لشکر اسلام

Marfat.com

دجال کے لشکر کو جو یہودی ہوگا قتل کر ڈالے گا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی یہودی درخت یا پتھر کی آڑ میں بھی پناہ لے گا تو وہ بھی بتلا دے گا کہ فلاں یہودی یہاں چھپا ہوا ہے۔ آخر کار جب دجال اور اس کی فوج ہلاک ہو چکے گی تو امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملک کی سیر کو نکلیں گے اور جن لوگوں کو دجال سے تکلیف پہنچی ہو گی اس کا اجر بتلا کر ان کی تسکین کریں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام حکم فرمائیں گے کہ خنزیر قتل کر دئے جائیں اور صلیب جس کو نصاریٰ پوجتے تھے توڑ دی جائے اور کسی کافر سے جزیہ نہ لیا جائے بلکہ وہ اسلام لائے۔ اس وقت تمام روئے زمین پر اسلام پھیل جائے گا۔ اور ظلم و جفا معدوم ہو جائے گی۔

امام مہدی علیہ السلام کی خلافت آٹھ یا نو برس رہے گی اس کے بعد آپ دنیا سے تشریف لے جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان آپ کے جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کریں گے۔ اس حساب سے آپ کی عمر ۴۸ یا ۴۹ برس کی ہو گی۔ اس کے بعد تمام انتظام عیسیٰ علیہ السلام کے اختیار میں ہوگا۔ اور تمام عالم اچھی حالت میں ہوگا کہ یکایک آپ کو الہام ہوگا کہ میرے بندوں کو کوہ قاف کی طرف لے جاؤ وہاں ایک قوم ہے جس سے کسی کو جنگ کی طاقت نہیں۔

یاجوج ماجوج

یہ بھی ایک قسم کے آدمی ہیں۔ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے نہایت مفسد، شریر، ظالم، جابر، سنگدل اور خوفناک صورت رکھنے والے ذوالقرنین بادشاہ نے کسی درہ میں ان کو قید کر دیا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ

یاجوج ماجوج شمال کی جانب کسی ایسی جگہ ہیں کہ ان کے شمال کی جانب دریائے شور ہے اور سردی کی وجہ سے منجمد ہے۔ ادھر سے کوئی کشتی یا جہاز نہیں آسکتا اور مشرق و مغرب سے دو بلند پہاڑ جنوب کی طرف دو قوسوں کی شکل میں آملے ہیں۔ مگر اس میں کسی قدر گھاٹی باقی تھی۔ یہ لوگ وہاں سے آکر ملک میں خونریزیاں کرتے اور فساد ڈالتے تھے۔ ذوالقرنین نے ان پہاڑوں کے درمیان لوہے کے تختے رکھ کر ان کو خوب گرم کروا کر تانبہ و پیتل پلوا کر ایک ذات کر دیا جب سے ان کا راستہ بند ہے۔ مگر دجال کے ہلاک ہونے کے بعد یہ دیوار گر پڑے گی اور یہ قوم وہاں سے نکل کر پھیل پڑے گی۔ فساد برپا کرے گی اور لوگوں کو ظلم و ستم سے تباہ کرے گی۔ اس قوم کی پہلی جماعت طبریہ کے تالاب کے پاس آئے گی اور اس کا سارا پانی پی جائے گی۔ پھر یہ جبل الظلم کے پاس آئیں گے جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے۔ وہاں کہیں گے کہ ہم نے سب لوگوں کو قتل کر ڈالا ہے۔ پھر یہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ اللہ تعالے ان کے تیروں کو ان کی آزمائش اور سرکشی کے لئے خون آلود کر کے نیچے بھیجے گا حضرت عیسیٰ اور آپ کے ہمراہی کوہ طور پر ایک قلعہ میں محصور ہوں گے۔ اور غلّہ کی گرانی کی وجہ سے ایک گائے بیل کی سری ایک اشرفی سے بہتر ہو گی۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالےٰ سے دعا مانگیں گے تو اس قوم کی گردن میں ایک پھوڑا نکلے گا اور دوسرے دن سب مردہ پائے جائیں گے۔

اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی پہاڑ سے نیچے اتریں گے تو کوئی جگہ ایسی نہ ہو گی جہاں ان کو بو اور گندگی موجود نہ ہو۔ پھر آپ کی دعا سے

Marfat.com

اللہ تعالےٰ ایسے پرند بھیجے گا جن کی گردن بختی اونٹ کی طرح ہوگی۔ یہ ان کو جہاں اللہ تعالےٰ کا حکم ہوگا اٹھا کر لے جائیں گے۔ پھر ان کا تعفن دور کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ چالیس روز تک بارش برسائے گا جس سے زمین بالکل صاف ہوجائے گی۔ اس بارش کی وجہ سے زمین میں بڑی پیداوار اور برکت ہوگی یہاں تک کہ ایک انار کو ایک گھر کے آدمی پیٹ بھر کر کھائیں گے۔ اور ایک بکری کے دودھ سے ایک گھر کے سب لوگ سیر ہوجائیں گے۔

الغرض اس زمانہ میں نہایت برکت ہوگی۔ بغض و عداوت دلوں سے جاتا رہے گا۔ مال و دولت کی لوگوں کو پروا نہ رہے گی اور عبادت الٰہی پر راغب ہوں گے۔ یہ خیر و برکت سات برس تک رہے گی۔ پھر حضرت عیسیٰ دنیا سے رخصت ہوجائیں گے۔ کل مدت آپ کے دنیا میں رہنے کی چالیس برس ہوگی۔ یعنی ۳۳ برس پہلے دنیا میں رہ کر آسمان پر تشریف لے گئے اور پھر نزول کے بعد سات برس اور زندہ رہیں گے۔ نزول کے بعد آپ کا یہی دین محمدی ہوگا انتقال کے بعد آپ حضورؐ کے روضہ میں مدفون ہوں گے۔ آپ اپنے بعد ایک شخص جمجاہ کو خلیفہ مقرر کر جائیں گے۔ یہ شخص قحطانی ہوگا۔ اچھی طرح عدل کے ساتھ حکومت کرے گا۔ لیکن شر و فساد کفر و الحاد پھر پھیلنا شروع ہو جائے گا۔ اسی طرح دو تین شخص یکے بعد دیگرے حاکم ہوں گے۔

خسف و دخان

جب کفر و الحاد کی کثرت ہوجائے گی تو اس زمانہ میں ایک مکان مشرق اور ایک مغرب میں جہاں منکر تقدیر رہتے ہوں گے زمین میں دھنس جائے گا

اور ان ہی دنوں میں شمال سے ایک دھواں نمودار ہوگا جو مومنین کے لئے زکام سا معلوم ہوگا۔ اور کافروں کو اس سے نہایت تکلیف ہوگی۔ دو دو تین تین دن کے بعد ان کو ہوش آئے گا۔ چالیس روز تک یہ دھواں قائم رہے گا۔

آفتاب کا مغرب سے نکلنا

ان ہی ایام میں ذی الحجہ کا مہینہ ہوگا یوم النحر کے بعد رات بہت لمبی ہوگی۔ یہاں تک کہ بچے بیتاب ہوجائیں گے مسافروں کو پریشانی لاحق ہوگی۔ مویشی چراگاہ میں جانے کے لئے شور مچائیں گے لیکن صبح نہ ہوگی۔ آخر کار لوگ ہیبت و اضطرابی سے پریشان ہوکر نالہ وزاری توبہ و استغفار کریں گے۔ تب اس رات کی درازی تین چار راتوں کے برابر ہوجائے گی۔ اور لوگ بے چین ہوں گے۔ پھر آفتاب تھوڑی سی نورانیت کے ساتھ جیسے کہ گرہن کے وقت ہوتا ہے، مغرب کی طرف سے نمودار ہوگا۔ اور سوا نیزہ بلند ہوکر غروب ہوجائے گا۔ پھر حسب دستور قدیم مشرق سے طلوع ہوا کرے گا۔ لیکن اس کے بعد در توبہ بند ہوجائے گا۔ اور کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔

دابۃ الارض

مغرب سے آفتاب طلوع ہونے کے بعد دوسرے روز یہ واقعہ پیش آئے گا کہ مکہ معظمہ کی شرقی جانب میں ایک پہاڑ کوہ صفا زلزلہ سے شق ہوجائے گا۔ اور ایک جانور جس کا منہ انسان کا سا پاؤں اونٹ کے سے، گردن گھوڑے کی مانند، دم گائے کی طرح، سینگ گینڈے کی مانند، ہاتھ

Marfat.com

بندر کی طرح ہوں گے اور فصاحت سے کلام کرے گا۔ اس سے پہلے اس کے نکلنے کا چرچا ایک بار یمن اور نجد میں بھی ہو گا۔ لیکن جلد ہی غائب ہو جائے گا۔ اس کے ہاتھ میں عصا اور انگشتری ہو گی۔ تمام ملک میں پھرے گا۔ اور ہر مومن کے ماتھے پر اس عصا سے ایک خط کھینچ دے گا جس سے اس کا تمام چہرہ نورانی ہو جائے گا اور کافر و منافق کی پیشانی پر انگوٹھی سے مہر کر دے گا اس کا تمام منہ سیاہ ہو جائے گا۔

اس کے بعد ہر کافر و مومن ممتاز اور الگ معلوم ہو گا پھر یہ غائب ہو جائے گا۔ طلوع آفتاب اور خروج دابہ سے نفخ صور میں سو برس کا فاصلہ ہو گا یعنی سو برس کے بعد قیامت آجائے گی۔

دابۃ الارض کے ظہور کے بعد تھوڑے عرصہ میں شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا چلے گی اور کوئی اہل ایمان و اہل خیر زمین پر نہ رہے گا۔ سب اس سے مر جائیں گے۔ اس کے بعد وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو نیکی اور بھلائی سے واقف نہ ہوں گے۔

کفار حبشہ کا غلبہ

اس کے بعد کفار حبشہ کا غلبہ ہو گا، اور تمام ملک میں ان کی سلطنت پھیل جائے گی۔ یہ خانہ کعبہ کو گرا کر اس کے نیچے خزانہ نکالیں گے، ہر طرف ظلم و فساد اور بدکاری پھیل جائے گی، لوگوں کو اپنی ماں بہنوں کا بھی امتیاز نہ ہو گا۔ قرآن پاک کاغذوں سے اڑ جائے گا کوئی اہل ایمان دنیا پر نہ رہے گا۔ باہمی ظلم و فساد سے لوگ تباہ ہو جائیں گے قحط اور وبا کا ظہور ہو گا۔ اس کے بعد ملک شام میں کچھ

کچھ ارزانی ہو گی تب تجار اور اہل حرفہ وغیرہ گھر بار چھوڑ کر اونٹوں اور دوسری سواریوں پر سوار ہو کر وہاں جائیں گے اور کثرت سے لوگ وہاں پہنچ جائیں گے۔

آگ کا نمودار ہونا

تھوڑے عرصہ کے بعد جنوب کی طرف یمن سے ایک آگ نمودار ہو گی اور لوگوں کو گھیر کر جہاں مرنے کے بعد حشر ہو گا۔ ملک شام کی طرف لے جائے گی۔ جب شام کے وقت لوگ ٹھہر جایا کریں گے تو یہ آگ بھی ٹھہر جایا کرے گی۔ پھر جب آفتاب طلوع ہو گا۔ تو وہ آگ ان کے پیچھے چلے گی جب لوگ ملک شام میں پہنچ جائیں گے تو وہ آگ غائب ہو جائے گی۔ اس کے بعد پانچ برس تک پھر لوگوں کو عیش و آرام میسر ہو گا۔ پھر شیطان آدمی کی شکل میں آ کر ان کو بت پرستی کی ترغیب دے گا۔ اور وہ بت پرستی شروع کریں گے۔ جس سے ان کو فراخ دستی حاصل ہو گی۔ الغرض دنیا میں جب کوئی اللہ اللہ کہنے والا باقی نہ رہے گا، تب صور پھونکا جائے گا۔ اور قیامت آ جائے گی۔ اس وقت لوگ عیش و آرام میں ہوں گے اور اپنے کاروبار میں مصروف کہ اچانک آوازِ صور پیدا ہو گی۔

آوازِ صور

جمعہ کے دن عاشورہ کے روز علی الصبح لوگوں کے کان میں ایک باریک آواز آئے گی۔ لوگ اس کو سن کر حیران ہوں گے۔ پھر رفتہ رفتہ یہ آواز بلند ہوتی جائے گی۔ یہاں تک کہ کڑک و رعد کے برابر ہو جائے گی۔ لوگ خوف کے مارے

Marfat.com

جنگلوں میں چلے جائیں گے۔ اور باہر کے وحشی جانور شہروں میں آجائیں گے جب اس سے بھی زیادہ آواز ہوگی تب لوگ مرنے شروع ہو جائیں گے۔

منقول ہے کہ اسرافیل علیہ السلام کے چار بازو ہیں۔ ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور عرش کے پائے اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے آپ چڑیا کے برابر چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ کوئی فرشتہ عرش سے اتنا قریب نہیں جتنے آپ ہیں۔ آپ کے اور عرش کے درمیان سات پردے ہیں۔ ہر ایک پردے کے درمیان پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔ اسرافیل علیہ السلام اپنی داہنی ران پر صور رکھے ہوئے ہیں اور منتظر ہیں کہ جس وقت حکم خداوندی ہو فوراً صور پھونک دوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ جس دن صور پھونکا جائے گا قیامت آ جائے گی۔ اس وقت اگر آدمی کے منہ میں لقمہ ہوگا تو نہ نگل سکے گا۔ کپڑا پہنتا ہو تو کپڑا نہ پہن سکے گا۔ اگر پانی منہ سے لگائے ہوئے ہوگا تو پانی نہ پی سکے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ صور کی چار شاخیں ہیں۔ اور جتنی تمام عالم کی روحیں ہیں اتنے ہی صور میں دروازے ہیں۔ اس کے ایک طبقہ میں نبیوں کی روحیں۔ ایک میں اور آدمیوں کی۔ ایک میں جنات کی اور ایک میں جانوروں کی روحیں ہیں۔

صور تین مرتبہ پھونکا جائے گا۔ پہلے کو نفخۂ فزع دوسرے کو نفخۂ صعق

Marfat.com

تیسرے کو نفخۂ بعث کہتے ہیں۔

نفخۂ فزع

جس وقت اس صور کا آغاز ہوگا تو زمین و آسمان کی تمام مخلوق خوف و دہشت میں پڑ جائے گی۔ پہاڑ اڑنے لگیں گے۔ آسمان پھٹنے لگے گا جس طرح ناؤ پانی پر ڈگمگاتی ہے اس طرح زمین پر زلزلہ پیدا ہو جائے گا۔ حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے۔ لڑکے خوف سے بڈھے ہو جائیں گے۔ شیاطین بھاگتے پھریں گے۔ ستارے ٹوٹنے لگیں گے۔ چاند سورج دھندلے ہو جائیں گے۔

نفخۂ صعق

اس کے بعد اللہ تعالےٰ نفخۂ صعق کا حکم دے گا۔ جب اسرافیلؑ یہ دوسرا صور پھونکیں گے تو زمین و آسمان کی تمام مخلوق بے ہوش ہو کر مر جائے گی۔ مگر جس کو اللہ تعالےٰ چاہے گا وہ زندہ رہے گا۔ یعنی شہداء کی روحیں کہ وہ اپنے خدا کے پاس زندہ ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہداء کو پانچ بزرگیاں ایسی عطا فرمائی ہیں جو کسی کو نہیں فرمائیں۔

۱۔ سب نبیوں کی روح کو ملک الموت قبض کرتے ہیں۔ اور شہیدوں کی روح اللہ تعالےٰ آپ قبض فرماتا ہے

۲۔ سب انبیاء وفات کے بعد نہلائے جاتے ہیں۔ مگر شہداء اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۳۔ سب نبیوں کو کفن دیا جاتا ہے۔ مگر شہیدوں کو نہیں دیا جاتا۔

۴۔ انبیاء کو مردہ کہا جاتا ہے۔ اور شہداء زندہ ہیں کہ احیا کہلاتے ہیں۔

۵۔ سب نبی قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ مگر شہداء روزانہ شفاعت کرتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا اے ملک الموت میں نے تجھے آسمانوں اور زمینوں کی قوت بخشی اور تجھے آج رنگ رنگ کے غضب کا لباس پہناتا ہوں تو میرا غضب لے کر اتر اور شیطان کو موت کا مزا چکھا۔ اور جتنی سختی اگلے و پچھلے آدمیوں اور جنات پر ہوئی ہے۔ اس سے دوگنی و چوگنی اس اکیلے پر کر زبانیہ دوزخ کے پیادے ستر ہزار آتشیں زنجیریں لے کر تیرے ساتھ ہوں گے۔ یہ سن کر ملک الموت ایسی خوفناک صورت میں نمودار ہوں گے جس کے دیکھنے سے زمین و آسمان کی مخلوق مر جائے۔ اور شیطان کو للکاریں گے۔ ان کی آواز کی شدت و ہول سے شیطان بے ہوش ہو جائے گا۔ پھر ملک الموت اس سے کہیں گے کہ ٹھہر خبیث تاکہ تجھ کو موت کا مزا چکھاؤں۔ تو نے بہت مخلوق کو گمراہ کیا ہے۔ یہ سن کر وہ مشرق و مغرب شمال و جنوب ہر چہار طرف بھاگے گا۔ اور ملک الموت اس کو کہیں نہ چھوڑیں گے آخر بھاگتے بھاگتے تھک کر آدم علیہ السلام کی قبر کے پاس ٹھہرے گا۔ اور کہے گا۔ کہ اے آدم میں تیری وجہ سے مردود و ملعون ہوا۔ پھر ملک الموت اس کو آتش کا پیالہ پلائیں گے اور وہ خاک پر لوٹنے لگے گا۔ پھر زبانیہ دہکائی ہوئی کیلوں سے اس کا منہ چیریں گے اور نیزوں سے پاش پاش کر کے

اس کی جان قبض کریں گے۔

پھر اللہ تعالٰے دریاؤں کو فنا کرنے کا حکم دے گا۔ ملک الموت ایک ایسی سخت آواز لگائیں گے کہ تمام پانی خشک ہو جائے گا۔ پھر ایک ایسی چنگھاڑ ماریں گے کہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اڑ جائیں گے۔ پھر آسمان پر چڑھ کر ایک ہیبت ناک آواز لگائیں گے جس کے صدمہ سے چاند سورج اور تارے سب بکھر کر گر پڑیں گے۔ پھر اللہ تعالٰے فرمائے گا۔ اے ملک الموت اب میری مخلوق میں کون باقی ہے۔ وہ عرض کریں گے الٰہی حیٔ لایموت۔ تو ہی ہمیشہ رہنے والا ہے۔ سوائے جبرئیل۔ میکائیل۔ اسرافیل۔ عزرائیل اور عرش کے اٹھانے والوں کے اب کوئی باقی نہیں۔ تب ان کی روح قبض کرنے کا بھی حکم ہوگا۔ اس کے بعد اللہ تعالٰے ملک الموت کو حکم فرمادے گا چنانچہ وہ بھی مرجائیں گے۔ اور کچھ باقی نہ رہے گا۔ اس وقت رب العالمین اپنی شان قہاری جتا کر فرمائیں گے لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْم۔ آج کے دن کون بادشاہ ہے۔

میدان حشر

جب قیامت قائم ہو جائے گی تو پھر تمام لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکل کر ایک میدان خاص میں جمع ہوں گے جس کا نام موقف ہے۔ پھر اللہ تعالٰے ہر شخص سے زندگی بھر کا حساب لے گا۔ اور جو کچھ اس نے برا یا بھلا اپنی زندگی میں کیا ہوگا اس کا اقرار کرائے گا جو لوگ اپنے برے افعال سے انکار کریں گے اللہ تعالٰے ان کے ہاتھ پیر اور دیگر اعضاء

Marfat.com

سے گواہی دلوائے گا اس حال میں ان پر حجت قائم ہو جائے گی اور کسی عذر کا موقعہ ان کو نہ رہے گا۔ قیامت میں ہر شخص اپنی ذرہ بھر برائی یا بھلائی جو اس نے دنیا میں کی ہو گی دیکھ لے گا۔

جب اللہ تعالیٰ لوگوں کا حساب لے چکے گا اور ان کے افعال پر ان کا اقرار کرائے گا اس وقت ان کے اعمال میزانِ عدل میں تولے جائیں گے: تاکہ ہر شخص کو اپنے عمل کی مقدار معلوم ہو جائے جس شخص کی نیکیوں کا پلہ برائیوں سے بڑھا ہوا رہے گا اس کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اور یہ خوش نصیب جنت میں جانے والے ہوں گے۔ اور جس کا پلہ برائیوں کی طرف کا جھکے گا اس کے بائیں ہاتھ میں یا پسِ پشت سے اعمال نامہ دیا جائے گا۔ یہ شخص بدبخت اور طرح طرح کے عذاب میں مبتلا ہو گا۔

سوائے انبیاء شہداء اور صدیقین کے سب لوگوں سے حساب لیا جائے گا۔ اور باز پرس ہو گی اور میزان کا پلہ ایک نور کا ہو گا دوسرا تاریکی کا۔ نور کا پلہ تو نیکیوں کے لئے ہو گا اور تاریکی کا پلہ برائیوں کے لئے۔

آخرت میں تین قسم کے لوگ ہوں گے۔ کفار۔ خالص پرہیزگار۔ مخلوط العمل۔

کفار کا کفر تاریک پلہ میں رکھا جائے گا۔ اور ان کے پاس کوئی نیکی نہ ہو گی جو دوسرے پلے میں رکھی جائے۔ اس لئے وہ خالی رہے گا۔ اور ہلکا ہونے کی وجہ سے اونچا ہو جائے گا۔ جس پر اللہ تعالےٰ ان کو دوزخ میں لے جانے کا حکم فرمائے گا۔

Marfat.com

پرہیزگار وہ لوگ ہیں جن سے کوئی گناہ کبیرہ سرزد نہیں ہوا۔ ان کی نیکیاں نور کے پلہ میں رکھی جائیں گی۔ اور اگر ان سے صغیرہ گناہ ہوئے ہوں گے تو دوسرے پلہ میں رکھے جائیں گے مگر اللہ تعالے محض اپنی رحمت سے ان صغیرہ گناہوں کو بے وزن کر دے گا اور وہ نور کا پلہ اس قدر بھاری ہو جائے گا کہ زمین سے نہ اٹھ سکے گا۔ اور تاریک پلہ اس قدر اونچا ہو گا جیسے خالی۔

مخلوط الاعمال وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے گناہ کبیرہ بھی کئے ہیں۔ اور توبہ بھی نہیں کی ان کی نیکیاں نور کے پلہ میں اور بدیاں تاریک پلہ میں رکھی جائیں گی اور ان کے کبیرہ گناہوں میں بھی بوجھ ہو گا، جس کی نیکیاں بھاری ہوں گی وہ جنتی ہو گا اور جس کی بدی کا پلہ بھاری ہو گا وہ دوزخی۔ اگر اللہ تعالے معاف فرما دے تو یہ اس کا فضل و کرم ہے۔

پلصراط

میزان کے بعد پلصراط دوزخ پر قائم ہو گا۔ یہ ایک طویل پل ہو گا۔ جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا، جہنم کے اوپر قائم کیا جائے گا۔ ایک سرا اس کا میدان قیامت میں اور دوسرا جنت کی زمین میں ہو گا۔ تمام مخلوق اس پر جمع ہو گی اور جہنم کی آگ اس قدر جوش مارے گی کہ اس کے کناروں سے لپٹیں اٹھیں گی اور قیامت والوں کو اس طرح گھیر لیں گی کہ پل صراط کے سوا جنت میں جانے کا کوئی راستہ نہ رہے گا۔ لوگ پلصراط پر سے اپنے اپنے اعمال کے موافق کوئی بجلی کی طرح کوئی تیز آندھی کی طرح

Marfat.com

کوئی تیز رفتار گھوڑے کی مانند، کوئی دوڑتا ہوا اور کوئی آہستہ آہستہ جنت میں داخل ہوں گے کافروں اور منافقوں کے قدم اس پر لڑکھڑا جائیں گے۔ اور وہ کٹ کر جہنم میں گر جائیں گے۔

حساب کتاب کے بعد اللہ کے نیک بندے تو ہمیشہ کے لئے جنت میں چلے جائیں گے اور بے حد نعمتوں سے مستفید ہوں گے کیونکہ نیک بندوں کے واسطے جنت ایک عیش و آرام کا گھر ہے جس کی نعمتیں اور راحتیں ابدی ہیں یہ ایسا گھر ہے جس میں ہر قسم کی پسندیدہ چیزیں جن سے آنکھوں کو نور اور دل کو سرور و مسرت حاصل ہو موجود ہوں گی اور اس میں نعمتیں ہوں گی جن کو کسی بشر نے دیکھا ہے نہ سنا ہے۔ اور سب سے بڑی نعمت دیدار الٰہی ہے۔

منافق و کافر ہمیشہ جہنم میں رہیں گے یہ ایک ایسا ہولناک مقام ہے جہاں ہزاروں قسم کی مصیبتیں اور تکلیفیں ہیں اس میں نہایت خوفناک آگ روشن ہے۔ اس میں بدکاروں کافروں اور منافقوں کو داخل کیا جائے گا اور منافق چونکہ کافر ہونے کے علاوہ مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ دہی سے پیش آتے رہے۔ اس وجہ سے وہ جہنم کے نیچے طبقہ میں داخل ہوں گے۔ جس میں سب طبقات سے زیادہ سخت عذاب ہے۔

گنہگار مومن کی حساب و کتاب کے بعد یہ حالت ہو گی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بخش دیا تو وہ اسی وقت جنّت میں داخل ہو جائے گا۔ اور ہمیشہ کے لئے ناز و نعم میں رہے گا۔ اور اگر اس کی معافی نہ ہوئی۔ تو وہ

Marfat.com

اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر آخر کار جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہوگا۔ غرض گنہگار مومن تزکیہ و تصفیہ کی غرض سے دوزخ میں جائے گا جس طرح چاندی سونے کو نکھارنے کی غرض سے کٹھالی میں تاؤ دیا جاتا ہے۔

حوض کا پانی پینا

قیامت کے دن ہر نبی کا ایک حوض ہوگا جس سے وہ اپنی امت کو پانی پلائیں گے۔ ہمارے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حوض سب سے بڑا ہوگا جس کے گوشے بہت وسیع ہوں گے اور ایک کنارہ سے دوسرا کنارہ ایک مہینہ کی راہ پر ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میرے حوض کی چوڑائی اور وسعت ایک مہینہ کے سفر کے برابر ہے۔ اور اس کے گوشے برابر ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اور اس قدر آب خورے ہوں گے جتنے آسمان میں ستارے۔ جو شخص اس میں سے ایک بار پانی پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اس میں سے پانی پی لے گا۔ اس کو پیاس کا عذاب کبھی نہ ہوگا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میرا حوض برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے بہت زیادہ ہیں۔ اور میں غیر آدمیوں کو اس طرح روکوں گا جس طرح لوگ غیروں کے اونٹوں کو اپنے حوض میں آنے سے روکتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا حضورؐ اس روز آپ ہم کو کیسے پہچانے

گے۔ آپ نے فرمایا تمہاری علامت ایسی ہوگی جو کسی امت کی نہ ہوگی۔ تم لوگ میرے سامنے اس طرح آؤ گے کہ تمہارے اعضاء وضو کے اثر سے چمکتے ہوں گے۔

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ قیامت کے دن حوض کا ہونا بھی یقینی ہے۔ اور یہ میدانِ حشر میں صراط اور میزان سے پہلے ہوگا۔ کیونکہ لوگ اپنی اپنی قبروں سے پیاسے نکلیں گے۔

تقدیر خیر و شر

تقدیر خیر و شر پر ایمان لانے کا یہ مقصد ہے کہ جو چیز بھی اللہ تعالے نے دنیا میں پیدا کی ہے اس کا پہلے ہی سے ایک اندازہ رکھا ہے۔ اور ہر چیز اس اندازہ کے مطابق ہوتی ہے۔ اچھائی برائی نفع نقصان عبادت یا معصیت حرکات و سکنات سب اللہ تعالے کے حکم اور اس کے قضا و قدر سے ہوتا ہے۔

قضا و قدر

تمام موجودات کا لوح محفوظ پر اجمالی طور پر مذکور ہونے کا نام قضا ہے اور قضا کی تفصیل کا نام تقدیر ہے۔ اس طرح کہ تمام موجودات مادۂ خارجی میں ایک ایک کر کے پیدا کئے جائیں گے یا یوں سمجھئے کہ قضا تو ارادۂ قدیم اور مقصود الٰہی کا نام ہے جس سے موجودات کا انتظام ایک خاص ترتیب

Marfat.com

ے ہوتا ہے اور تقدیر اسی ارادہ کا تمام اشیاء کے ساتھ ان کے اوقات مخصوصہ میں متعلق ہونے کا نام ہے۔

اب رہی یہ بات کہ جب ہر فعل اللہ تعالیٰ کے اندازے اور حکم سے تحت وجود میں آتا ہے۔ تو پھر اچھائی و برائی کا انسان کیوں ذمہ دار اور عذاب و ثواب کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے تو اس کو اس طرح سمجھنا چاہئے کہ جس طرح ایک نجومی اپنے علم کے ذریعہ آئندہ پیش آنے والے حالات کی پیشین گوئی کرتا ہے اور اکثر وہ حالات اس کی پیشین گوئی کے مطابق ظاہر ہوتے ہیں اسی طرح چونکہ اللہ تعالےٰ علام الغیوب اور دلوں کا حال جاننے والا ہے، اس نے اپنے علم کے ذریعہ قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کو لوح محفوظ پر تحریر کر دیا۔

دوسرے انسان چونکہ خلیفۃ اللہ ہے۔ اس کو کچھ اختیارات بھی دیئے گئے ہیں۔ بالکل مجبور نہیں بنایا گیا۔ عقل عطا فرمائی ہے کہ انسان اچھائی برائی۔ نور و ظلمت میں تمیز کر سکے۔ لہٰذا جن اچھے یا برے افعال میں اس کو اختیار دیا گیا ہے۔ ان کے متعلق اس سے بازپرس ہو گی۔ اور جن میں مجبور ہے ان کی جواب دہی سے آزاد ہے۔

Marfat.com

ایمان کے پانچ کلمے

۱۔ کلمہ طیّب۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

"اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں"

۲۔ کلمۂ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ "میں گواہ ہوں اس بات پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہ ہوں اس کا کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں"

۳۔ کلمۂ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ "پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ بہت بڑا ہے۔ اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت خدائے

بزرگ و برتر کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔"

۴۔ کلمہ توحید۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَـهٗ لَـهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُـوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُـوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ تمام ملک اسی کے لئے ہے۔ سب تعریفیں اسی کے واسطے ہیں۔ وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے، اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ تمام بھلایاں اسی کے قبضہ میں ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

۵۔ کلمہ ردِ کفر۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِىْ كُلِّهَا اَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

"اے اللہ بیشک میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس بات کی کہ تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں اور میں جانتا ہوں اس کو اور بخشش چاہتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا۔ توبہ کی

Marfat.com

میں نے اس سے، اور علیحدہ ہوا میں کفر و شرک سے، اور تمام گناہوں سے، اسلام لایا میں اور ایمان لایا میں اور کہتا ہوں میں نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا، محمد اللہ کے رسول ہیں۔

Marfat.com

دوسرا رکن

نماز

فرائض خمسہ میں سے پہلا فرض نماز ہے۔ جو شب معراج میں مسلمانوں پر فرض ہوئی ہے۔ اس کے اندر اللہ تعالے نے اپنے بندوں کے واسطے بڑے بڑے فائدے رکھے ہیں۔ نماز ہی ایک ایسی چیز ہے جس پر نفس کی پاکیزگی، روح کی ترقی، اخلاق کی درستی اور عمل کی اصلاح کا انحصار ہے۔ اور یہی مسلمان کو سچا مسلمان بناتی ہے۔ مسلمان کے لئے اس سے بہتر اور کیا چیز ہو سکتی ہے کہ وہ روزانہ پانچ مرتبہ خدا کی یاد اور اس کے خوف و حاضر و ناظر ہونے کا یقین اور عدالتِ الٰہی میں پیش ہونے کے اعتقاد کو تازہ کراتی رہتی ہے۔

ابتدا

مکہ معظمہ میں چونکہ مسلمانوں کو سکون و اطمینان حاصل نہ تھا۔ نہ علی الاعلان نماز پڑھنے کی اجازت تھی اس لئے فرض نماز صرف دو ہی رکعتیں تھیں جب مدینہ منورہ میں آکر مسلمانوں کو اطمینان حاصل ہوا اور آزادی ملی تو ظہر، عصر،

Marfat.com

عشا کی چار چار رکعتیں پوری کی گئیں۔ مغرب کی تین رہیں اور صبح کی نماز میں دو۔ جمعہ کی نماز بھی مکہ میں نہیں پڑھی جا سکتی تھی۔ مدینہ آکر اس فرض کو ادا کیا گیا۔ حضرت مصعب بن عمیر نے مدینہ آکر جمعہ ادا کیا۔ پھر حضور اکرم جب قبا سے مدینہ تشریف لے جانے لگے تو جمعہ کا دن آپڑا، آپ نے اس میں خطبہ دیا اور مسلمانوں کو جمعہ پڑھایا۔ نماز سے متعلق جتنی باتیں بھی ہیں دینی و اخروی فوائد کے علاوہ دنیوی اور طبی نقطہ نظر سے بھی اگر دیکھا جائے۔ تو انسان کے لئے بیش بہا فوائد اس میں پوشیدہ ہیں۔

پاکی و صفائی

ہر شخص جانتا ہے کہ گندے اور غلیظ آدمی سے لوگوں کو کس قدر نفرت ہوتی ہے۔ پاس بٹھانے کو دل نہیں چاہتا اس کے علاوہ انسان بہت جلد امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ نماز کے لئے پاکی و صفائی ضروری چیز قرار دی گئی ہے۔ اور ناپاک آدمی کے لئے غسل لازمی ہے۔ ناپاک کپڑوں کا نماز کے لئے پاک کر لینا ضروری ہے یا اگر کوئی کپڑا بالکل صاف ہے مگر اس کا کسی قدر حصہ ناپاک ہو گیا ہے تو وہ کپڑا نماز کے قابل نہ رہا۔ خواہ ناپاکی ظاہر نہ ہو۔ اگرچہ کپڑا بالکل صاف ہے۔ مگر پاک نہیں۔ اس لئے اس سے نماز نہیں ہو سکتی۔ اس سے ظاہر ہے کہ نماز کے ذریعہ ہمیں پاک رہنا اور صاف رہنا سکھایا گیا ہے۔ تاکہ ہم مذکورہ نقصانات سے محفوظ رہیں اور ان فوائد کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل ہو۔

:

جسم کا پاک ہونا

اسی طرح جسم کا پاک ہونا بھی ضروری ہے۔ ناپاک آدمی کتنا ہی صاف کیوں نہ ہو بغیر غسل کئے نماز نہیں ہو سکتی۔ جسم کی صفائی کے فائدے ہر شخص پر روشن ہیں۔ اگر جسم کو پاک و صاف نہ رکھا جائے تو تمام جسم پر میل جم جاتا ہے جسم سے بو آنے لگتی ہے۔ جسم کے مسامات بند ہو کر انسان بیمار ہو جاتا ہے اس کے علاوہ جسم کی صفائی سے روح میں پاکیزگی اور خیالات میں بلند پروازی پیدا ہوتی ہے۔ انسان ہشاش بشاش رہتا ہے۔ نحوست جاتی رہتی ہے انسان بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اداسی و پژمردگی نہیں رہتی اس لئے اسلام نے ہم کو صاف رہنے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ ہم کو دینی دنیوی فوائد حاصل ہوں۔

ستر ڈھانکنا

نماز کے لئے ستر ڈھانکنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ چونکہ ننگا رہنا وحشیوں اور چوپایوں کی عادت ہے اور اس سے بے حیائی اور بے شرمی اور ہر طرح کی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے نماز سے پردے کی تعلیم دے کر بے حیائی، بے شرمی اور برائیوں سے محفوظ کیا گیا ہے۔

وضو

نماز کے لئے وضو کرنا تبلایا گیا ہے۔ اور سب سے پہلے ہاتھ دھونے کا حکم ہے۔ ہر مہذب اور ہر عقل مند آدمی پہلے ہاتھ ہی دھوئے گا۔ پھر جسم کے دوسرے اعضاء دھوئے گا۔ اگر ہاتھوں کی بجائے پہلے منہ کو دھویا

Marfat.com

جائے تو منہ صاف ہونے کی بجائے ہاتھوں کی غلاظت سے اور گندہ ہو جائے گا۔ اس لئے وضو میں ترتیب کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے۔ دوسرے ہاتھ ہر وقت کام میں رہنے کی وجہ سے گندے گرد وغبار اور جراثیم آلودہ ہو جاتے ہیں۔ اور ان ہی ہاتھوں سے کھایا بھی جاتا ہے۔ اگر ہاتھوں کو بغیر دھوئے کھانا کھایا جائے تو صحت کے لئے مضر ہے۔ اس کے علاوہ سارے کام ہاتھوں سے ہی کئے جاتے ہیں اس لئے نماز کے ذریعہ دن میں پانچ مرتبہ ہاتھوں کو دھونا اور صاف رکھنے کا اہتمام کرایا گیا ہے۔

کلی کرنا

ہاتھوں کے بعد کلی کرنے کا حکم اور مسواک کرنا سنت ہے اس کے اندر یہ راز ہے کہ انسان منہ سے کھاتا ہے۔ اور دانت غذا کو چبا کر ہضم کے قابل بناتے ہیں۔ اگر منہ صاف نہ ہو تو خوراک بھی گندی ہو کر طرح طرح کے جراثیم ساتھ لے کر معدہ میں جا کر بیماری کا باعث بنے گی۔ دوسرے منہ صاف نہ کرنے سے منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ پائیریا کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ دانت داڑھ قبل از وقت گر جاتے ہیں۔ اور کھانے کا لطف جاتا رہتا ہے۔

ناک صاف کرنا

اس کے بعد ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرتے ہیں۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ ناک ہوا کا راستہ ہے اور پاک وصاف ہوا انسان کے لئے ضروری چیز ہے۔ اگر ناک ہی گندی ہے اور اس میں میل کچیل بھرا

ہے تو ہوا بھی خراب ہو کر پھیپھڑوں میں جائے گی اور بیماری کا سبب بنے گی۔ دوسرے دماغ کو فرحت حاصل ہوتی ہے اور تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ تیسرے ناک غلیظ ہونے سے لوگوں کو بھی تنفر پیدا ہوتا ہے۔

منہ دھونا

پھر منہ دھویا جاتا ہے۔ اول تو چہرہ کی صفائی خوبصورتی بڑھاتی ہے۔ چہرہ ہی انسان کا آئینہ ہوتا ہے۔ اور اسی سے انسان کی زیبائش ہے بلکہ اور صاف چہرہ کتنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ گندے چہرے سے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے۔ دوسرے بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ تیسرے اگر مونچھیں اور داڑھی ہو تو صاف ہو جاتی ہے اور بالوں میں جراثیم نشو و نما نہیں پا سکتے اور آنکھیں صاف ہو جاتی ہیں۔ جو بڑی نعمت ہیں۔

کہنیاں دھونا

ہاتھوں کو کہنیوں تک اس لئے دھویا جاتا ہے کہ یہ حصہ بھی اکثر کام میں مصروف رہتا ہے جس کا صاف رکھنا ضروری ہے تاکہ مسامات بند ہو کر بیماری پیدا نہ ہو۔

سر کا مسح

سر کا مسح کرنے میں یہ فائدہ ہے کہ بالوں کا گرد و غبار دور ہو جائے جس سے دماغ کو تازگی حاصل ہو۔ دماغ سے بخارات نکلنے کے واسطے مسامات کا کھلا رہنا ضروری ہے۔ ورنہ اکثر امراض حافظہ کی خرابی نسیان دوران سر وغیرہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ نیز جراثیم بھی دور ہو جاتے ہیں۔ دوسرے

Marfat.com

اعضاء کی طرح سر کو نہ دھونے میں یہ فائدہ ہے کہ موسموں کے اختلاف کی وجہ سے سر کا دھونا بیماریوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس سے یہ مقصد نہیں کہ سر کو کبھی دھویا ہی نہ جائے بلکہ پانچوں وقت کی نماز کے وضو میں ہر موسم میں سر دھونے سے نزلہ زکام اور اسی قسم کی دوسری بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جاڑے میں سر کا دھونا خصوصاً عشاء فجر عصر مغرب کے وقت کسی قدر تکلیف دہ چیز ہے۔ اسی طرح گرمی و برسات میں بھی مضر صحت ہے اگر سر دھونے کی شرط لگا دی جاتی تو یقیناً یہ سختی ہوتی اور اسلام میں ہر کام میں آسانی رکھی گئی ہے۔

اس کے بعد کانوں اور گردن کا مسح کیا جاتا ہے تاکہ کانوں کے اندر اور باہر اور گردن سے گرد دور ہو جائے۔ پھر پاؤں دھوئے جاتے ہیں۔ تاکہ نجاست سے پاک ہو جائیں۔ میل کچیل گرد و غبار دور ہو جائے اور پاؤں مختلف بیماریوں کے اثر سے محفوظ رہیں۔

جب کوئی آدمی کسی بڑے آدمی سے ملنے جاتا ہے تو پاک و صاف ہو کر جاتا ہے۔ لہذا بندہ کے لئے ضروری ہوا کہ وہ دربار خداوندی میں بھی تمام ظاہری نجاستوں سے پاک ہو کر حاضر ہو۔

تیمم

معذوری یا پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کی اجازت دی گئی ہے تاکہ لوگوں پر سختی نہ ہو۔ اگر مجبوری و بیماری کی صورت میں بھی وضو کرنا ضروری ہوتا تو انسان اور بیمار ہو جاتا۔

Marfat.com

نشہ

نشہ حرام ہے اور نشہ کی حالت میں نماز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے نماز کے ذریعہ سے ہر قسم کے نشے سے پرہیز کرایا گیا ہے۔ اور نمازی آدمی ہر قسم کے نشہ سے پرہیز کرتا ہے۔ اور دوسرے گناہوں سے بھی بچتا ہے۔

وقت کی پابندی

نماز کے لئے وقت کی پابندی بھی نہایت ضروری ہے۔ قضا نماز کا اتنا ثواب نہیں ملتا جس قدر وقت پر نماز ادا کرنے سے ملتا ہے۔ اس سے ہم کو وقت کی قدر کرنا سکھایا گیا ہے۔ وقت ایک قیمتی خزانہ ہے جو نکل جانے کے بعد دوبارہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

قبلہ رو ہونا

نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اس سے ترتیب و تنظیم مقصود ہے۔ اور تنظیم کے جو کچھ فوائد ہیں وہ سب پر ظاہر ہیں۔

نیت کرنا

چونکہ ہر کام کے لئے نیت اور ایک ارادہ ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے نماز کے لئے بھی نیت ضروری ہے۔

تکبیر، ثنا، حمد، رکوع و سجود

جب کوئی شخص کسی بادشاہ کے حضور میں جاتا ہے۔ تو اس کی تعریف ہی کرتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ دربارِ خداوندی میں حاضری کے وقت بھی تکبیر ثنا حمد رکوع اور سجدے کئے جائیں۔ کیونکہ اللہ تعالٰی تمام حاکموں کا

حاکم ہے۔

مسجد میں نماز پڑھنا

مسجد میں نماز پڑھنے کا یہ فائدہ ہے کہ آپس میں میل جول اور محبت و اخوت بڑھتی ہے اور ہمدردی و اتفاق سے ہی قوموں کی ترقی ہوتی ہے۔

نماز باجماعت

نماز جماعت سے پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے اور خصوصاً ہفتہ میں ایک مرتبہ جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا فرض کر دیا گیا ہے۔ یہ مسلمانوں میں اتحاد و برادری پیدا کرنے والی چیز ہے۔ ان کو ملا کر ایک مضبوط قوم بناتی ہے۔ جب وہ سب مل کر ایک ہی خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ ایک ساتھ اُٹھتے بیٹھتے ہیں تو خود بخود ان کے دل میں ایک دوسرے کی ہمدردی کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ چھوٹا بڑا رئیس غریب محمود و ایاز سب ایک ہی صف میں دوش بدوش کھڑے ہو جاتے ہیں تو چھوت چھات شریف و کمین کا کوئی امتیاز نہیں رہتا سب میں مساوات پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح اخوت و یگانگی کی لڑی کو مستحکم بنایا گیا ہے۔

دوسرے بادشاہوں کے دربار میں چونکہ بہ نسبت اکیلے شخص کے وفد اور جماعت کی زیادہ قدر ہوتی ہے۔ اسی طرح خداوند کریم کے دربار میں جو تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ وفد کی زیادہ قدر ہوتی ہے۔ تیسرے عزور و تکبر بھی دور ہوتا ہے۔ چوتھے دوسروں کو دیکھ کر نماز کا شوق بڑھتا ہے

Marfat.com

پانچویں اگر کسی معاملہ میں مشورہ کی ضرورت ہو تو پانچ وقت مشورہ لیا جا سکتا ہے۔ چھٹے تمام مذہبی و دنیوی امور طے ہو سکتے ہیں۔ ساتویں سب کے حالات معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ قابل امداد لوگوں کی مدد کی جا سکتی ہے۔ دین کی ترقی اور لوگوں پر اسلام کا وقار قائم ہوتا ہے۔

اخروی و دینی اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن۔ نماز دین کا ستون ہے۔ جو شخص اس ستون کو ڈھاتا ہے۔ یعنی نماز نہیں پڑھتا وہ گویا دین کو ڈھاتا ہے۔

نماز تمام عبادتوں کی جڑ ہے خدا سے ملنے کا ذریعہ اور گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔

نماز بے حیائی کو دور کرتی ہے اور بُرے کاموں سے بچاتی ہے۔

قصداً نماز نہ پڑھنا کفر کے قریب ہے۔

نمازی آدمی کو بہشت میں جگہ ملے گی، عذاب قبر سے نجات پائے گا۔ قیامت کے دن عذاب سے محفوظ رہے گا۔ پلصراط سے امن و عافیت سے گذر جائے گا۔

فرمانبردار بندے (مسلمان) اور نافرمان (کافر) کے درمیان نماز کا فرق ہے۔ کیونکہ مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ اور کافر اس سے محروم ہیں۔

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ ہمارے اور مسلمانوں کے درمیان جو عہد و ذمہ ہے وہ نماز پڑھنا ہے جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر و نافرمان ہو گیا۔

حضورؐ سے کسی نے سوال کیا کہ اللہ تعالےٰ کو کون سا عمل زیادہ محبوب

Marfat.com

ہے۔ آپ نے فرمایا اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اور چاند سورج ستارے پہاڑ درخت چوپائے اور بہت سے انسان اللہ تعالیٰ کے واسطے ہی سجدہ کرتے ہیں۔ اور بہت سے انسان ایسے بھی ہیں جن پر عذاب مسلط ہو چکا ہے۔ یعنی وہ نماز نہیں پڑھتے ہیں۔

حضورِ اکرم کا ارشاد ہے کہ جو شخص نماز پنجگانہ کی حفاظت کرے اور وضو کامل سے وقت پر ادا کرے تو وہ قیامت کے روز اس کے لئے نور اور برہان ہو گی اور جو کوئی اس کو تلف کرے گا اس کا حشر فرعون اور ہامان کے ساتھ ہو گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور نماز کے ارادے سے گھر سے باہر نکلے تو جب تک نماز کی نیت کرے گا اس وقت تک نماز میں ہی رہے گا۔ ایک قدم پر اس کی نیکی لکھی جائے گی اور دوسرے پر ایک بدی مٹائی جائے گی۔ اگر تم میں کوئی تکبیر سنے تو دوڑنا نہ چاہئے کیونکہ زیادہ ثواب اسی کو ملے گا جس کا گھر دور ہو گا قدموں کی کثرت کی وجہ سے زیادہ ثواب ملے گا۔

مروی ہے کہ قیامت میں آدمی کے اعمال دیکھے جائیں گے۔ ان میں سب سے اول نماز ہو گی۔ اگر وہ پوری پائی جائے گی تو اس کے سارے اعمال پورے ہوں گے اور اگر اس میں کمی ہو گی تو تمام عمل اس کے نامنظور کئے جائیں گے۔

Marfat.com

شرائط نماز

نماز سے پہلے سات چیزیں ضروری ہیں جن کے بغیر نماز نہیں ہو سکتی۔

۱۔ بدن کا اس طرح پاک ہونا کہ جسم پر کوئی ظاہری نجاست جیسے پاخانہ پیشاب، خون وغیرہ نہ لگا ہو اور نہ کوئی شرعی نجاست ہو یعنی غسل فرض ہو ناپاکی کی وجہ سے یا وضو نہ کیا ہو۔

۲۔ کپڑوں کا پاک ہونا۔

۳۔ جس جگہ نماز پڑھی جائے وہ جگہ بھی پاک ہو۔

۴۔ ستر چھپانا۔ مرد کو ناف سے لے کر گھٹنوں تک ڈھکنا ضروری ہے۔ نماز میں بھی اور نماز کے علاوہ بھی۔ اور عورت کو دونوں ہاتھوں اور چہرہ کے سوا تمام بدن کا چھپانا فرض ہے جس میں سر کے بال بھی شامل ہیں۔

۵۔ وقت کا ہونا اگر وقت سے پہلے کوئی نماز پڑھی جائے گی تو نماز نہ ہوگی اور اگر وقت کے بعد پڑھی جائے گی تو قضا نماز ہوگی۔

۶۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

۷۔ نیت کرنا۔

چونکہ بغیر طہارت اور پاکی کے نماز نہیں ہو سکتی اس لئے طہارت کا پورے طور پر خیال رکھنا ضروری ہے۔

:

Marfat.com

طہارت

کوئی بات ایسی نہیں جس کی تعلیم حضورؐ اکرم نے نظر انداز فرمادی ہو۔ یہاں تک کہ پیشاب پاخانہ کا طریقہ بھی تعلیم فرما دیا گیا ہے کہ ہڈی سے استنجا نہ کیا جائے کہ یہ جنات کی غذا ہے۔ اور لید سے بھی استنجا نہ کریں یہ خود گندی چیز ہے۔ خواہ جنگل ہو یا مکان پیشاب پاخانہ کے لئے جب بیٹھیں تو قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہیں ہونی چاہیئے۔ نیز استنجا کرنے میں مٹی کے ڈھیلے اور پانی دونوں کا استعمال کرنا مستحب ہے۔ ارشاد باری ہے۔ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ اس میں ایسے لوگ بھی ہیں جو پاک صاف رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

جس وقت مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تو حضور اکرم نے قبا والوں سے فرمایا کہ وہ کونسی طہارت ہے جس پر اللہ تعالےٰ تمہاری تعریف فرماتا ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہم استنجے میں ڈھیلے اور پانی دونوں استعمال کرتے ہیں۔

اقسام نجاست

نجاست غلیظہ

شراب، آدمی کا پیشاب پاخانہ، منی، قے، خون، پیپ، لید، گوبر

ان سب کا نجاست غلیظہ میں شمار ہوتا ہے۔ اور جس جانور کا گوشت حرام ہوتا ہے اس کا پیشاب پاخانہ بھی نجاست غلیظہ ہے۔ جیسے گدھا۔ بلی چوہا وغیرہ۔ اور مرغی و بط کا پاخانہ بھی نجاست غلیظہ ہے۔ اگرچہ ان کا گوشت حلال ہے۔

نجاست خفیفہ

گھوڑے کا پیشاب اور جس جانور کا گوشت حلال ہے۔ اس کا پیشاب جیسے گائے بکری اونٹ وغیرہ اور ان چڑیوں کی بیٹ جن کا گوشت حرام ہے۔ جیسے باز وغیرہ نجاست خفیفہ میں داخل ہے۔ ان چڑیوں کی بیٹ جن کا گوشت حلال ہے پاک ہے۔ مگر جس بیٹ میں بدبو ہو وہ ناپاک ہے۔ جیسے مرغی و بط کی بیٹ۔ کبوتر، تیتر، مور، گوریا وغیرہ کی بیٹ پاک ہے۔

نجاست غلیظہ شرعی درم کے برابر اگر لگی ہو اور نماز پڑھ لی جائے تو معاف ہے اور اگر اس مقدار سے زیادہ ہے تو معاف نہیں۔ اس کو دھونا ضروری ہے۔ شرعی درم کا اندازہ ہتھیلی کی غار کے برابر ہے۔

نجاست خفیفہ کپڑے کے چوتھے حصہ سے کم تک معاف ہے اور جب کپڑا چوتھا حصہ پورا ناپاک ہو جائے تو معاف نہیں۔ پھر اس سے نماز درست نہ ہوگی۔

مچھلی کا خون ناپاک نہیں۔ اور گدھے اور خچر کا لعاب پاک چیز کو ناپاک نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ مشکوک ہے اور پاک چیز کی پاکی شک سے رفع نہیں

Marfat.com

ہوتی۔ اور پیشاب کرتے وقت جو سوئی کی نوک کی برابر چھینٹ پڑ جائے وہ کوئی چیز نہیں۔ جس کپڑے کا استر ناپاک ہو اس کے ابرے پر نماز درست ہے۔ اور جس کپڑے کا ایک کونہ ناپاک ہو اس کے دوسرے کنارے پر نماز درست ہے۔

جو نجاست تن دار نہ ہو یعنی خشک ہونے کے بعد اس کا نشان معلوم نہ دے جیسے شراب پیشاب وغیرہ، تو ایسی نجاست اگر بدن میں لگ جائے تو تین بار دھونا کافی ہے۔ اور اگر کپڑے میں لگی ہو تو تین بار دھو ڈالے اور ہر بار نچوڑے اور تیسری مرتبہ خوب اچھی طرح نچوڑے اور اگر کوئی چیز نچوڑنے کے قابل نہ ہو۔ جیسے چٹائی جازم دری وغیرہ تو اس کو دھو کر چھوڑ دیا جائے اتنی دیر تک کہ سب پانی ٹپک جائے، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو پھر دھوئے اور چھوڑ دے اسی طرح تین مرتبہ دھوئے اور چھوڑ دے تاکہ پانی ٹپک جایا کرے۔

پانی

وضو یا غسل پاک پانی سے ہوتا ہے۔ پانی سمندر کا ہو یا ندی کا تالاب کا یا کنویں کا یا بارش کا جب تک اس کا نام پانی ہے وہ پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے۔ اگر اس میں کوئی پاک چیز اس قدر مل جائے کہ اس کو پانی نہ کہا جائے جیسے شربت وغیرہ تو وہ خود تو پاک ہے مگر پاک کرنے والا

Marfat.com

نہیں۔ اس سے وضو یا غسل جائز نہیں۔ اور اگر پانی میں کوئی ناپاک چیز مل جائے جس سے اس کے رنگ بو مزے میں ذرا بھی فرق پیدا ہو جائے تو وہ پاک نہیں رہتا۔ بلکہ تھوڑا پانی بغیر رنگ و بو و مزے میں فرق آنے کے بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔ البتہ بہتا ہوا پانی یا بڑے حوض و تالاب کا پانی اس قدر کہ جس میں ایک طرف نجاست پڑنے سے دوسری طرف کوئی اثر نہ ہو پاک رہتا ہے۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں اگر خشکی کا کوئی جانور مر کر سڑ جائے یا تھوڑا پانی ہو اور کوئی ناپاک جانور یا درندہ اس میں منہ ڈال دے تو وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔

اگر کسی کنویں میں کوئی ناپاک چیز پڑ گئی یا کوئی جانور چھوٹا یا بڑا مر گیا اور پھول گیا یا ریزہ ریزہ ہو گیا، یا اس میں آدمی بکری یا کتا مر گیا تو ان سب صورتوں میں کنویں کا تمام پانی نکالا جائے گا۔ اور اگر کسی کنویں کا سب پانی نہ نکل سکے یا اس کا پانی ختم نہ ہوتا ہو تو اس صورت میں اس قدر پانی نکالیں کہ دو آدمی جن کو پانی کا اندازہ معلوم ہو وہ یقین کر لیں کہ پہلا پانی سب نکل گیا ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا اندازہ دو سو ڈول سے تین سو ڈول تک رکھا ہے۔ اتنا پانی نکالنے سے کنواں پاک ہو جاتا ہے۔

اگر کنویں میں کبوتر مرغی یا بلی مر جائے یا اس کی مانند اور کوئی جانور تو چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول تک نکالنے کا حکم ہے۔ اور اگر چوہا یا چڑیا یا اس کے مانند اور کوئی جانور مر جائے تو بیس ڈول سے تیس ڈول تک

Marfat.com

نکالنے کا حکم ہے۔ ایسی صورت میں جب کہ وہ پھٹا پھولا نہ ہو۔ اور اگر وہ پھول گیا یا ریزہ ریزہ ہو گیا تو اس صورت میں وہی دو سو سے تین سو ڈول تک یا کنویں کا سارا پانی نکالا جائے گا۔

مکھی بھڑیں مچھر مینڈک مچھلی یا ان کے مانند اور کسی چیز کے مر جانے سے جس کے بدن میں بہتا ہوا خون نہیں ہے کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔

کنواں نجاست کے گرنے کے وقت سے ناپاک ہوتا ہے۔ اگر اس کے گرنے کا وقت معلوم ہو۔ اور اگر گرنے کا وقت معلوم نہ ہو تو اس کا یہ مسئلہ ہے کہ مثلاً مرا ہوا چوہا یا کوئی دوسرا جانور کنویں سے نکلا تو اگر وہ ابھی پھولا نہیں ہے تو جس شخص نے اس پانی سے وضو یا غسل کیا ہو وہ ایک رات دن کی نماز دہرائے۔ اور اگر پھول گیا یا ریزہ ریزہ ہو گیا تو تین رات دن کی نماز دہرانی چاہیئے۔ یہ مسئلہ امام اعظمؒ کے نزدیک ہے۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک اسی وقت کی نماز دہرائے پہلی نماز دہرانے کی ضرورت نہیں۔ بہر حال پہلا مسئلہ احتیاط کی بنار پر ہے اور دوسرا حرج رفع ہونے کے لئے۔

غسل

انسان کے بدن سے پسینہ اور اس کے ساتھ ایک قسم کی گندگی نکلتی رہتی ہے۔ باہر سے بھی گرد و غبار اڑ کر جسم پر جمتا رہتا ہے۔ اس لئے جمعہ کے

Marfat.com

دن ضرور غسل کرنا چاہئے کیونکہ غسل سے جسم صاف ہو جاتا ہے۔ طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ آدمی بیماری سے محفوظ رہتا ہے۔ اور جمعہ، عید و بقرعید کو غسل کرنا سنت بھی ہے۔ کبھی کبھی جوان مرد وعورت کو ایک قسم کی ناپاکی لاحق ہو جاتی ہے۔ جس کو جنابت کہتے ہیں۔ یعنی خواب میں مادۂ تولید منی کا خارج ہو جانا جس کو احتلام کہتے ہیں یا جماع کرنے پر۔ اور عورتوں کو حیض و نفاس سے فارغ ہونے کے بعد غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ جب تک وہ غسل کر کے پاک نہ ہو جائیں ایسی حالت میں ان کو قرآن شریف کا چھونا یا نماز پڑھنا حرام ہے۔

غسل کا طریقہ

پہلے بسم اللہ پڑھ کر تین مرتبہ ہاتھ دھو کر استنجا کرے اور جہاں کہیں جسم پر نجاست ہو اس کو صاف کرے پھر وضو کرے مگر کلی کرنے میں اگر روزہ نہ ہو تو منہ کے اندر چاروں طرف پانی پھرا کر غرغرہ کرے اور ناک میں پانی بھی اوپر تک چڑھائے۔ وضو کے بعد سارے بدن پر پانی بہا کر اچھی طرح ملے کہ کوئی جگہ اور بدن کی سلوٹیں کہیں بال برابر بھی خشک نہ رہ جائیں اس طرح تین مرتبہ پانی بہانا چاہئے اول داہنے کندھے پر اوپر سے نیچے تک تین مرتبہ پانی ڈالے پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر نیچے تک پھر سر پر تین مرتبہ پانی ڈال کر آگے پیچھے سے ملنا چاہئے۔ اگر داڑھی ہو تو داڑھی اور سر کے بالوں میں خلال کرے انگلیوں سے اور بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچائے۔ عورتوں کی چوٹی کا کھولنا ضروری نہیں۔ مگر چوٹی اور بال جڑ تک تر ضرور ہونے چاہئیں

غسل میں اگر وضو کر لیا ہے تو دوبارہ نماز کے لئے وضو کرنے کی ضرورت نہیں اسی وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ غسل کے لئے غسل خانہ یا پردہ کی جگہ میں بھی تہمد وغیرہ باندھ کر غسل کرنا افضل ہے۔ اور برہنہ ہو کر نہانے میں بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ ننگے ہو کر بلا ضرورت بات نہیں کرنی چاہئے۔

احکام حیض و نفاس

جس طرح لڑکوں کو بالغ ہونے پر احتلام ہونے لگتا ہے اسی طرح جب لڑکی بالغ ہوتی ہے تو اس کو ہر مہینہ خون خارج ہونے لگتا ہے جس کو ماہواری کہتے ہیں۔

اس کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہیں عورت کو ان ایام میں نماز معاف ہے۔ اور روزے قضا کرنے پڑتے ہیں۔ ان ایام میں مرد کو جماع کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ حیض و نفاس والی عورتوں کو قرآن پڑھنا اور چھونا بھی نہ چاہئے۔ اگر جزدان یا کپڑے میں لپٹا ہوا تو چھونے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

اگر کسی عورت کا خون دس روز سے کم میں بند ہوا یعنی تین چار یا پانچ چھ یا سات آٹھ نو روز میں اور یہ مدت اس کی عادت سے کم ہے۔ مثلاً اس کی عادت تھی عصر کے وقت خون بند ہونے کی اور بند ہو گیا ظہر کے وقت تو ایسی صورت میں واجب ہے کہ اس کی عادت کے خلاف پہلے بند ہوا ہے اور اگر نماز کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تو غسل کر کے جلدی نماز پڑھ لے نماز فوت نہ کرے۔

Marfat.com

نفاس

نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کے رحم سے خارج ہوا کرتا ہے۔ اس کی کم مدت کی کوئی حد نہیں اور زیادہ سے زیادہ مدت چالیس روز ہیں۔

اگر کسی عورت کے بچہ پیدا ہوا۔ اور وہ دس روز یا زیادہ دن میں پاک ہوگئی اور ایسی ہی اس کی عادت تھی تو اس کو چاہیئے کہ غسل کر کے نماز شروع کر دے اور رمضان کا مہینہ ہو تو روزے بھی رکھے۔ چالیس دن گذرنے کا انتظار نہ کرے۔ اکثر عورتیں چالیس روز سے کم میں فارغ ہونے کی عادت رکھتی ہیں۔ مگر جب تک چالیس روز نہ ہو جائیں نماز نہیں پڑھتی ہیں۔ یہ سخت غلطی اور گناہ ہے۔

ماہواری اگر اپنی عادت کے دنوں سے کم زیادہ دن آئے یا نفاس عادت سے زیادہ آئے تو یہ عادت کے ایام سے جتنے دن زیادہ ہوگا وہ زیادہ دن استحاضہ میں شمار کئے جائیں گے۔

استحاضہ

استحاضہ بیماری ہے جس میں ماہواری کی طرح خون آتا ہے۔ ان ایام میں نماز پڑھنا روزہ رکھنا اور جماع کرنا سب جائز ہے۔ اگر حاملہ عورت خون دیکھے تو یہ بھی استحاضہ ہوگا۔ استحاضہ والی عورت یا جس شخص کے زخم ہو کر اس سے خون پیپ بہتا ہو یا پیشاب کے قطرے جاری رہتے ہوں یا نکسیر جاری رہتی ہو یا بے اختیار ریاح خارج ہوتے رہتے ہوں یا اور اسی قسم کا مرض ہو تو

Marfat.com

ان سب صورتوں میں یہ حکم ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور فرض ونفل جو چاہیں پڑھیں جب تک اس وقت کی نماز کا وقت باقی ہے۔ یہ وضو بھی باقی رہے گا۔ بشرطیکہ اور کوئی بات ایسی لاحق نہ ہو جو وضو کو توڑنے والی ہو۔ اور جب اس نماز کا وقت ختم ہو گیا اور دوسری نماز کا وقت آیا تو وضو ٹوٹ گیا۔ یعنی اس قسم کے مریض کو ہر وقت کی نماز کے لیئے نیا وضو کرنا ہوگا۔ اس وضو سے کئی وقت کی نماز نہیں پڑھ سکتا خواہ مرد ہو یا عورت۔

وضو

وضو نماز کے لیئے فرض ہے اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔ پانی کے ہر قطرے سے جو وضو کرنے میں اعضاء سے ٹپکتے ہیں گناہ دھلتے ہیں۔ حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ وضو میں دھلنے والے اعضاء قیامت کے دن سورج کی طرح چمکیں گے اور میں اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے۔ الطہور شطر الایمان" پاکی ایمان کا ایک حصہ ہے"

من توضا فا حسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہٖ" جس شخص نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا تو اس کی تمام خطائیں اس کے جسم سے نکل گئیں" حتی تخرج من تحت اظفارہٖ" یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل گئیں"

ایک اور دوسری حدیث میں ہے۔ کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے

اور کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے خطائیں نکل جاتی ہیں. اور جب ناک صاف کرتا ہے تو اس کی ناک سے گناہ باہر ہو جاتے ہیں. اور جب منہ دہوتا ہے تو چہرہ سے خطائیں دور ہو جاتی ہیں. یہاں تک کہ پلکوں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں. اور ہاتھ دھوتے وقت ہاتھوں سے قصور دور ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخونوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں. اور پاؤں دھوتے وقت دونوں پیروں کے ناخونوں کے نیچے تک کی خطائیں دور ہو جاتی ہیں. پھر اس کا مسجد کی طرف چلنا اور نماز پڑھنا ان کا ثواب علیحدہ ہوتا ہے.

وضو کے فرض.

وضو میں چار فرض ہیں. ۱. تمام منہ کا دھونا. ۲. دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا. ۳. سر کا مسح کرنا. ۴. دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا.

وضو کا مسنون طریقہ.

پاک پانی صاف لوٹے میں لے کر کسی اونچی جگہ پر بیٹھے تاکہ چھینٹیں اوپر نہ آئیں. پھر بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے. پھر تین مرتبہ کلی کرے مسواک ہو تو دانتوں کو بھی خوب صاف کرے پھر تین بار ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرے. پھر چہرہ یعنی پیشانی سے جہاں سے سر کے بال شروع ہوتے ہیں ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک تین بار دھوئے. اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھوئے. پہلے داہنا پھر بایاں ہاتھ اگر انگلی میں کوئی چھلا یا انگوٹھی

ہو تو اس کو بھی پھیرا ے تاکہ وہ جگہ خشک نہ رہے پھر دونوں ہاتھ پانی میں ترکر کے سر پر پھیر کر کان اور گردن پر مسح کرے اس کے بعد داہنا پیر ٹخنوں سمیت اور پھر بایاں پیر تین تین مرتبہ دھویا جائے۔ جب وضو سے فارغ ہو جائے تو پھر دعا پڑھے۔

دعا بعد وضو

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

"گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اقرار کرتا ہوں کہ بیشک محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کر دے اور پاک وصاف لوگوں میں سے۔ اے اللہ تو پاک ہے تیری حمد کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں۔ اور توبہ کرتا ہوں"۔

نیز خیال رکھنا چاہئے کہ وضو میں فضول پانی نہ بہایا جائے۔ اور کوئی عضو تین مرتبہ سے زیادہ نہ دھویا جائے۔ منہ یا ہاتھوں کا دھوون وضو کے پانی میں نہ گرے۔ وضو کا پانی کھڑے ہو کر پینا سنت ہے۔

Marfat.com

مسواک کی فضیلت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں۔ ان کو مسواک سے صاف کیا کرو۔

حضورؐ کا دوسرا ارشاد ہے کہ مسواک کے بعد کی نماز بغیر مسواک کی پچھتر نمازوں سے بہتر ہوتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا مسواک کرنا ضروری کر لو کیونکہ وہ منہ کو پاک کرتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ کا ارشاد ہے کہ مسواک حافظہ بڑھاتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے۔ مسواک پیلو کے درخت کی یا اور کسی درخت کی شاخ کی ہونی چاہیئے جو دانتوں کی زردی دور کرے اور ایک بالشت سے زیادہ بڑی نہ ہو، موٹی انگلی کے برابر ہو۔

اس کے پکڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک طرف نیچے کی چھنگلیا رکھو اور منہ کی طرف دوسرے رخ انگوٹھا اور باقی تین انگلیاں مسواک کے درمیان۔ مسواک اول اوپر کے دانتوں پر داہنی طرف ملتے ہوئے بائیں طرف لے جائیں پھر اسی طرح نیچے کے دانتوں پر ملیں، تالو اور زبان بھی صاف کریں۔

نواقض وضو

وضو توڑنے والی پانچ چیزیں ہیں۔ ۱۔ پیشاب یا پاخانہ یا ان راستوں

Marfat.com

سے کسی چیز کا خارج ہونا۔ ۲۔ بدن کے کسی حصّے سے خون یا پیپ کا بہنا۔ ۳۔ منہ بھر قے کرنا۔ ۴۔ لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔ ۵۔ بے ہوش ہو جانا۔

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہی چیزیں تیمم کو بھی توڑنے والی ہیں۔ اور جو تیمم پانی کے نہ ملنے کی وجہ سے کیا گیا ہو وہ تیمم پانی دستیاب ہو جانے پر ٹوٹ جائے گا۔ ایک وضو سے اگر وضو نہ ٹوٹے تو کئی وقت کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مگر ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا زیادہ ثواب ہے۔ بے وضو نماز پڑھنا حرام ہے۔ مگر درود شریف پڑھنا حفظ قرآن شریف پڑھنا یا سامنے رکھ کر بغیر ہاتھ لگائے پڑھنا جائز ہے۔

تیمم

جب پانی دستیاب نہ ہو یا اس قدر دور ہو کہ وہاں تک پہنچنے میں نماز کا وقت نکل جائے گا یا پانی تو قریب ہو مگر دشمن یا درندے وغیرہ کا ڈر ہو، یا پانی پاس ہو مگر اپنے جانور کے پیاس کی وجہ سے مرنے کا اندیشہ ہو، یا کنواں ہے مگر پانی نکالنے کا سامان موجود نہ ہو یا پانی کے استعمال سے مرض بڑھ جانے کا خوف ہو یا شدت سردی سے بیمار ہو جانے کا قوی امکان ہو یا پانی قیمت سے ملتا ہو اور قیمت دینے کی گنجائش نہ ہو یا نماز جنازہ فوت ہوتے وقت غیر ولی کو اور عیدین کی نماز فوت ہوتے وقت نمازی بجائے غسل و وضو کے تیمم کر سکتا ہے۔ ایسی ہی ضرورت پر عورتوں کو

Marfat.com

بھی ایام ماہواری اور نفاس کے بعد تیمم کرنا طہارت کا سبب ہو سکتا ہے۔ اکثر عورتیں کسی واقعی عذر پر بسمت یا اس کے رفع ہونے کا غسل میں انتظار کرتی رہتی ہیں۔ اور نماز نہیں پڑھتی ہیں۔ یہ سخت غلطی ہے۔

تیمم کا طریقہ

جب وضو کے لئے تیمم کرے تو یہ نیت کرے۔ نیت کرتا ہوں میں ناپاکی دور کرنے اور اللہ سے نزدیک ہونے کی پھر اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر چہرے پر مل لے اس طرح کہ جو حصہ وضو میں دھویا جاتا ہے۔ اس سب پر ہاتھ پھر جائے۔ اگر داڑھی ہو تو انگلیوں سے خلال بھی کرے۔

پھر دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت پھیرے اس طرح پہلے بائیں ہاتھ کی وسطی خنصر بنصر اور تھوڑی سی ہتھیلی سے داہنے ہاتھ کی پیٹھ کو ان تین انگلیوں کے سرے سے کہنیوں تک مسح کرے پھر داہنے ہاتھ کی پیٹھ کو انگشت شہادت اور انگوٹھے سے مسح کرے انگوٹھے کے سر تک اور اسی طرح داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے اور انگلیوں میں خلال کرے۔

جب غسل کی ضرورت رفع کرنے کے لئے تیمم کرے تو نیت میں جنابت کا لفظ کہے یعنی غسل کی نیت سے تیمم کرنا چاہئے اور اگر وضو و غسل دونوں کی نیت سے تیمم کرے تو دونوں کے واسطے ایک مرتبہ تیمم کافی ہے جو چیزیں وضو کو توڑنے والی ہیں ان سے ہی تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اور جو تیمم پانی نہ ملنے کی وجہ سے کیا جائے گا۔ وہ پانی مل جانے پر ٹوٹ جائے گا۔

Marfat.com

اگر یہ شبہ ہو کہ قریب میں کہیں پانی مل جائے گا تو اس شکل میں تین چار سو گز کے فاصلہ تک پانی تلاش کرے۔ اگر عذر قائم رہے تو ایک تیمم سے کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے۔ البتہ نمازِ جنازہ کے لئے جو تیمم ہوتا ہے اس سے فرض نماز نہ ہو گی۔

تیمم پاک مٹی، خاک ریتہ ہڑتال گچ چونہ جو چیز زمین کی قسم سے ہو سب سے جائز ہے۔ گیہوں اور جو کے ڈھیر جس پر گرد مٹی ہو اس پر بھی تیمم کیا جا سکتا ہے یا کپڑا گرد آلود ہو تو اس پر بھی جائز ہے۔

مسح

جس طرح تیمم جائز ہے اسی طرح ضرورت اور معذوری کے وقت مسح بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی عضو میں کوئی زخم ہے اور اس پر پٹی بندھی ہوئی ہے یا پھایہ لگا ہوا ہو جس کے کھولنے یا ہٹانے سے تکلیف ہوتی ہو یا اس پر پانی لگنا نقصان کا سبب ہو تو اس پر صرف ہاتھ تر کر کے مسح کیا جا سکتا ہے۔

اگر پیروں میں چمڑے کے موزے پہنے ہوئے ہے۔ اور ان کو وضو کی حالت میں پہنا ہو تو پھر وضو کرتے وقت ان پر مسح کر لینا کافی ہے۔ مقیم آدمی ایک رات دن تک مسح کر سکتا ہے۔ اور مسافر تین رات دن تک۔ اس کے بعد موزے اتار کر وضو میں پیر دھو کر پھر موزے پہن لے اور اتنی ہی مدت تک بجائے پیر دھونے کے پھر موزوں پر مسح کرتا رہے۔ مثلاً کسی

Marfat.com

شخص نے صبح کی نماز کے وقت وضو کر کے موزے پہن لئے تو اس کو دوسرے دن صبح کی نماز کے وقت پھر وضو میں پیر دھو کر موزے پہننے پڑیں گے اس کے بعد پیر دھونے کی ضرورت نہیں۔ صرف موزوں پر مسح کر لینا کافی ہو گا۔

اذان

۶۲۲ء میں اذان کی ابتدا ہوئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب مدینہ پہنچ کر قبا میں قیام فرمایا اور حضور اکرمؐ بھی وہاں تشریف لے آئے تو مسلمانوں کی وہاں دن بدن ترقی ہونے لگی اور حضور کو خیال پیدا ہوا کہ اذان یعنی نماز کے اعلان کا کوئی طریقہ ہونا چاہیئے۔ صحابہ کرام نے مختلف تجویزیں پیش کیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ ایک آدمی اذان دیا کرے۔ چنانچہ اسی پر فیصلہ ہو گیا۔ آج تمام دنیائے اسلام میں دن میں پانچ مرتبہ جو اذان دی جاتی ہے وہ آپ ہی کی تجویز ہے۔

اذان جمعہ

روزانہ فرض نمازوں کے لئے پانچ مرتبہ اذان دی جاتی ہے۔ لیکن جمعہ کے دن جمعہ کی نماز میں دو اذانیں ہوتی ہیں۔ یہ دوسری اذان جو خطبہ کی اذان کہی جاتی ہے۔ اس کی ابتدا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمائی تھی۔ جب مدینہ کی آبادی مسلمانوں کی کثرت سے بہت وسیع ہو گئی تو جمعہ کے

Marfat.com

دن ایک اذان کافی نہ ہوتی تھی۔ اس لئے آپ نے ایک اور موذن مقرر فرما دیا تھا کہ مقام زوراء میں دوسری اذان دیا کرے۔ جب سے یہ دوسری اذان رائج ہوئی۔

کلماتِ اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۴ مرتبہ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ ۲ مرتبہ

اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۲ مرتبہ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ۲ مرتبہ داہنی طرف منہ پھیر کر۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح ۲ مرتبہ بائیں طرف منہ پھیر کر۔

نماز کے لئے آؤ۔ نجات کے لئے آؤ۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ۔

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم (نماز نیند سے بہتر ہے۔) دو مرتبہ مزید کہا جاتا ہے۔

تمام اذان بلند آواز سے ٹھہر ٹھہر کر کہنی چاہئے اور اقامت اس سے نصف آواز میں کسی قدر تیزی کے ساتھ کہی جاتی ہے۔

جو شخص اذان سنے اس کو جواب میں وہی کلمات دہرانے چاہئیں جو موذن کہتا ہے۔ مگر جس وقت موذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو اذان سننے والا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (گناہوں سے پھرنا

Marfat.com

(عبادت کی طاقت اللہ کی مدد کے بغیر نہیں ہے) کہے اور صبح کی اذان
(اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ) کو صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا چاہیئے۔

اذان کی دُعا

جب اذان ختم ہو جائے تو ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا پڑھنی چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِالْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِالَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ " اے اللہ اس اعلان کامل اور نماز مستقیم کے مالک محمدؐ کو مقام وسیلہ فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما اور برپا کرنا آپ کو مقام محمود میں جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور قیامت کے دن ہم کو ان کی شفاعت نصیب فرما کیونکہ تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔"

مسجد کے علاوہ اگر کسی دوسری جگہ بھی باجماعت نماز پڑھی جائے تب بھی اذان اور اقامت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیئے۔ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جنگل میں نماز پڑھے ایک فرشتہ اس کے داہنے اور بائیں نماز پڑھتا ہے اور اگر وہ اذان اور تکبیر کہہ کر نماز پڑھے تو اس کے پیچھے پہاڑوں کے برابر فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔

اقامت

جب نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوتی ہے اس وقت اقامت

Marfat.com

کہی جاتی ہے۔ اس کے کلمات بھی وہی ہیں جو اذان کے ہیں مگر اس میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰة۔ (نماز کھڑی ہو چکی ہے) دو مرتبہ کہا جاتا ہے۔ اس جملہ کو سن کر نمازیوں کو اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰاتُ وَالْاَرْض۔ کہنا چاہیے۔ نماز عیدین میں اذان اور اقامت نہیں ہے۔

مؤذن کے فضائل

اذان دینے والے کو بہت بڑا ثواب ملتا ہے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا قیامت کے روز تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر کھڑے ہوں گے نہ ان کو حساب کا خوف ہوگا نہ کسی قسم کی دہشت یہاں تک کہ اس مصیبت سے نجات ہوگی جس میں لوگ مبتلا ہوں گے۔ ایک وہ شخص جس نے محض اللہ تعالٰے کی رضامندی کے لئے قرآن پاک پڑھا ہوگا لوگوں کی امامت کی ہوگی اور وہ اس سے خوش رہے ہوں گے۔ دوسرا وہ شخص جس نے مسجد میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اذان کہی اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا ہوگا۔ تیسرا وہ شخص جو دنیا میں کسی کی غلامی میں مبتلا ہو گیا ہو اور عمل آخرت سے باز نہ رہا ہو۔

بخاری شریف میں ابو سعید رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا مؤذن کی آواز جن وانس اور جو چیز سنے گی وہ قیامت کے روز

ں کی گواہی دے گی اور قیامت میں اس کا سر دوسروں سے بلند ہو گا

مسجد اور نماز کی جگہ کی فضیلت

حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ مسجد کے ہمسایہ کی نماز بغیر مسجد میں پڑھے ال نہیں ہوتی اور فرمایا کہ فرشتے رحمت بھیجتے رہتے ہیں جب تک کہ نمازی پنی نماز پڑھنے کی جگہ پر رہتا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو زمین یں سے اس کے نماز پڑھنے کی جگہ اور آسمان سے اس کے عمل چڑھنے کی جگہ اس پر روتی ہے۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔ کہ زمین اس پر چالیس روز روتی ہے۔

عطا خراسانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو آدمی کسی زمین پر سجدہ کرتا ہے تو اس زمین کا حصہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گا۔ اور جس دن وہ مرے گا تو روئے گا۔

انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس زمین پر خدا کا ذکر کیا جاتا ہے یا نماز پڑھی جاتی ہے وہ زمین کا ٹکڑا اپنے گرد کے ٹکڑوں پر فخر کرتا ہے اور ذکر الٰہی کی بشارت زمین کے ساتوں درجوں کی انتہا تک پہنچاتا ہے۔ اور جو بندہ کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے اس کے لئے زمین آراستہ ہوتی ہے۔

مسجد میں جاکر لغو اور فضول باتیں کرنے سے احتیاط چاہئے مسجد

محض اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر کے لئے ہے جب تک نماز
مسجد میں رہے تسبیح و تہلیل اور نیک باتوں میں مصروف رہنا چاہیے۔
حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ آخر زمانہ میں میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے
ہوں گے کہ وہ مسجدوں میں حلقہ بنا کر بیٹھیں گے ان کا ذکر و شغل دنیا اور دنیا
کی محبت ہو گی۔ تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے
کچھ مطلب نہیں۔ حضرت سعید بن مسیبؓ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسجد میں
بیٹھتا ہے وہ اپنے رب سے ہم نشینی کرتا ہے۔ لہذا اس کے حق میں
مناسب یہی ہے کہ بجز خیر اور اچھائی و ذکر الٰہی کے کوئی دوسرا تذکرہ مسجد
میں نہ کرے۔

نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسجد میں چراغ جلاتا ہے
جب تک اس کی روشنی رہتی ہے اس وقت تک فرشتے اور عرش کے
اٹھانے والے اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

اوقاتِ نماز

فجر۔

پو پھٹنے کے بعد سے فجر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے۔ اور
طلوع آفتاب سے پہلے تک رہتا ہے۔

ظہر۔

سورج ڈھلنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور جب ہر چیز کا سایہ

Marfat.com

اصلی سایہ کو چھوڑ کر اس کے برابر یا زیادہ سے زیادہ اس سے دوگنا ہو جائے تو ختم ہو جاتا ہے۔

عصر۔

جب ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اور آفتاب کے غروب ہونے تک رہتا ہے۔ مگر جب دھوپ میں زردی پیدا ہو جائے اور آفتاب پر نظر جمنے لگے تو عصر کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے۔

مغرب۔

غروب آفتاب کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور شام کی سُرخی مٹنے تک رہتا ہے۔

عشاء۔

شفق غائب ہونے کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ اور تہائی رات تک عشاء کا بہت اچھا وقت ہے۔ اور آدھی رات کے بعد صبح صادق کے نمودار ہونے تک عشاء کا وقت تو باقی رہتا ہے۔ مگر مکروہ ہو جاتا ہے۔ ہر نماز کو اول وقت پڑھنا افضل ہے۔ مگر عشاء میں دیر کرنا بہتر ہے ٹھیک دوپہر کو اور طلوع و غروب آفتاب کے وقت کوئی نماز پڑھنی جائز نہیں۔

جمعہ۔

یہ نماز ظہر کے وقت پڑھی جاتی ہے یہی اس کا وقت ہے۔

عیدین۔

ان نمازوں کا وقت آفتاب کے ایک نیزہ بلند ہونے کے بعد سے

Marfat.com

شروع ہو کر دوپہر تک رہتا ہے۔ مگر عید الفطر میں کسی قدر دیر کرنی چاہئے تاکہ لوگ کچھ کھا پی سکیں۔ اور عید الاضحیٰ میں جلدی کرنا بہتر ہے۔ تاکہ قربانیاں سویرے کی جا سکیں۔

تعداد رکعات

ہر مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔ صرف نابالغ اور دیوانوں پر فرض نہیں۔ مگر بچوں کو سات سال کی عمر سے نماز کی عادت ڈلوانی چاہئے۔ اگر دس سال کے ہو جائیں اور نماز نہ پڑھیں تو ان پر سختی کرنی چاہئے تاکہ نماز کے عادی ہو جائیں۔

فجر کی نماز کی چار رکعتیں ہیں۔ پہلے دو رکعت سنت موکدہ پھر دو فرض پڑھے جاتے ہیں۔ اس کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نفل یا سنت پڑھنی جائز نہیں۔

ظہر کی نماز میں اول چار رکعت سنت موکدہ۔ پھر چار رکعت فرض۔ پھر دو رکعت سنت موکدہ پھر دو نفل، کل بارہ ۱۲ رکعات ہیں۔

عصر کی نماز میں اول چار رکعت سنت غیر موکدہ۔ پھر چار رکعات فرض۔

مغرب کی نماز میں اول تین رکعت فرض۔ پھر دو رکعت سنت موکدہ پھر دو نفل۔

عشاء کی نماز میں اول چار رکعت سنت غیر موکدہ۔ پھر چار رکعت فرض

Marfat.com

پھر دو رکعت سنت موکدہ۔ پھر دو نفل۔ پھر تین رکعت وتر واجب۔ پھر دو نفل۔

اگر کسی کے بالغ ہونے کے بعد سے نمازیں چھوٹ گئی ہوں تو جس قدر نمازیں چھوٹی ہوں ان کا حساب کر کے پورا کرے اور ہر وقت کے فرض اور وتر پڑھ لئے جائیں۔ سنتیں اور نفل پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

ارکانِ نماز

نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں۔ ان میں سے اگر ایک چیز بھی چھوٹ جائے گی تو نماز نہیں ہو گی۔

۱۔ تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھنا۔ اس تکبیر کو تحریمہ اس بنا پر کہا جاتا ہے کہ اس کے بعد تمام وہ باتیں جو نماز کے خلاف ہیں حرام ہو جاتی ہیں۔

۲۔ قیام یعنی کھڑا ہونا۔

۳۔ قرآن پاک پڑھنا۔

۴۔ رکوع کرنا۔

۵۔ سجدہ کرنا۔

۶۔ قعدہ یعنی نماز کے آخر میں التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھنا۔

واجباتِ نماز

واجب کے چھوٹ جانے سے بھی نماز نہیں ہوتی اور سجدہ سہو لازم آتا

Marfat.com

ہے۔ نماز میں جو چیزیں واجب ہیں وہ چودہ ۱۴ ہیں۔

۱۔ پوری الحمد کا پڑھنا۔ ۲۔ الحمد کے بعد دوسری سورت ملانا۔ ۳۔ رکوع اور سجدے میں وقفہ دینا۔ ۴۔ رکوع کر کے سیدھا کھڑا ہونا پھر سجدہ میں جانا۔ ۵۔ ایک سجدہ کر کے بیٹھنا پھر دوسرا سجدہ کرنا۔ ۶۔ تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھنا۔ ۷۔ دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا۔ ۸۔ قرأت کے وقت امام کا آواز سے پڑھنا اور آہستگی کے وقت آہستہ۔ ۹۔ نماز کو السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہہ کر ختم کرنا۔ ۱۰۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔ ۱۱۔ عیدین کی نماز میں چھ تکبیریں زائد کہنا۔ ۱۲۔ چار رکعت والے فرض نماز میں پہلی دونوں رکعتوں میں الحمد کے ساتھ دوسری سورت ملانا اور آخر کی دونوں رکعتوں میں صرف الحمد پڑھنا۔ ۱۳۔ نماز کی ترتیب کا خیال رکھنا۔ ۱۴۔ نماز میں واجب کی ترتیب کا خیال رکھنا۔

سجدۂ سہو

جب نماز میں کوئی واجب چھوٹ جائے یا ایسی بھول ہو جائے جس سے ترتیب نماز میں فرق آجائے یا سری نمازیں قرأت سے پڑھے یا جہری نماز میں امام قرأت نہ کرے یا شبہ پڑ جائے کہ کتنی نمازیں پڑھیں اور کتنی باقی ہیں یا دوسری رکعت کا قعدہ چھوٹ جائے یا عیدین کی نماز میں زائد تکبیریں بھول جائے تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو کرنا پڑھتا ہے۔

Marfat.com

سجدۂ سہو کا طریقہ

سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخر قعدہ میں التحیات پڑھ کر داہنی طرف سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے پھر دوبارہ التحیات اور درود شریف پڑھ کر سلام پھیر کر نماز ختم کرے۔ امام کے ساتھ مقتدی کو بھی سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے اگرچہ وہ سہو کے وقت جماعت میں شریک نہ ہوا ہو۔ اگر نماز میں امام سے کچھ بھول ہونے لگے تو مقتدی کو چاہئے کہ پیچھے سے سبحان اللہ کہہ دے تاکہ وہ آگاہ ہو کر غلطی سے بچ جائے۔

مفسداتِ نماز

نماز میں نہایت ادب و عاجزی سے کھڑا ہونا چاہئے ادھر اُدھر نہ دیکھے اللہ تعالٰے کی طرف ہی دھیان رکھے اور یہ خیال کرے کہ میں اس کے حضور میں کھڑا ہوا ہوں اور وہ مجھ کو دیکھ رہا ہے۔

اگر نماز میں کسی سے بولنے لگا یا زور سے قہقہہ مار کر ہنس دیا یا ستر کھول دیا یا کوئی ایسا کام کرنے لگا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔ یا وضو یا تیمم ٹوٹ گیا تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی اور دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

Marfat.com

نماز پڑھنے کا طریقہ

جس وقت نماز پڑھنی ہو اور جو نماز فرض، سنت، نفل وغیرہ پڑھنے ہوں ان کی نیت کرے۔ مثلاً فجر کی نماز کی یوں نیت کرے۔

نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز فرض وقت فجر کا اللہ تعالےٰ کے واسطے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف۔ اور اگر امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھے تو یہ الفاظ بھی کہے کہ پیچھے اس امام کے۔

یہ نیت کر کے قبلہ کی طرف کھڑا ہو کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور تکبیر تحریمہ "اللہ اکبر" کہہ کر اس طریقہ پہ ناف پر ہاتھ باندھ لے کہ داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ نیچے رہے۔

مگر لڑکیاں اور عورتیں سینہ پہ ہاتھ باندھیں اور تکبیر کہتے وقت بجائے کان کی لو کے کندھے تک ہاتھ اٹھائیں۔ ہاتھ باندھ کر پھر ثناء پڑھیں۔

ثناء

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ "تو پاک ہے اے میرے اللہ اور تیری تعریف کرتا ہوں اور تیرا نام برکت والا ہے۔ اور بلند ہے۔ تیری شان اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ

Marfat.com

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ کہہ کر سورۂ الحمد پڑھیں اس کے بعد کوئی اور سورت یا قرآن شریف کی تین آتیں یا ایک بڑی آیت جو یاد ہو پڑھیں۔ اس کو قرأت اور کھڑے ہونے کو قیام کہتے ہیں۔

پھر اللہُ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر تین، پانچ یا سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ (میرا رب پاک ہے) پڑھیں۔ پھر سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (سن لی اللہ نے جس نے اس کی تعریف کی) کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہاتھوں کو نیچے لٹکا ہوا چھوڑ دیں۔ اور کہیں رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ (ہمارے رب تیرے لئے تعریف ہے) اس کا نام قومہ ہے۔

پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلے جائیں اول دونوں گھٹنے زمین پر رکھیں پھر دونوں ہاتھ پھر ناک اور پیشانی زمین پر رکھیں۔ اپنے منہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر قبلہ کی طرف پھیلی ہوئی رکھیں۔ پیٹ کو ران سے الگ رکھا جائے اور کہنیاں بھی پیٹ اور زمین سے اونچی رہیں۔

مگر عورتوں کو مردوں کے خلاف پیٹ بازو اور رانوں کو ملا کر سجدہ کرنا چاہئے۔

سجدہ میں جا کر تین۔ پانچ یا سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (پاک ہے میرا رب جو سب سے بالاتر ہے) کہنا چاہئے۔

پھر اَللہُ اَکْبَر کہہ کر بایاں پیر بچھا کر اس پہ بیٹھ جاو اور دایاں پیر اس

Marfat.com

طرح رہے کہ اس کی انگلیاں قبلہ رخ مڑی ہوئی ہوں اور دونوں ہاتھوں کو زانوؤں پر گھٹنے کے پاس رکھو۔ بیٹھنے کے بعد اطمینان سے پھر دوسرا سجدہ اسی طرح کرو اور وہی کلمات پڑھو۔

عورتوں کو سجدہ کے بعد دونوں پیر داہنی طرف نکال کر بیٹھنا چاہیئے اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑے ہو جائیں یہ ایک رکعت ختم ہو گئی۔

اسی طرح دوسری رکعت ادا کریں۔ اب دوسری رکعت میں صرف الحمد اور کوئی دوسری سورت یا تین آیتیں پڑھ کر رکوع و سجدہ کر کے بیٹھ جائیں اس دوسری رکعت میں ثناء پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اس کا نام قعدہ ہے بیٹھ کر التحیات پڑھیں۔

التحیات۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

"تمام تعریف اور عبادت اللہ کے لئے ہے۔ اے نبی تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں"

التحیات پڑھنے میں اشہدان لاالہ الا اللہ پر داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرنا چاہیئے پس اگر دو ہی رکعت نماز پڑھنی ہے تو دوسری

Marfat.com

رکعت میں بیٹھ کر صرف التحیات و درود شریف پڑھ کر سلام پھیر دیں۔ اول داہنی طرف سلام پھیریں پھر بائیں طرف۔ اور قوم و فرشتوں پر سلام کا خیال کریں۔

اگر تین یا چار رکعت نماز پڑھنی ہے تو دوسری رکعت میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جائیں۔ اب اگر یہ تیسری رکعت ہی پوری کرنی ہے، جیسے مغرب کے فرض، تو تیسری رکعت میں کھڑے ہو کر صرف الحمد پڑھ کر رکوع و سجدہ کر کے التحیات و درود شریف پڑھ کر سلام پھیر دیں۔ اور اگر چار رکعت فرض پوری کرنی ہے تو تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف الحمد پڑھ کر رکوع و سجدہ کر کے چوتھی رکعت میں التحیات اور درود شریف پڑھ کر سلام پھیریں۔

صرف فرض نمازوں میں اول دو رکعتوں میں الحمد کے بعد کوئی دوسری سورت پڑھی جاتی ہے۔ اور آخر کی دو رکعتیں خالی پڑھی جاتی ہیں۔ یعنی ان میں الحمد کے بعد کوئی اور سورت نہیں پڑھی جاتی صرف الحمد ہی پڑھ کر رکوع و سجدہ کیا جاتا ہے۔

دوسری نفل و سنت نمازوں میں چاروں رکعتوں میں الحمد کے بعد کوئی دوسری سورت پڑھ کر چاروں رکعتیں پوری کی جاتی ہیں۔ التحیات کے بعد درود شریف پڑھا جاتا ہے

درود شریف۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ "اے میرے اللہ تو محمد اور ان کی اولاد پر رحمت بھیج۔ جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت بھیجی۔ بیشک تو خوبی اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ تو محمد اور آل محمد پہ برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں۔ بیشک تو خوبی اور بزرگی والا ہے۔"

درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ "اے ہمارے پروردگار دنیا و آخرت میں ہم کو نیکی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔"

نماز ختم کرنے کے بعد یہ دعا مانگیں۔

نماز کے بعد کی دُعا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ "اے اللہ تو ہی سلامت ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے۔ ہم کو اور تیری طرف رجوع ہے سلامتی۔ زندہ رکھ اے رب ہم کو سلامتی کے ساتھ اور داخل کر ہم کو سلامتی کے گھر میں برکت والا ہے تو اے بزرگی و بخشش والے۔

اگر وتر پڑھنے ہوں تو تیسری رکعت میں الحمد کے بعد کوئی اور سورت پڑھیں پھر اللہ اکبر کہہ کر کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھیں۔ اس کے بعد تکبیر کہہ کر رکوع و سجدہ کر کے التحیات درود پڑھ کر سلام پھیریں۔

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ۔ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ۔ " اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں۔ اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں۔ اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور تیری تعریف کرتے ہیں بھلائی سے اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم اس سے الگ ہوتے ہیں۔ اور چھوڑتے ہیں جو تیری نافرمانی کرے یا اللہ تیرے ہی لئے ہماری عبادت ہے۔ اور تیرے ہی لئے ہماری نماز ہے۔ تجھی کو ہم سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف تمام کوشش اور دوڑ دھوپ کرتے ہیں۔ اور تیری خدمت میں ہم حاضر ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔"

یہ نماز کا طریقہ منفرد یعنی تنہا پڑھنے والے کے لئے ہے۔ اور اگر کوئی

Marfat.com

شخص امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھے تو وہ قیام میں صرف ثنا پڑھے یعنی نیت باندھنے کے بعد سبحانک اللہم پڑھے۔ اعوذ۔ بسم اللہ۔ الحمد اور کوئی دوسری سورت کچھ نہ پڑھے چپ کھڑا رہے۔ البتہ فجر، مغرب اور عشاء کی نماز میں جب امام الحمد ختم کرے تو مقتدی آہستہ سے آمین کہے اس کے بعد امام کے رکوع قومہ سجدہ جلسہ میں اتباع کرے۔ امام سے پہلے نہ رکوع و سجدے میں جائے نہ اس سے پہلے سجدے سے سر اٹھائے۔

جماعت کی نماز میں رکوع سے اٹھتے وقت امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہے۔ اور مقتدیوں کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد۔ کہنا چاہئے۔
اگر تنہا نماز پڑھے تو سلام پھیرتے وقت صرف فرشتوں پر خیال کیا جائے اور جماعت کے ساتھ قوم کو بھی اس خیال میں شامل کر لیا جائے۔

نماز کے بعد کا وظیفہ

ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی۔ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ۔ ۳۳ مرتبہ الحمدللہ۔ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کریں۔ اس کو تسبیح فاطمہ کہتے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے اپنی صاحبزادی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو تعلیم فرمائی تھی جس کا پڑھنا بہت ثواب ہے۔
اس کے علاوہ فجر کی نماز کے بعد سورۃ یٰسین۔ ظہر کے بعد انا فتحنا۔ عصر

Marfat.com

کے بعد عم یتیسالون۔ مغرب کے بعد سورہ واقعہ۔ عشا کے بعد الم تنزیل السجدہ۔ ممکن ہو تو سورہ تبارک اور سورہ یٰسین کا اضافہ کرے۔

جمعہ کے دن درود شریف اور سورہ کہف کا پڑھنا بہت بڑا ثواب ہے۔ رزق کی زیادتی ہوتی ہے۔ اور دینی و دنیوی مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔

جماعت

جماعت سنت موکدہ ہے۔ اور اس کے بہت سے فضایل اور خوبیاں ہیں۔

بخاری شریف میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تنہا نماز سے جماعت کی نماز کا ستائیس درجہ زیادہ ثواب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے کچھ لوگوں کو بعض نمازوں میں نہ پایا تو فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ کسی شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور خود ان لوگوں کو تلاش کروں جو نماز میں نہیں آتے اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

ایک دوسری حدیث ہے۔ کہ قیامت کے دن کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ ان کے چہرے روشن ستاروں کی طرح ہوں گے۔ فرشتے ان سے کہیں گے کہ تمہارے کیا اعمال تھے۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم جب اذان سنتے تھے تو طہارت کو کھڑے ہو جاتے تھے۔ پھر کوئی دوسرا کام نہ کرتے

Marfat.com

تھے یعنی جماعت ترک نہ ہوتی تھی۔

پھر ایک دوسری جماعت ہوگی کہ ان کے چہرے چاند جیسے ہوں گے وہ فرشتوں کے سوال کے بعد کہیں گے کہ ہم وقت سے پہلے وضو کیا کرتے تھے۔ پھر کچھ لوگ ہوں گے کہ ان کے چہرے آفتاب جیسے ہوں گے۔ وہ کہیں گے کہ ہم اذان مسجد میں ہی سنا کرتے تھے۔

قرآنِ پاک میں باجماعت نماز پڑھنے کا حکم ہے جس کی پابندی ضروری ہے۔ جو شخص ایک وقت کی نماز جماعت سے پڑھ کر دوسرے وقت کی جماعت کا منتظر رہتا ہے۔ اس کا تمام درمیانی وقت بھی عبادت میں شمار کیا جاتا ہے۔ جو شخص عشا کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے گویا اس نے آدھی رات تک عبادت کی اور جس نے فجر کی نماز بھی جماعت سے پڑھ لی اس نے گویا تمام رات عبادت میں گذاری۔

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ۔ (جھکو جھکنے والوں کے ساتھ) پس بندوں کا فرض ہے۔ کہ اس کے حکم کی تعمیل کریں۔

حضورِ اکرم ہمیشہ فرض نمازیں جماعت سے ادا فرماتے تھے۔ نماز کا مسجد میں جماعت سے پڑھنا گھر میں پڑھنے سے بدرجہا بہتر و افضل ہے۔ البتہ سنت و نفل نمازوں کا پڑھنا گھر میں درست و بہتر ہے۔

جماعت کا طریقہ

جماعت مسجد کے علاوہ دوسری جگہ بھی ہو سکتی ہے۔ جماعت کی نماز میں ایک شخص صفوں کے آگے کھڑا ہوتا ہے۔ اس کو امام کہتے ہیں۔ اور

Marfat.com

جو لوگ پیچھے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کو مقتدی کہتے ہیں۔

مقتدیوں کو چاہئے کہ صفیں سیدھی رکھیں کوئی آدمی آگے پیچھے نہ ہو سب پاؤں سے پاؤں ملا کر برابر کھڑے ہوں اور سوائے قرأت کے جو کچھ امام کرتا جائے وہ بھی اس کے ساتھ ساتھ کرتے جائیں اور جو دعائیں اور تسبیحیں نماز میں پڑھی جاتی ہیں وہ آہستہ آہستہ پڑھتے جائیں۔

اگر جماعت میں دو ہی آدمی ہوں تو ساتھ مل کر کھڑے ہوں۔ امام بائیں طرف اور مقتدی داہنی طرف ذرا پیچھے کو کھڑا ہو۔ اور اگر کوئی تیسرا شخص جماعت میں آکر مل جائے تو شامل ہونے والے کو چاہئے کہ پہلے مقتدی کو پیچھے کھینچ کر اس کے ساتھ کھڑا ہو کر صف بنالے اور اگر پیچھے جگہ نہ ہو تو امام کے بائیں طرف کھڑا ہو جائے یا امام اگر موقعہ دیکھے تو دو تین قدم آگے بڑھ جائے۔

بوڑھی عورتیں بھی جماعت میں آکر شریک ہو سکتی ہیں۔ مگر ان کی صف سب سے آخر میں ہونی چاہئے۔ سب سے پہلی صف مردوں کی ہو اس کے بعد لڑکوں کی۔ پھر عورتیں کھڑی ہوں۔ نمازی قریب قریب کھڑے ہوں درمیان میں جگہ نہیں چھوڑنی چاہئے۔

جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد جو لوگ آئیں وہ نماز میں شامل ہوتے جائیں یعنی امام اور مقتدی جس حالت میں ہوں تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ کر شامل ہو جائے۔ اگر جماعت کھڑی ہو تو یہ بھی کھڑا ہو جائے سجدہ میں ہو تو سجدہ میں چلا جائے۔ اور جس قدر نماز اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی ہو

Marfat.com

وہ بعد میں پوری کرے اس طرح کہ جب امام داہنی طرف سلام پھیر چکے اور بائیں طرف سلام پھیرنے والا ہو تو کھڑا ہو جائے اور باقی رکعتوں کو پورا کرے۔

اگر امام رکوع میں ہو اور اس کے سر اٹھانے سے پہلے رکوع میں شریک ہو جائے تو وہ رکعت مل جاتی ہے۔ اور اگر امام کے سر اٹھانے کے بعد شامل ہوا تو وہ رکعت نہیں ملی۔ ایسے مقتدی کو مسبوق کہتے ہیں۔

مسبوق کی نماز قرأت کے حق میں اول نماز کا حکم رکھتی ہے۔ اور بیٹھنے کے حق میں آخر نماز کا۔ مثلاً اگر کسی شخص کو ایک رکعت فجر کی یا دو رکعتیں مغرب کی یا تین رکعتیں عشاء کی امام کے ساتھ ملیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ثناء اور اعوذ باللہ پڑھے جس طرح شروع نماز میں پہلی رکعت میں پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد الحمد اور سورۃ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر التحیات اور درود پڑھنے کے لئے بیٹھ کر سلام پھیر دے۔

اور اگر ایک رکعت مغرب کی ملی تو دوسری رکعت میں ثناء اور اعوذ کے بعد الحمد معہ سورۃ کے پڑھ کر قعدہ اولیٰ کرے۔ پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت اور الحمد معہ سورۃ کے پڑھ کر قعدۂ آخیرہ کر کے سلام پھیر دے۔

امامت

امامت کا بھی بہت بڑا ثواب ہے۔ اور امام کا بہت بڑا رتبہ ہے۔ کیونکہ امامت میں وہ حضورؐ کا نائب ہے ـــــ امامت چونکہ دوسرے

Marfat.com

نمازیوں کی ذمہ داری کا بھی کام ہے۔ اس لئے امام کے واسطے ضروری ہے کہ وہ ضروری مسائل سے واقفیت رکھتا ہو۔ اور طہارت و تقویٰ پر بھی کاربند ہو۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جو آدمی علماء کے پاس آمدورفت نہ رکھتا ہو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ یعنی علماء کے پاس آنے جانے والے کو ضرور کچھ نہ کچھ مسائل کا علم ہوتا ہے۔

حضرت نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص لوگوں کی امامت بغیر علم کے کرتا ہے۔ وہ ایسا ہے کہ سمندر کے پانی کو ناپتا ہے اور اس کی کمی بیشی کو کچھ نہیں جانتا۔

بہرحال امامت کے لئے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو سب سے اچھا قرآن پڑھ سکے۔ نماز کے تمام مسائل خوب جانتا ہو۔ اور عابد و پرہیزگار آدمی ہو اگر ان سب باتوں میں سب برابر ہوں تو وہ شخص مناسب ہے جو عمر میں سب سے بڑا ہو۔

امام کو چاہئے کہ فجر، مغرب، عشاء، جمعہ اور عیدین کی دونوں رکعتوں میں قرأت بلند آواز سے کرے باقی دو رکعتیں عشاء کی اور ایک رکعت مغرب میں آہستہ پڑھے۔

مقتدی امام کے پیچھے خاموش کھڑے رہیں۔ اگر نماز اکیلا پڑھے۔ یعنی جماعت کے ساتھ نہ پڑھے تو اختیار ہے کہ قرأت خواہ آواز سے پڑھے یا آہستہ۔ نیز امام کو چاہئے کہ وہ مقتدیوں کی حالت پر بھی غور رکھے۔ اگر فارغ ہوں اور لمبی قرأت کے خواہاں ہوں تو بڑی سورتیں پڑھے ورنہ مختصر

Marfat.com

قرأت کرے۔ اور عام طور پر حسب ذیل ترتیب کا لحاظ رکھے۔

نماز فجر و ظہر میں طوال مفصل یعنی سورۂ حجرات سے والسماء ذات البروج تک کوئی سی سورت پڑھے۔ اور عصر و عشاء میں اوساط مفصل یعنی سورہ والسماء ذات البروج سے سورۂ لم یکن تک کوئی سی سورت پڑھے اور مغرب میں قصار مفصل یعنی لم یکن سے آخر قرآن تک کوئی سورت پڑھے۔

نماز جمعہ

جمعہ کے دن ظہر کے وقت چار فرضوں کی بجائے دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ جو واجب ہیں۔ اس وقت کل چودہ رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔

جمعہ کی نماز سے پہلے چار سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔ پھر دو رکعت جمعہ امام کے ساتھ جماعت سے پھر اس کے بعد چار سنتیں۔ پھر دو سنتیں۔ پھر دو نفل۔

جمعہ سے پہلے امام خطبہ پڑھتا ہے۔ اور نماز میں الحمد و سورۃ قرأت سے پڑھی جاتی ہے۔ جمعہ کی دو اذانیں ہوتی ہیں۔ ایک عام اذان۔ دوسری خطبہ سے پہلے ممبر کے سامنے۔

عورتوں۔ مسافروں اور بیماروں پر جو جمعہ میں نہ آسکیں۔ جمعہ فرض نہیں ہے۔ اگر کوشش سے جمعہ میں شریک ہو جائیں تو ظہر کے چار فرض ان کے ذمہ نہیں رہتے۔ اور ثواب ملتا ہے۔ یہی حکم عیدین کا ہے۔ اور جس کو جمعہ کی نماز نہ ملے اس کو ظہر کی نماز پڑھنی چاہیئے۔ جمعہ کی اذان پر خرید و فروخت اور دنیا

Marfat.com

کے سب کام چھوڑ دینے چاہئیں اور نماز کے لئے مسجد میں آ جانا چاہئے۔

پھر جب امام خطبہ پڑھے تو خاموشی سے سننا چاہئے۔ اگر امام دور ہو تب بھی خاموش بیٹھنا ضروری ہے۔ خطبہ کے وقت باتیں کرنا گناہ ہے۔ خطبہ کی حالت میں کوئی وظیفہ یا سنتیں وغیرہ بھی نہ پڑھنی چاہئیں۔ جمعہ کی نماز کے لئے جماعت ضروری ہے۔ اور دونوں خطبوں کے درمیان امام تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائے۔

نمازِ قصر

قصر کمی کرنے کو کہتے ہیں۔ جب آدمی سفر میں ہو تو ظہر عصر عشاء کی فرض نمازوں میں دو رکعتیں اس کے لئے معاف ہیں، دو پڑھی جاتی ہیں۔

مسافر

مسافر وہ شخص ہے جو تین رات دن چلنے کی مسافت پر درمیانی چال سے جانے کا قصد کرے، تقریباً ۴۸ میل کے سفر پر قصر واجب ہو جاتا ہے۔

جس وقت مسافر اپنے گاؤں یا شہر کی حدود سے علیحدہ ہو جائے تو پھر اس کو قصر نماز پڑھنی چاہئے۔ قصر صرف فرض نماز اور چار رکعت والی نمازوں میں ہے۔ سنت نفل وغیرہ میں کوئی قصر نہیں ہے۔ سفر کی حالت میں روزہ قضا کرنے کی اجازت ہے۔

اگر اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ کر پندرہ روز کے قیام کا ارادہ کر لیا تو اس

صورت میں اس کو پورے چار فرض پڑھنے پڑھیں گے۔ کیونکہ اب وہ مقیم کے حکم میں آ گیا۔ اور اگر اس نے کسی جگہ پندرہ روز سے کم ٹھہرنے کا ارادہ کیا۔ یا آج کل سے جانے کے ارادہ میں اس کو مہینہ بھی کسی جگہ گذر جائے تو وہ مسافر کے ہی حکم میں رہے گا اور قصر ہی نماز پڑھے گا۔ اگر جمعہ و عیدین کا موقعہ مل جائے تو شریک ہو جائے فرض وقتی ساقط ہو جائیں گے۔

مسافر اگر مقیم امام کے پیچھے جماعت سے نماز پڑھے گا۔ تو امام کی اقتداء میں پوری چار رکعتیں پڑھنی ہوں گی۔ اور اگر مسافر کے پیچھے مقیم جماعت سے نماز پڑھے گا تو مسافر تو دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر دے گا۔ اور مقیم مقتدی کو اپنی باقی دو رکعتیں خالی پوری کرنی ہوں گی۔ یعنی ان دو رکعتوں میں کھڑا ہو کر بقدر قرأت الحمد نماز پڑھ کر پوری کرنی ہو گی۔

اگر مسافر نے سفر میں بجائے دو رکعت کے چار رکعت فرض پڑھ لئے تو اس کی دو رکعت فرض ادا ہو کر باقی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی اور گنہگار ہو گا۔ کیونکہ حکم شرع کے خلاف اس نے عمل کیا۔

اگر سفر میں کسی کے فرض قضا ہوئے تو مکان پر پہنچ کر جب وہ مقیم ہو تو اس کو دو ہی فرض قضا پڑھنے ہوں گے۔ اسی طرح اگر وطن میں کسی وقت کی نماز قضا ہوئی تو سفر کی حالت میں چار رکعت ہی قضا پڑھنی ہو گی۔

بیمار کی نماز

اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے اس قدر کمزور ہو گیا ہو کہ نماز میں کھڑا نہ

سکے تو اس کو اجازت ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھ لے۔ اور اس میں اتنی ہمت طاقت بھی نہیں کہ رکوع اور سجدہ کر سکے تو پھر اشارہ سے نماز ادا کرے اور اگر بیٹھنے سے بھی مجبور ہو تو لیٹ کر اشاروں سے نماز ادا کرے اور اس کا خیال رکھا جائے کہ رخ قبلہ کی طرف سے نہ ہٹے۔

نفل نمازیں

فرض واجب اور سنتوں کے علاوہ جو نماز بھی پڑھی جائے گی وہ نفل کہلائے گی۔ نفل نماز کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ البتہ فجر کے فرضوں کے بعد سے سورج نکلنے تک اور زوال کے وقت اور عصر کے فرضوں کے بعد سے غروب آفتاب تک کوئی نفل نماز نہ پڑھنی چاہئے۔ اور عین دوپہر کے وقت اور طلوع و غروب کے وقت تو کوئی نماز فرض واجب سنت نفل نماز جنازہ سجدہ تلاوت کوئی چیز بھی جائز نہیں۔ ان اوقات کے علاوہ جس وقت میں جس قدر بھی نفل پڑھنا چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ نفل نمازیں چاہے دو رکعت کی نیت باندھیں یا چار کی۔ البتہ ایک اور تین کی نہیں باندھی جاتی۔ چاہے بیٹھ کر پڑھو یا کھڑے ہو کر مگر بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے اور کسی عذر کی وجہ سے پورا ثواب ملتا ہے۔ مگر عشاء کے نفل وتروں کے بعد بیٹھ کر پڑھنا بہتر ہے۔ نفل نمازوں میں بعض نفل ایسے ہیں جن کا زیادہ ثواب ہے اور فرض نمازوں کے بعد تمام نمازوں میں تہجد کی نماز سب سے

افضل ہے۔

نمازِ تہجد

اس نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے مگر شب کا پچھلا حصہ ہے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں اور کم سے چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ یہ وقت دعا کی مقبولیت کا ہوتا ہے۔ اور اس وقت نماز پڑھنے سے بڑی کیفیت اور لطف حاصل ہوتا ہے۔ حضور اکرمؐ صحابہ اور اولیائے کرام سب اس کے پابند رہے ہیں۔

نمازِ اشراق

اس کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب سورج سوا نیزہ بلند ہو جا... اس میں دو یا چار رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ فجر کی نماز پڑھ کر اسی جگہ یا دو... جگہ وظیفہ یا تلاوتِ قرآنِ پاک میں مصروف رہنا چاہیئے۔ پھر اشراق کی ن... پڑھے۔

نمازِ چاشت

اس کا وقت نو بجے ہوتا ہے۔ جب سورج بلند ہو جاتا ہے۔ دو... سے پہلے پہلے اس کی دو چار آٹھ یا بارہ رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔

نمازِ اوابین

یہ نماز مغرب کی نماد کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ دو رکعت کی نیت... سے کم سے چھ رکعت اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعت پڑھی ج... ہیں۔

صلوٰۃ التسبیح

اس نماز کو حضورؐ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تبلایا تھا اور فرمایا تھا کہ اس کے پڑھنے سے اگلے پچھلے نئے پرانے چھوٹے بڑے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اگر ممکن ہو تو یہ نماز روزانہ پڑھا کرو۔ اگر نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک مرتبہ یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک مرتبہ غرض سال میں یا عمر بھر میں ایک مرتبہ تو پڑھ ہی لینی چاہئے۔

نفل نمازوں کے لئے کوئی خاص طریقہ یا کوئی سورت معین نہیں جو چاہے پڑھے۔ اس نماز میں دوسری نمازوں کی طرح قرأت کے علاوہ سورت کے بعد ۱۵ مرتبہ رکوع، قومہ، دونوں سجدوں جلسہ اور دوسرے سجدہ کے بعد بھی جلسہ میں دس دس مرتبہ یہ کلمات زیادہ پڑھے جاتے ہیں ــــ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ۔ نفلوں کی ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد کوئی سورت یا تین چار آیتیں پڑھنی ضروری ہیں۔ نفل نماز اگر شروع کر کے توڑ دی جائے گی تو اس کی قضا لازم ہے۔

تحیۃ الوضو

جب کبھی وضو کرو تو تحیۃ الوضو کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھو اور جب مسجد میں جاؤ تو جاتے ہی دو رکعت تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھو۔

نماز تراویح

اگرچہ اس نماز کا تعلق روزہ کے بیان سے متعلق ہے۔ لیکن چونکہ تمام

Marfat.com

نمازوں کا ذکر اس باب میں ہے۔ اس لئے اس کا طریقہ بھی یہیں بیان کیا جاتا ہے

یہ نماز صرف رمضان کے مہینہ میں ہی پڑھی جاتی ہے عشاء کے فرض اور سنتوں کے بعد بیس ۲۰ رکعت پڑھتے ہیں۔ اور دو دو رکعتوں کی نیت باندھی جاتی ہے۔ مردوں کو جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھنی چاہیئے اور عورتیں تنہا اپنے گھروں میں پڑھیں۔

رمضان شریف میں ایک مرتبہ قرآن پاک ضرور سننا چاہیئے کہ یہ سنت ہے۔ اور ایک سے زیادہ مستحب۔ اس لئے تراویح پڑھانے کے لئے کسی حافظ کا اہتمام کرنا بہتر ہے۔ اور اگر کسی جگہ حافظِ قرآن میسر نہ ہو یا کسی وجہ سے انتظام نہ ہو سکے تو امام یا جو شخص نماز پڑھاتا ہو وہ سورہ الم ترکیف سے سورہ والناس تک دو مرتبہ کر کے تراویح پڑھا دیا کرے۔ اور اگر کسی کو اتنا بھی یاد نہ ہو تو اول تو یاد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور بمجبوری صرف قل ہو اللہ سے تراویح پڑھ سکتا ہے۔

رمضان شریف میں وتر بھی جماعت سے پڑھے جاتے ہیں مگر اس میں تیسری رکعت میں حسبِ قاعدہ دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے۔ اور امام کے علاوہ مقتدی کو بھی دعائے قنوت پڑھنی چاہیئے۔ جو نماز پڑھنے کے طریقہ کے بیان میں درج ہے۔

اگر کوئی شخص بعد میں آئے اور تراویح امام کے ساتھ نہ پڑھ سکے تو وہ وتر امام کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔ البتہ عشاء کے فرض پہلے پڑھ لینے چاہئیں ورنہ وتر صحیح نہ ہوں گے۔

Marfat.com

تراویح کی ہر چار رکعتوں کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنا چاہیے اور اس بیٹھنے میں تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْجَمَالِ وَالْكَمَالِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَقِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

اور آخر کی چار رکعتیں جن پر بیس رکعتیں ختم ہوتی ہیں ان کے بعد بھی تھوڑی دیر بیٹھ کر وتر کے واسطے کھڑے ہوں اور امام کے ساتھ جماعت سے وتر پڑھیں۔

جس تاریخ کو رمضان کا چاند نظر آتا ہے اسی شب سے تراویح شروع ہوجاتی ہیں۔ اور جس روز عید کا چاند نظر آتا ہے اس شب کو تراویح ختم ہوتی ہے۔

سجدۂ تلاوت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جب آدمی سجدہ کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے۔ تو شیطان علیحدہ ہوکر روتا ہے اور افسوس کرتا ہے کہ اس نے سجدہ کے حکم کی تعمیل کرکے سجدہ کیا اور جنت کا مستحق ہوا۔ اور میں نے اس حکم کو نہ مانا اور

دوزخ میں ٹھکانہ ہُوا۔

قرآن میں چودہ آیتیں ایسی ہیں جن کے پڑھنے اور سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ قرآن شریف میں ان آیتوں پر حاشیہ پر السجدہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔ ان آیات کو سُن کر یا پڑھ کر جب سجدہ کیا جاتا ہے۔ اس کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

سجدہ کا طریقہ

اس سجدے میں کانوں تک ہاتھ نہیں اٹھائے جاتے صرف قبلہ کی طرف منہ کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر سجدہ میں چلے جاتے ہیں اور تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھا لیا جاتا ہے۔ یہ نماز کا سا ہی سجدہ ہے۔ پاک جگہ ہو وضو بھی ہو اور زمین یا چوکی پر کیا جائے۔ اکثر عورتیں قرآن پر سر رکھ دیتی ہیں۔ اس طرح سجدہ ادا نہیں ہوتا۔ بہتر تو یہی ہے کہ جس وقت آیت سجدہ پڑھی جائے اسی وقت سجدہ کر لیا جائے۔ ورنہ قرآن کے ختم ہونے پر چودہ سجدے ایک ساتھ ہی کئے جا سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی حفظ قرآن پڑھتا ہے یا کہیں ریل وغیرہ میں جگہ نہ ہونے کا عذر ہے تو دوسرے وقت یاد کر کے ادا کر لینا چاہیئے۔

سجدہ کی آیت جتنی مرتبہ پڑھی جائے گی۔ پڑھنے والے اور سننے والے کو اتنی ہی مرتبہ سجدہ کرنا واجب ہوگا۔ اگر ایک ہی جگہ پر بیٹھ کر آیت سجدہ کئی مرتبہ پڑھی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ اور سننے والا بھی ایک ہی جگہ بیٹھا رہا تو اس پر بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ اور اگر جگہ بدل گئی یا دوسری

Marfat.com

سجدے کی آیت پڑھی تو ہر آیت سجدہ پر نیا سجدہ کرنا واجب ہوگا قرآن شریف پڑھتے وقت جب سجدہ کی آیت آئے تو اس کو آہستہ پڑھنا چاہیئے۔ تاکہ دوسرے سننے والوں پر سجدہ واجب نہ ہو۔ اور سجدہ سے بچنے کے لئے سجدہ کی آیت کو چھوڑنا نہ چاہئے۔ یہ گناہ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو سجدہ کرنے سے گھبراتا ہے۔

عید الفطر

اسلام ہی وہ دین فطرت ہے۔ جو انسان کی دنیوی و اُخروی فوز عظیم کے لئے بہترین و سہل ترین دستور العمل پیش کرتا ہے۔ جہاں اس کی اکملیت وافضلیت پر اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ اور اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامِ کی خدائی مہر ثبت ہے۔ وہاں اس کی تسہیل و سادگی پر لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ شاہد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کا ہر حکم و ہر شعار منافع دارین کا گنجینہ دار ہے۔ مثال کے طور پر اسلامی تہواروں کو ہی لے لیجئے۔

دوسرے مذاہب کے جو تہوار ہیں وہ صرف دنیاوی عیش وعشرت کے کفیل ہیں اور ان سے جو روایات وابستہ ہیں۔ وہ بھی کوئی بلند ترین نصب العین پیش نہیں کرتیں بخلاف اس کے کہ ہر اسلامی تہوار ایک شراب دوآتشہ ہے۔ جو قلب و روح کو کیف و سرور سے لبریز اور پر اہتزاز کر دیتی ہے۔ اور ہر اسلامی تہوار انسان کے لئے ضمناً اُخروی لحاظ

Marfat.com

سے مقدس و مطہر ہے۔ اور اسی قدر دنیادی اعتبار سے موجب ترقی و نفع ہے۔

عیدالفطر وہ اسلامی جشن ہے جس روز مومنین قانتین اس بنا پر بارگاہ ایزدی میں دوگانہ شکر ادا کرتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالےٰ نے رمضان میں روزے رکھنے اور عبادت کرنے کی سعادت و استطاعت عطا فرمائی اور اپنے گوناگوں الطاف ونعم سے نوازا۔ رمضان میں خدا کے آخری پیغام کے نزول کا جشن منایا جاتا ہے جس نے انسان خاکی وخاطی کو دونوں جہان کی دونوں سے مالامال کر دیا۔ اور اس جشن کی آخری کڑی عید کا دن ہے۔ جو دنیادی عیش و سرور کا بھی حامل ہے۔ اور جس میں کائنات ارضی کے گوشہ گوشہ میں مسلمان ایک دوسرے سے گلے مل کر اور محبت وخلوص کا مظاہرہ کر کے اخوت اسلامی کے روح پرور مناظر پیش کرتے ہیں لیکن اس جشن سے حقیقی طور پر وہی خوش قسمت مسلمان لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جو رمضان کا حق ادا کرتے ہیں اور اس کو اپنے پروردگار کی طاعت وعبادت میں گذارتے ہیں۔ روزہ خور اور غفلت شعار مسلمانوں کے لئے اس میں روحانی سرور کہاں جو مومنین قانتین کو حاصل ہوتا ہے۔ محض عمدہ لباس پہننے اور لذیذ ولطیف غذا کھانے سے وہ لطف خاص حاصل نہیں ہو سکتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مدینہ یوم نوروز اور یوم مہرجان پر جشن منایا کرتے تھے جس میں وہ کھیل کود میں مشغول

Marfat.com

رہتے تھے۔ یہ زمانہ جاہلیت کا ایک دستور تھا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں نزول اجلال فرمایا تو آپ نے مدینہ والوں سے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے ان کی بجائے ان سے بہتر دن مقرر فرما دئیے ہیں۔ یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ یعنی عید الفطر و بقر عید کا دن۔ ان میں جشن منایا کرو۔

نمازِ عید کا طریقہ

رمضان شریف کے بعد پہلی شوال کو عید الفطر منائی جاتی ہے۔ اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الاضحیٰ جس کو بقر عید بھی کہتے ہیں۔

ان دونوں عیدوں میں غسل کرنا نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہننا۔ مسواک کرنا، سرمہ اور خوشبو لگانا سنت ہے۔ سویرے سے کپڑے بدل کر تکبیر کہتے ہوئے عیدگاہ کو جانا چاہئے۔ مگر عید الفطر میں تکبیر آہستہ کہنی چاہئے اور عید الاضحیٰ میں بلند آواز سے۔

عیدین کی دو رکعتیں امام کے ساتھ جماعت سے پڑھی جاتی ہیں۔ اس میں اذان و اقامت نہیں ہوتی اور خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے۔ اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملے تو اس کی قضا نہیں ہے۔

نماز کی نیت

نیت اس طرح کرنی چاہئے:

ادا کرتا ہوں میں دو رکعت نماز واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ (جونسی بھی عید ہو) معہ چھ تکبیروں زوائد کے اللہ تعالیٰ کے واسطے اس امام کے پیچھے

Marfat.com

منہ میرا کعبہ شریف کو۔

اور امام کے ساتھ اللہُ اَکْبَرُ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا یعنی سبحانک اللھم پڑھیں اعوذ اور بسم اللہ نہ پڑھیں۔ پھر جب امام تکبیر کہے تو تکبیر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر امام کی دوسری تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائیں پھر امام کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر اسی طرح تکبیر کہتے ہوئے اس تیسری تکبیر میں ہاتھ باندھ لیں اور خاموش کھڑے ہو کر امام کی قرأت سنیں خواہ قریب ہوں امام سے یا دور جب امام رکوع میں جائے تو تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں اور امام کے ساتھ پہلی رکعت کو پورا کر کے دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

اب دوسری رکعت کی قرأت سنیں قرأت کے بعد جب امام رکوع سے پہلے تکبیر کہے تو ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑتے رہیں۔ جب امام چوتھی تکبیر کہے تو ہاتھ چھوڑے ہوئے جیسے کھڑے ہوں تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں سجدے و قعدہ میں مثل اور نمازوں کے التحیات درود شریف دعا پڑھ کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیں۔

عید کی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا حضورؐ سے ثابت نہیں ہے۔

نماز کے بعد خطبہ ہوتا ہے اس کو خاموشی سے بیٹھ کر سننا چاہئے اور عیدگاہ سے واپسی پر دوسرے راستہ سے گھر کو واپس آؤ تاکہ قیامت کے دن دونوں راستے تمہارے گواہ بنیں اور سنت بھی ادا ہو۔

عید الفطر میں کچھ کھا کر عیدگاہ کو جانا چاہئے اور میٹھی چیز کھانی اس وجہ

Marfat.com

سے منقول ہے کہ حضور جب عید گاہ کو تشریف لے جاتے تھے تو خرمے طاق عدد میں نوش فرماتے تھے۔ دوسرے اس میں یہ بھی حکمت ہے کہ روزہ رکھنے سے نگاہ پر جو اثر پڑتا ہے میٹھی چیز اس کو زائل کر دیتی ہے۔ اور نگاہ کو تقویت پہنچاتی ہے نیز دل کو نرم کرتی ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ایمان کے مزاج کے موافق ہے۔ یہی نکتہ ہے اس حدیث میں جس میں وارد ہوا ہے کہ المومن حلوٌ (مومن آدمی میٹھی شیرینی ہے)

حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ماثبت بالسنہ میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ وہ میٹھی چیز کھا رہا ہے تو اس کی تعبیر یہی ہوگی کہ اس کو ایمان کی لذت سے کافی حصہ ملے گا۔ یہی وجہ ہے کہ فقہاء نے روزہ کی افطاری میں بھی کھجور یا کسی اور میٹھی چیز سے افطار کرنے کو افضل لکھا ہے۔ نماز عید سے پہلے کوئی نماز اشراق یا چاشت یا نفل وغیرہ نہ پڑھنے چاہئیں۔

ضروری مسائل

۱۔ جن لوگوں پر جمعہ واجب ہے ان پر نماز عید بھی واجب ہے۔

۲۔ نماز عید کا وقت سورج کے ایک نیزہ بلند ہونے کے بعد سے زوال آفتاب سے قبل تک ہے۔ مگر عید الفطر کی نماز میں تاخیر اور عید الاضحیٰ میں ذرا عجلت کرنی چاہیئے تاکہ لوگ جلدی قربانی کر سکیں۔

۳۔ اگر چاند نظر نہ آوے یا کسی اور عذر سے تمام شہر کی نماز عید کے دن نہیں ہو سکتی تو عید الفطر میں ایک دن بعد اور عید الاضحیٰ میں دو دن بعد تک

Marfat.com

عید کی نماز جائز ہے۔

۴۔ اگر وضو ٹوٹ جائے اور وضو کرکے عید کی نماز میں شرکت کا موقعہ نہیں تو تیمم کرکے نماز میں شریک ہو جائے۔

۵۔ اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت آکر ملا کہ پہلی رکعت کی تکبیریں ہو چکی ہیں تو نیت باندھ کر فوراً تین تکبیر کہہ لے اور دو تکبیروں میں ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دے۔ تیسری میں ہاتھ اٹھا کر باندھ لے۔

۶۔ اگر کوئی شخص ایسے وقت آیا کہ امام رکوع میں جا چکا ہے تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیریں کہنے کے بعد رکوع مل جائے گا تب تو تکبیریں کہہ کر رکوع میں شریک ہو جائے اور اگر یہ خیال ہو کہ رکوع نہیں ملے گا تو رکوع میں شریک ہو جائے اور رکوع ہی میں تسبیح کی جگہ بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیریں کہہ لے۔ اور اگر ابھی رکوع میں تکبیروں سے فراغت نہ ہوئی تھی کہ امام نے سر اٹھا لیا تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئیں وہ معاف ہیں۔

۷۔ اگر کوئی دوسری رکعت میں اس وقت آیا جب امام رکوع میں جا چکا ہے۔ تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو پہلی رکعت کا اوپر لکھا گیا اور پہلی رکعت جو رہ گئی ہے اس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس طرح پڑھے کہ اول قرأت پڑھے بعد میں تین تکبیریں کہے اور تینوں تکبیروں میں ہاتھ اٹھا اٹھا کر چھوڑ دے اور پھر رکوع کی تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے کہتا ہوا رکوع میں جائے۔

۸۔ اگر کوئی شخص دوسری رکعت میں رکوع کے بعد آکر شامل ہوا یعنی اس کو ایک رکعت بھی نہیں ملی اس لئے اس کو دونوں رکعتیں پڑھنی پڑیں گی۔ تو

Marfat.com

روح فرسا نازل طے کر چکا تھا جو رہتی دنیا تک فقید النظیر ہیں۔ جنہیں کوئی محب صادق بھی چند لمحوں کے لئے اپنے اوپر طاری نہیں کر سکتا۔ بایں ہمہ اس کی ایک سخت آزمائش باقی تھی۔

صحرائے عرب کا یہ بادیہ نشین جام محبت سے مخمور تھا۔ اسی نشۂ عشق میں وطنیت قومیت اور خون کے تمام رشتے منقطع کر چکا تھا۔ اس پیرانہ سالی میں اس کا منتہائے نظر و سرمایہ حیات ایک نورِ نظر تھا جو صدہا آرزوؤں کے بعد عطا ہوا تھا۔ جس کی پیشانی پر شروع ہی سے جلالت و عظمت نمایاں تھی۔ باپ اس کو دیکھ کر خوش ہوتا۔ ایزد متعال کا شکر بجا لاتا۔ اس کے درخشاں پُر رونق چہرہ سے دل میں سرور اور آنکھوں میں نور محسوس کرتا اس کی ترقیٔ درجات و بلندیٔ مراتب کے لئے دست بدعا رہتا۔

سخت ترین آزمائش۔

عشق و محبت کی کٹھن وادی کا راہ نورد ایک شب حسب معمول استراحت فرما ہوا۔ جب صبح کو بیدار ہوا تو غیر معمولی شگفتگی و تازگی نمایاں تھی وہ اس ساعت سے ہمکنار ہو چکا تھا جس میں ملتوں و قوموں کی قسمتوں کا فیصلہ مقدر تھا جس کی غیر فانی یادگار ہمیشہ کے لئے جرأت آزما تھی۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ میں نورِ نظر کو ذبح کر رہا ہوں۔ طلب صریح اور واضح تھی وہ چھوٹا نہ تھا وہ چھوٹا نہ تھا جو اس کو اوہام و طغیان پر محمول کرتا اس نے لختِ جگر سے ارشاد فرمایا:

جانِ پدر! میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ تجھے خدا کے نام پر ذبح کر رہا ہوں۔ تیری کیا رائے ہے۔ بیٹا بھی حلیم و سعید تھا وہ اس آزمائش پر عزیمت د

Marfat.com

استقلال کا ایسا کوہ گرانبار ثابت ہوا جس کی مستحکم و فلک پیما چٹانوں سے بحر شیطنت کے تباہ کن و لرزہ فگن تھپیڑے ٹکرا کر خائب و خاسر ہوٹے اور اس کے عزم و استحکام میں معمولی جنبش تک پیدا نہ کر سکے اس نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا۔

ابا جان! یہ تو خدا ہی کا فرمان ہے آپ اس کو بلا تامل انجام دیں۔ آپ مجھے انشاء اللہ صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

یہ الفاظ بظاہر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان سے ادا ہو رہے تھے لیکن درحقیقت اسلام کی صداقت اور دعوئ حب و عشق کی دلیل۔ اسلمت لرب العالمین کی آزمائش تھی اور انی وجھت وجھی للذی کی عملی تفسیر۔

ابراہیم علیہ السلام مطاوعت فرمان کی مخموریوں سے چور ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور لخت جگر کو صحرائی قربان گاہ میں لے گئے تاکہ اس سطح بے نمو پر محبت و مؤدت کے اس غیر فانی شجر کا بیج ڈال دیں جس کے راحت افزا سایہ میں شکستہ دم کاروان آرام و سکون سے بہرہ یاب ہو سکیں۔

سعادت مند بیٹے نے قربان گاہ میں پہنچ کر اس طرح گردن تسلیم خم کر دی کہ آج کروڑہا فرزندان اسلام میں سے کوئی زادۂ توحید ایک سجدے کے لئے بھی اس خلوص و ایثار کے ساتھ ناصیہ فرسا نہیں ہوتا۔ باپ نے اپنے ہاتھوں سے چھری چلانی شروع کر دی جنہیں کبھی اٹھا کر اس نور نظر کی تخلیق کے لئے دعا گو ہوا تھا۔ اس سے قبل کہ ابراہیمی تیغ کو خون اسماعیل میں شناوری کا موقعہ نصیب ہو فنا فی اللہ کا یہ عدیم المثال منظر دیکھ کر عالم جبروت تہ و بالا

ہو گیا اور عالم قدس سے ندا آئی :

اے ابراہیم بس کرو تم نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ یہ ایک آزمائش تھی اس کے عوض میں ذبح عظیم دے دیا ہے۔ اور آنے والی امتوں پر اس کو لازم ٹھہرا دیا ہے۔ سلام ہو ابراہیم پر۔

مسلمان اسی ذبح عظیم کی یاد میں ہر سال عید الضحیٰ مناتے ہیں جس میں تاجدارِ مقام خلت نے رضائے الٰہی کے لئے لخت جگر کو قربان کر ڈالنے کا تہیہ کر لیا تھا۔ آپ اس میں فائز المرام ہوئے اور یہ ادا اس قدر مقبولیت کے درجہ کو پہنچی کہ اس پر ہمیشہ کے لئے ترکنا علیہ فی الآخرین کی مہر ثبت کر دی گئی۔

اب یہ حقیقت روشن ہے کہ وہاں نہ اسماعیلی قربانی مقصود تھی اور نہ یہاں جانوروں کا خون وگوشت وپوست۔ لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (اللہ تعالیٰ گوشت وخون کا طالب نہیں وہ قلب کے تقویٰ کو دیکھنا چاہتا ہے۔) بلکہ ان جذبات کا نشوو ارتقا درکار ہے جن سے انسان ہمہ تن ایثار بن کر شیفتگی وفداکاری کی اس منزل تک پہنچ جائے جہاں اس کا دل ودماغ نورِ الٰہی سے منور رہے اور جذبۂ اطاعت سے اس قدر سرشار ہو کر ایک لمحے کے لئے بھی تساہل وتغافل نہ برتے۔ اس کی نماز ہو تو خدا کے لئے حیات ہو تو رضائے الٰہی کی خاطر ممات ہو تو اس کی خوشنودی کے واسطے۔

قربانی کا اعلیٰ وبلند ترین مقصد بھی یہی ہے کہ مسلمان عید الاضحیٰ کے مبارک

Marfat.com

موقعہ پر تجدید میثاق کرکے پختگی کے ساتھ اس پر قائم رہے اور اس کے دل میں یہ حقیقت پورے طور پر بیٹھ جائے کہ جس طرح وہ آج جانور کو خوشی خوشی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربان کر رہا ہے اسی طرح بوقت ضرورت اپنی گردن راہ خدا میں قربان کرنے کے لئے تیار رہوگا۔ اگر عیدالاضحیٰ کی قربانی ایثار و فدویت کی یہ روح پیدا نہیں کر سکتی تو درحقیقت اس کو قربانی نہیں کہا جائے گا اور ایثار و فدویت کا نقش تازہ کئے بغیر حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسماعیلؑ کے واقعۂ عظیمہ کی یادگار کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

نماز و قربانی

عیدالاضحیٰ کی نماز بھی مثل عیدالفطر کے واجب ہے۔ اور نماز پڑھنے کی ترکیب بھی وہی ہے۔ جو عیدالفطر کی ہے۔ اس میں نماز سے پہلے کچھ نہ چاہیئے۔ نماز کے بعد قربانی میں سے کھائے۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے جس میں قربانی اور تکبیرات تشریق وغیرہ کے احکام ہوتے ہیں۔

ہر مسلمان آزاد مقیم عاقل بالغ مالک نصاب پر قربانی کرنی واجب ہے۔ قربانی کے گوشت میں سے تہائی حصہ اللہ کے نام پر مسکینوں کو دے دیا جائے اور باقی دو تہائی میں سے جس قدر چاہو دوستوں اور رشتہ داروں کو تقسیم کر دو اور خود کھاؤ۔

قربانی کے جانور کی کھال خیرات کرنا بہتر ہے۔ اگر فروخت کر دے تو اس کی قیمت خیرات کر دے کیونکہ حضورؐ کا فرمان ہے کہ جو شخص قربانی کی کھال فروخت کرکے اپنے صرف میں لائے یا اجرت میں قصاب کو دے

Marfat.com

قربانی کی نیت نہیں دے اس کی قربانی مقبول نہیں اور قربانی کا گوشت وزن سے تقسیم کیا جائے اندازہ سے تقسیم نہ کریں اور کھال کا جسم سے جدا ہونے سے پہلے فروخت کرنا درست نہیں۔

قربانی کے اوقات

عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد سے لے کر بارہویں تاریخ کے سورج ڈوبنے تک قربانی کا وقت ہے۔ ان دنوں میں قربانی کا اس قدر ثواب ہے کہ جانور کے بال بال اور خون کے قطرہ قطرہ پر ثواب ملتا ہے۔

پہلے دن قربانی کرنی افضل ہے۔ پھر دوسرے اور تیسرے دن اور اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا زیادہ ثواب ہے۔ اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے ذبح کراتے وقت خود وہاں کھڑا ہو جانا بہتر ہے۔ عورت کے ہاتھ سے بھی قربانی ہو سکتی ہے اور رات کے وقت بھی قربانی جائز ہے۔

شہر والوں کو قربانی نماز کے بعد کرنی چاہئے اور اگر کسی عذر سے اس دن نماز ادا نہ ہو سکے تو جس وقت نماز کا وقت گذر جائے اس وقت قربانی کرنا درست ہے۔ یعنی زوال کے بعد اور دوسرے و تیسرے دن نماز سے پہلے بھی قربانی درست ہے۔ اور گاؤں والوں کو صبح صادق ہونے کے بعد قربانی کرنا درست ہے۔

قربانی کا جانور

قربانی کرنے کے لئے خصی بکرا افضل ہے مگر اندھا۔ دُم کٹا ہُوا۔ کان تہائی سے زیادہ کٹا ہوا نہ ہو اور اس قدر دبلا لنگڑا بھی نہ ہو کہ قربانی کی جگہ

Marfat.com

تک بھی نہ چل سکے۔

گائے بھینس یا بکرا دنبہ بھیڑ نر ہو یا مادہ۔ البتہ ایک اونٹ یا گائے بھینس میں سات آدمی شریک ہو کر قربانی کر سکتے ہیں بشرطیکہ سب کی نیت قربانی کی ہو۔ اونٹ پانچ سال، گائے بھینس دو سال اور بکرے کی ایک سال سے کم کی قربانی جائز نہیں اور ذبح کرنے سے پہلے جانور کو بھوکا پیاسا نہ رکھنا چاہیے اور نہ جانوروں کو جانوروں کے سامنے ذبح کرنا چاہیئے۔ اور جس جانور کے سینگ پیدائشی نہ ہوں اس کی قربانی درست ہے۔ اور اگر بیچ میں سے ٹوٹ گیا ہو تب بھی درست ہے۔ اگر جڑ سے اکھڑ گیا ہو تو درست نہیں یا جس جانور کے بالکل کان نہ ہوں یا دانت نہ ہوں۔ البتہ اگر تھوڑے سے گر گئے اور زیادہ دانت رہ گئے ہیں تو جائز ہے۔ اور جس شخص کے ذمہ قربانی واجب ہو اور وہ قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدے تو اس کے ذمہ اس کی قربانی کرنا واجب ہو گی اس کو فروخت نہیں کر سکتا۔ اگر قربانی کے دن گذر گئے اور اس نے اس کو ذبح نہ کیا تو زندہ کو اللہ واسطے محتاجوں کو دے دینا چاہیئے۔ یا جس شخص کے ذمہ قربانی واجب ہے اگر قربانی کے دن گذر جائیں اور وہ قربانی نہ کرے تو اس کو قربانی کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہے۔

ذبح کرنے کا طریقہ

ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو کروٹ کے بل قبلہ رخ بائیں پہلو پر لٹا کر اپنا پیر اس کے شانہ پر رکھ کر یہ دعا پڑھ کر ذبح کریں۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ

Marfat.com

صَلوٰتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔

ذبح کرنے کے بعد پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ۔ اور کسی دوسرے کی طرف سے قربانی کرے تو تقبل منی کی جگہ تقبل من فلاں اس کا نام لے۔ اور جس کو یہ دعا یاد نہ ہو تو دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔ یہ بھی نہ ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر کہنا کافی ہے۔ اور بہتر ہے کہ جانور پکڑنے والا بھی ذبح کے وقت تکبیر کہتا رہے۔ اور ذبح کرنے میں جبڑے کے پاس سے گلا اتنا کاٹنا چاہیئے کہ کھال کے ساتھ رگیں اور نرخرہ بھی کٹ جائے۔

تکبیراتِ تشریق

بقرا عید کے ایک دن پہلے یعنی نویں ذی الحجہ کی صبح کی نماز سے تیرہویں تاریخ کی نماز عصر تک ہر نماز پنجگانہ کے بعد جو نماز جماعت سے پڑھی جائے بلند آواز سے ایک مرتبہ یہ تکبیر کہنی چاہیئے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اگر امام بھول جائے تو مقتدی تکبیر کہیں امام کو بھی یاد آجائے گی۔ ان پانچ دن کو ایام تشریق کہتے ہیں۔

عقیقہ

عقیقہ کرنا بھی سنت ہے حضورؐ نے اپنی طرف سے عقیقہ نبوت کے بعد کیا تھا۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد ساتویں دن، چودھویں دن یا اکیسویں

Marfat.com

دن تک عقیقہ کر دینا چاہیئے اگر لڑکا ہو تو دو بکرے یا بکریاں اور لڑکی ہو تو ایک بکرے کی قربانی کرنی چاہیئے۔ عقیقہ کی دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ فلاں بن فلاں دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْھَا وَاجْعَلْھَا فِدَاءً لَّہٗ مِنَ النَّارِ۔ فلاں بن فلاں کی جگہ بچے اور اس کے باپ کا نام لے۔

اس مذکورہ دعا کو پڑھ کر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ کہہ کر ذبح کرے۔ اگر دعا یاد نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ لڑکا لڑکی کے لئے بکرا بکری کی کوئی تخصیص نہیں جو چاہے ذبح کرے بچہ کا سر منڈوانے سے پہلے یا بعد جس طرح چاہیں کوئی قید نہیں۔ عقیقہ کا گوشت ماں باپ دادا دادی نانا نانی سب کھا سکتے ہیں۔ بلکہ عقیقہ کا گوشت بھی مثل تقسیم گوشت قربانی کے ہے۔ اور کھال کا حکم بھی وہی ہے، خیرات کر دینی چاہیئے۔

جب بچہ پیدا ہو تو داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنی چاہیئے اور ذرا سا خرمہ یا اور کوئی میٹھی چیز منہ سے کچل کر اس کے تالو میں لگا دیں اور جب بچہ بولنے لگے تو سب سے پہلے اس کو کلمہ طیبہ یاد کرائیں۔

Marfat.com

تیسرا رکن

روزہ

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ " اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے جاتے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔"

روزہ بھی ایک قدیم عبادت ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک یکساں فرض رہی ہے۔ کوئی امت اس عبادت کی فرضیت سے بچی ہوئی نہیں رہی۔ روزہ عبادت ہونے کے علاوہ ہماری جسمانی صحت اور روحانی قوت کے لئے ایک اعلیٰ تدبیر ہے جس طرح بچہ اپنی ناسمجھی سے کسی مفید دوا کو اپنی خوشی سے نہیں پیتا اس کا مربی وسرپرست حکم و تاکید سے اس کو پلاتا ہے تاکہ اس کو شفا حاصل ہو۔ اسی طرح چونکہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر اپنے بندوں کا مربی اور رحم و شفقت فرمانے والا ہے اس نے روزوں کو عبادت قرار دے دیا۔ جس میں ہماری ذات کے لئے دینی اور دنیوی

Marfat.com

فائدے پوشیدہ ہیں۔

ایک ہی وقت اور مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر روزہ فرض کیا ہے تاکہ سب مل کر ایک ساتھ اس عبادت میں مصروف رہیں۔ اس کے بہت سے فائدے ہیں۔ ساری اسلامی دنیا میں پورا ایک مہینہ پاکیزگی کا مہینہ ہوتا ہے۔ اور ہر دل پر خوف الٰہی و اطاعت احکام پاکیزگی اخلاق اور حسن عمل کا جذبہ چھا جاتا ہے۔ برائیاں مغلوب ہو کر اچھائیاں غالب رہتی ہیں۔ نیک کاموں میں لوگ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ بد افعال لوگ اس مبارک مہینہ میں برے افعال کرتے ہوئے شرماتے ہیں۔ غریبوں کی امداد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ خدا کی راہ میں خیرات و ایثار کا مادہ بیدار ہوتا ہے۔ سارے مسلمان ایک ہی حالت و کیفیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اور اس سے ان کے اندر یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ہم سب مسلمان باہم ایک ہیں جس سے باہمی اتحاد و ہمدردی کی کڑی مضبوط ہوتی ہے۔

روزہ گناہوں سے بچاتا ہے کیونکہ یہ نفسانی خواہشوں کے کمزور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے، جس طرح ڈھال دشمن کے حملہ سے بچانے کا سبب ہوتی ہے اسی طرح روزہ شیطان کی خلل اندازیوں سے بچانے کا سبب ہوتا ہے۔ روزہ اخلاط ردیہ سے بدن کو صاف کر کے انسان کو تندرست رکھتا ہے۔ اور بیماریوں سے بچاتا ہے۔ روزہ رکھنے سے آدمی کو بھوک اور پیاس برداشت کرنے کی عادت ہوتی ہے اور طبیعت پر قابو ہو جاتا ہے۔ رئیسوں کو فقیروں کی بھوک اور پیاس کا اندازہ و احساس پیدا ہو کر ان کی امداد کا خیال پیدا ہوتا ہے۔

Marfat.com

روزے میں آدمی حلال چیزوں سے پرہیز کرتا ہے جس کی وجہ سے حرام چیزوں سے بچنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔

غرض اس میں سب ہمارے ہی فائدے ہیں ہمیں بھوکا پیاسا رکھنے سے اللہ تعالیٰ کو کوئی اپنا فائدہ مدنظر نہیں ہے۔ اس فرض کو جو لوگ بغیر کسی عذر شرعی کے انجام نہیں دیتے وہ خود اپنے ہی اوپر ظلم کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ قابلِ افسوس اور باعث شرم وہ لوگ ہیں جو علانیہ رمضان شریف میں کھاتے پیتے ہیں۔ اور اس مبارک مہینہ کا بھی احترام نہیں کرتے۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ وہ احکام الٰہی کی کوئی پرواہ نہیں کرتے جس کو خدا مانتے ہیں۔ دیدہ دانستہ اس کی اطاعت سے انحراف کر کے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اہل اسلام میں سے نہیں۔

روزہ دار کے فضائل

روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی اور پسندیدہ ہے۔ باب الریّان جنت کا ایک دروازہ ہے۔ یہ روزہ داروں کے داخلہ کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اور کوئی اس دروازے سے داخل نہ ہوگا۔ روزہ دار کو اس کے روزے کے عوض میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ روزہ داروں کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک اللہ کے دیدار کے وقت اس کو حاصل ہوگی جو سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ روزہ دار کا سونا عبادت میں داخل ہے۔ روزہ دار کو روزے کا ثواب اس قدر ملے گا کہ اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اس کے اجر کی تعیین خود فرماتا ہے۔ اس لئے یقیناً یہ اجر اس کی رحمت بے پایاں کی وجہ سے بے حساب ہوگا۔ انسان کے ہر نیک کام کا اجر اللہ تعالیٰ دس درجہ زیادہ دیتا ہے۔ بلکہ بعض نیکیوں کا اجر سات سو درجے تک بڑھا دیتا ہے لیکن رمضان کے روزوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یہ خاص میرے لئے ہے۔ اس کا اجر بھی میں خود متعین کروں گا۔ کیونکہ روزہ دار میری خوشنودی کے لیئے شہوت اور کھانا پینا ترک کرتا ہے۔

روزہ کی حقیقت

روزے کے معنی امساک (کسی کام سے روکنا) کے ہیں۔ لیکن شرعی اعتبار سے صبح کی سفیدی ظاہر ہونے سے پہلے سے لے کر سورج غروب ہونے تک کھانے پینے اور جماع سے رکے رہنے کا نام روزہ ہے۔

نماز کے بعد ۲ھ میں اس کی فرضیت نازل ہوئی اور اس عبادت کے لئے رمضان کا مہینہ انتخاب کیا گیا۔ ہر عاقل بالغ اور تندرست پر روزہ رکھنا فرض ہے۔ اگر کوئی ایک روزہ بھی قصداً توڑ دے گا تو کفارہ لازم آئے گا اور کفارہ یہ ہے کہ توڑے ہوئے روزہ کے عوض اور جرمانہ میں ساٹھ روزے برابر رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلائے یا ایک غلام آزاد کرے۔

روزے کی نیت

روزے کے لئے نیت کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر نیت کے روزہ نہیں ہوسکتا۔ اگر دل میں نیت کرے گا تب بھی کافی ہے۔ روزے کی نیت

Marfat.com

رات سے کرنی چاہئے۔ اگر رات کو نیت کرنی بھول جائے تو دوپہر سے پہلے پہلے ضرور کرلے ورنہ روزہ نہ ہوگا۔ اگر کسی نے روزہ کی نیت سے سحری کھائی تو یہ نیت کے قائم مقام ہوسکتی ہے۔ نیت اس طرح کرے:

نَوَیْتُ بِصَوْمِ غَدٍ مِنْ شَھْرِ رمضان۔ "میں نے رمضان کے کل کے روزے کی نیت کی۔"

روزہ کا حق

جو شخص روزہ رکھے اس کو روزہ کا پورا حق ادا کرنا چاہیئے ورنہ وہ مقبول نہ ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے محض بھوکا پیاسا رہنا کافی نہیں۔ جو لوگ رمضان میں روزہ رکھ کر لہو ولعب فسق و فجور گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ اس حدیث کی کھلی ہوئی مخالفت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو اس کو لازم ہے کہ وہ عورتوں سے مجامعت نہ کرے بیہودہ شور وغل نہ کرے اور اگر اس کو کوئی گالی دے یا اس سے لڑے تو صرف اتنا کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ اور لڑائی جھگڑا نہ کرے۔

جو لوگ روزے کا حق ادا نہیں کرتے ان کا روزہ نہیں ہوتا۔ حضورؐ کا فرمان ہے۔ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کا روزہ روزہ نہیں بلکہ فاقہ ہوتا ہے۔ اور رات کو نمازیں پڑھنے والے ایسے ہیں جن کی نماز نماز نہیں بلکہ بیکار بیداری ہے۔

ایک دوسری حدیث ہے کہ جب کسی نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا

Marfat.com

ہی نہ چھوڑا تو اس کا کھانا اور پانی چھوڑوا دینے کی اللہ کو کوئی ضرورت نہیں۔

روزہ توڑنے والے کام

اگر کسی شخص نے جان بوجھ کر کچھ کھالیا یا پی لیا یا جماع کر لیا یا قے کی تو ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر بھول کر کچھ کھایا پیا یا خود بخود قے ہو گئی تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ میں مسواک کرنا۔ تیل خوشبو یا سرمہ لگانا غسل کرنا، سر یا پیروں پر پانی ڈالنا۔ کھانے کا اس طریقہ سے نمک چکھنا کہ حلق سے نیچے نہ اُترے جائز ہے۔ مگر غیر فطری چیز مثلاً کنکری۔ روئی۔ لوہا۔ کاغذ وغیرہ کھالیا یا غروب کے وقت غلطی سے روزہ کھول لیا تو ان صورتوں میں قضا لازم ہو گی کفارہ نہیں۔

افطار

روزے کے افطار میں جلدی کرنا سنت ہے مگر یہ ضروری ہے۔ کہ آفتاب ڈوبنے کا یقین ہو جائے اور مشرق کی طرف سیاہی بلند ہو جائے۔

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے خیر و برکت سے بہرہ ور ہوتے رہیں گے۔ کھجور سے روزہ کھولنا مسنون اور باعث برکت ہے اور افطار کے وقت یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔ " اے اللہ میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا اور تجھ پر ہی ایمان لایا۔ اور تیرے اوپر ہی بھروسہ کیا۔ اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔"

Marfat.com

سحری

سحری کھانا بھی مسنون ہے اور باعث برکت اگر بھوک نہ ہو تو تھوڑا سا ہی کچھ کھا لینا چاہیے اور سحری میں دیر کرنا مستحب ہے۔ لیکن اس قدر دیر نہ کرے کہ صبح صادق کے پیدا ہونے کا گمان ہو جائے۔ اگر رات کے شبہ میں کچھ کھایا پیا اور پھر معلوم ہوا کہ صبح صادق ہو چکی تھی تو اس صورت میں روزہ کی قضا لازم ہو گی۔

روزہ کی قضا

جب کوئی شخص اس قدر بیمار ہو کہ روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو، یا روزہ رکھنے سے بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا آدمی سفر میں ہو تو اس کو اجازت ہے۔ کہ روزے قضا کر دے۔

اسی طرح حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت کو بچے کے نقصان اور تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو وہ روزے قضا کر سکتی ہے۔ اور پھر دوسرے ایام میں جب عذر جاتا رہے تو جتنے روزے چھوٹ گئے ہوں ان کو آئندہ رمضان سے پہلے پہلے جب چاہے رکھ لے۔

عورتیں جب تک ایام ماہواری اور نفاس سے پاک نہ ہوں ان ایام میں روزہ نہ رکھیں۔ جو روزے چھوٹ جائیں ان کو پھر پورے کریں۔

بہت کمزور بوڑھے آدمی یا جو ہمیشہ بیمار رہتے ہوں طاقت نہ ہو اور روزہ نہ رکھ سکتے ہوں ان کے اوپر قضا نہیں ہے۔ کیونکہ ایسے بوڑھے شیخ فانی کو اب ایسا وقت حاصل ہونا ناممکن ہے جس میں روزہ کی قضا کر سکے۔ دن بدن

Marfat.com

کمزوری اور ضعیفی میں اضافہ ہی ہوگا۔ البتہ ہر روزہ کے بدلے میں اگر اس کو مقدور ہے تو ایک فقیر کو دونوں وقت کھانا کھلا دینا کافی ہے۔

قضا روزوں میں یہ ضروری نہیں کہ روزے مسلسل ہی رکھے جائیں جیسا کہ کفارہ کے روزے رکھے جاتے ہیں بلکہ متفرق طور پر بھی رکھ سکتے ہیں۔

نفلی روزے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے روزوں کے علاوہ اور بھی روزے رکھا کرتے تھے۔ جو فرض نہیں ہیں۔ مگر ان کے رکھنے کا ثواب بہت ہے۔ ان میں سے چھ روزے شوال کے مہینہ کے اور عرفہ نویں ذی الحجہ کا روزہ اور عاشورہ یعنی محرم کا روزہ ہے۔

جو لوگ حج میں شریک ہوں ان کو عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا چاہئے اور عیدین و قربانی کے ایام میں بھی روزہ رکھنا منع ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر حضورؐ کے زمانہ تک ہر مہینہ کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے تین روزے رکھنے کا دستور چلا آتا تھا۔ اور شروع اسلام میں بھی اس کی تقلید کی گئی تھی۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کا حکم فرما کر ان روزوں کی فرضیت منسوخ فرما دی۔ اب ان کا بھی نفلی روزوں میں شمار ہے چاہے رکھے چاہے نہ رکھے۔

تراویح

رمضان شریف میں عشاء کی نماز کے بعد تراویح بھی پڑھی جاتی ہے اکثر لوگ روزہ تو رکھتے ہیں مگر تراویح نہیں پڑھتے حالانکہ یہ واجب ہے۔ خود حضور

Marfat.com

نے اس کی پابندی فرمائی ہے اور صحابہ کو پڑھنے کا حکم فرمایا ہے حضور کے زمانہ میں لوگ تراویح میں اس کثرت سے شریک ہوتے تھے کہ مسجدیں اندر باہر سے بھر جاتی تھیں۔ اس لئے رمضان میں اس کو ترک نہ کرنا چاہئے۔ اس نماز کی مفصل ترکیب اور نماز عیدین و صدقۂ فطر کا بیان رکن دوئم نماز کے باب میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ وہاں ملاحظہ کریں۔

اعتکاف

رمضان کے مہینہ میں عبادتوں کا ثواب بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے اس مہینہ میں جہاں تک ہو سکے اللہ تعالے کی عبادت اور تلاوت قرآنِ پاک میں مصروف رہنا چاہئے۔ اس مہینہ کی آخری دس راتوں میں سے کوئی طاق رات شب قدر ہوتی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ حضورؐ اکرم اس رات کے لئے رمضان کے آخری دس دن مسجد میں ہی گذارتے تھے اور عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ اسی کا نام اعتکاف ہے۔

اعتکاف کے لئے دس دن ورنہ کم سے کم تین دن آخری رمضان کے تو ضرور ہی مخصوص کر لینے چاہئیں۔ جو شخص اعتکاف میں بیٹھے اس کو بغیر ضرورت کے مسجد سے باہر نہ نکلنا چاہئے ورنہ اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے اور جب قضائے حاجت کے لئے مسجد سے باہر جائے تو کسی سے بات چیت بھی نہ کرے۔ مسجد میں آکر کلام کر سکتا ہے۔

فضیلتِ ماہِ رمضان

حضرت سلیمان فارسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ شعبان کے آخری

دن حضور اکرمؐ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ اے لوگو تم پر ایک عظمت والا مہینہ سایہ فگن ہُوا ہے اس مہینہ میں وہ مبارک رات ہے جس کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت کے برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں۔ اس کی راتوں میں نوافل پڑھنے چاہئیں جو کوئی اس مہینہ میں کوئی نفلی نیک کام کرتا ہے اس کا اجر بھی اس کو ثواب فرض کے برابر اور ایک فرض عمل کا ثواب ستر فرضوں کے ثواب کے برابر دیا جاتا ہے۔ یہ مہینہ صبر کے لئے ہے اور صبر کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ جنت عطا فرماتا ہے۔ اس مہینہ میں مستحقین خصوصاً فقراء اور پڑوسیوں کی امداد و اعانت کرنی چاہئے۔ اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جس نے روزہ رکھ کر اس کو افطار کیا اس کے گناہ بخش دئے جائیں گے اور جہنم سے نجات حاصل ہو گی۔ یہ مہینہ وہ ہے جس کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ درمیان میں گناہوں کی بخشش اور آخر میں جہنم سے چھٹکارا۔

یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآنِ پاک نازل ہُوا۔ اس مہینہ کی اس سے زیادہ اور کیا بزرگی ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مہینوں میں سے انتخاب کر کے اسی مہینہ کو اپنے پاک کلام نازل کرنے کا وقت قرار دیا۔ اور ماہِ رمضان کی یہ بزرگی اور شرف کوئی نیا نہیں بلکہ قدیمی ہے۔ یعنی یہ ہمیشہ سے محلِ شرف و عظمت رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی دوسری کتابیں بھی اپنے پیغمبروں پر اسی مہینہ میں نازل فرمائی ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقدس صحیفے رمضان کی پہلی تاریخ کو نازل ہوئے۔ توریت مقدس چھٹی رمضان کو۔ انجیل شریف تیرھویں رمضان

Marfat.com

زبور بارہویں رمضان کو اور قرآن پاک ۲۴ر رمضان کو۔

تمام آسمانی کتابیں جو انبیاء علیہم السلام پر اتری ہیں وہ دفعتاً اور ایک ہی بار نازل ہوئیں ہیں۔ مگر قرآن پاک اول ابتداء سے آخر تک دفعتاً لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر رمضان کی شب قدر میں اترا پھر آسمان دنیا سے رفتہ رفتہ ضرورت کے مطابق اور بندوں کی مصلحت کے موافق اترتا رہا اور تئیس سال کے عرصہ میں اس کا نزول پورا ہوا۔

یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو اس مہینہ میں بند کر دیا جاتا ہے۔ اس مہینہ میں ایک رات شب قدر ایسی ہے جس کی عبادت ہزار مہینہ کی عبادت سے بہتر ہے۔

شب قدر

اس رات کو شب قدر اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ قدر اندازہ کے معنی میں آتا ہے۔ چونکہ اس رات میں ہر ایک کام کا حکمت کے ساتھ اندازہ کیا جاتا ہے اس وجہ سے اس کو شب قدر کہتے ہیں۔ اور کبھی قدر کے معنی تنگی کے بھی آتے ہیں۔ اس معنی کے لحاظ سے شب قدر اس کا نام اس وجہ سے ہے کہ اس رات میں فرشتوں کا زمین پر اس قدر ہجوم ہوتا ہے۔ کہ ان پر زمین ہو جاتی ہے۔ بہرحال یہ رات اور راتوں پر کئی سبب سے شرف رکھتی ہے۔

۱۔ اس مبارک رات میں شام سے صبح تک اللہ تعالےٰ کی تجلی بندوں کے حال پر متوجہ رہتی ہے۔

Marfat.com

۲۔ کثرت سے فرشتے اس رات میں آسمان سے زمین پر صالحین و عابدین کی ملاقات کے لئے نازل ہوتے ہیں۔ اور ان کے اجتماع کی وجہ سے عبادت میں اس قدر لطف پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ اور راتوں کی عبادت سے ہزاروں درجے بڑھ جاتی ہے۔ فرشتوں کی ملاقات اور مصافحہ کرنے کی یہ علامت ہوتی ہے کہ آدمی جھجک اٹھتا ہے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں قلب میں رقت اور آنسو بہنے لگتے ہیں۔ مگر یہ صالحین کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ غرضیکہ جبرئیل علیہ السلام اور دوسرے فرشتے خدا کے حکم سے زمین پر آتے ہیں۔ اور جو خدا کا حکم ہوتا ہے اس کو انجام دیتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی اور خیر ہی خیر ہے۔ اس رات میں کسی مومن مرد و عورت میں شیطان کا اثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ تمام بڑے بڑے شیاطین اس رات میں مقید ہوتے ہیں۔ یہ حال غروب آفتاب سے کر طلوع آفتاب تک برابر رہتا ہے۔

۳۔ قرآن پاک اسی رات میں نازل ہوا ہے۔

۴۔ فرشتوں کی پیدائش اسی رات میں ہوئی ہے۔

۵۔ بہشت کا سنگھار اسی رات میں ہوا۔

۶۔ حضرت آدمؑ کی پیدائش کا مادہ اسی رات میں جمع کیا گیا۔

۷۔ جو کوئی ثواب کی نیت سے اس رات میں عبادت کرتا ہے۔ اس کے پہلے گناہ سب معاف کر دئے جاتے ہیں۔

شب قدر کی پوشیدگی کی وجہ۔

شب قدر کو باوجود اس عظمت و بزرگی کے لوگوں کے علم سے پوشیدہ

Marfat.com

کیوں رکھا گیا اس کی کئی وجوہات ہیں :-

جس طرح جمعہ کے دن دعا کی قبولیت کی کسی ساعت کو اور پانچوں نمازوں میں عصر کی نماز کو اور اسماء الٰہیہ میں سے اسم اعظم کو اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ رکھا ہے۔ اسی طرح شب قدر کے معین وقت سے انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی کو آگاہ نہیں فرمایا تاکہ لوگ ہمیشہ اس کی تلاش میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت پر راغب رہیں۔

مثلاً اولیاء اللہ کو لوگوں میں اس واسطے پوشیدہ رکھا ہے۔ کہ ہر وقت نیک لوگوں کی تعظیم اور عزت کا خیال رکھا جائے۔ دعا کے مقبولیت کے وقت کو پوشید رکھنے میں یہ مصلحت ہے کہ تمام دعاؤں میں اس کا مبالغہ کیا جائے۔ اسی طرح اس رات کو پوشیدہ رکھا ہے۔ کہ رمضان کی تمام راتوں میں اس کو تلاش کیا جائے۔

جس طرح موت کا وقت اور قیامت کا دن اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ رکھنے میں حکمت رکھی ہے اسی طرح اس رات کے پوشیدہ رکھنے میں بھی حکمت ہے وہ یہ کہ اس کے بندے محنت و کوشش میں کمی نہ کریں اور ایک مقررہ وقت پر بھروسہ کر کے غفلت و سستی جائز نہ رکھیں۔ اس کے علاوہ ایک یہ بھی حکمت ہے۔ کہ اگر شب قدر تمام لوگوں پر ظاہر ہو جاتی تو خدا پرست اور نیک بندے اس مبارک رات میں عبادت کر کے ہزار مہینہ کی عبادت کے ثواب سے دامن بھر لیتے اور غافل و نفس پرست لوگ اس رات کو گناہوں میں بسر کرتے

Marfat.com

اور ہزار مہینہ کا عذاب کماتے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کی رحمت نے بھی چاہا کہ لوگ اس کے معین وقت سے بے خبر رہیں تاکہ جان بوجھ کر اس رات میں گناہ کرکے عذابِ عظیم میں گرفتار نہ ہوں۔

اس رات کو ہزار راتوں سے بہتر قرار دینے میں ایک یہ بھی راز ہے کہ پہلے زمانہ میں جو شخص ہزار مہینہ تک عبادت کیا کرتا تھا۔ اس کو عابد کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اس دراز مدت کے بدلے اپنے محبوب کی امت پر کرم فرما کر یہ مبارک رات عطا فرمائی۔

وقوعِ شبِ قدر

یہ بات تو مسلمہ ہے کہ شبِ قدر رمضان میں ہی واقع ہوتی ہے۔ کسی نہ کسی تاریخ میں کوئی خاص وقت اور تاریخ مقرر نہیں۔ لیکن ایک حدیث شریف کی بنا پر اس کے واقع ہونے کا وقت رمضان کا آخری ہفتہ ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ شبِ قدر صرف رمضان میں ہی ہوتی ہے یا اور کسی مہینہ میں بھی۔ حضورؐ نے فرمایا رمضان میں ہی ہوتی ہے۔ پھر انہوں نے عرض کیا کہ جب تک پیغمبر باقی رہتے ہیں۔ جب ہی تک یہ رات رہتی ہے۔ اور ان کی وفات کے بعد اٹھائی جاتی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا نہیں یہ رات قیامت تک باقی رہے گی۔ پھر انہوں نے عرض کیا کہ یہ رات رمضان

میں کون سی تاریخ میں واقع ہوتی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم اس کو اول عشرہ اور آخر عشرہ میں تلاش کیا کرو۔ پھر آخری عشرہ اور آخری مہینہ کے سات دن کا پتہ بتایا اور پھر فرمایا کہ اب اس کے متعلق سوال نہ کرنا۔

اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ شب قدر رمضان میں اور آخیر عشرہ کی طاق راتوں میں واقع ہوتی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب اکیسویں اور تئیسویں شب کو اختیار کرتے ہیں۔ اور حنفیوں کے نزدیک ستائیسویں شب مختار ہے۔ مگر سب سے بہتر یہ بات ہے۔ کہ ماہ رمضان کے تمام اوقات میں اور خاص کر عشرہ آخر کی طاق راتوں میں دعا کرنی چاہیے اور سب سے بہتر یہ دعا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا

"اے میرے اللہ تو بخشنے والا اور بخشش کو محبوب رکھنے والا ہے۔ ہماری خطائیں معاف فرما۔"

کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ اگر میں شب قدر کو پاؤں تو کون سی دعا کروں۔ حضورؐ نے اس دعا کی ہدایت فرمائی۔

ماہِ شعبان اور شبِ برات

رمضان سے پہلے شعبان کا مہینہ ہے جو رمضان کے بعد سب سے زیادہ متبرک اور مقدس مہینہ ہے۔ اور اسی مہینہ میں شبِ برات ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے فضائل بھی مختصر طور پر رمضان کے ساتھ مناسب معلوم ہوتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس مہینہ کا نام شعبان اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ اس میں رمضان کے اجلال و احترام کے سلسلہ میں مسلمان خیر کثیر سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ حضورؐ اس مہینہ میں جتنے روزے رکھتے تھے اتنے اور کسی مہینہ میں نہیں رکھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث مروی ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے کہ حضورؐ کو شعبان کے روزے بہت محبوب تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے اس کا سبب پوچھا تو حضورؐ نے فرمایا کہ یہ وہ مقدس مہینہ ہے جس میں ان لوگوں کی فہرست تیار کی جاتی ہے۔ جو سال کے اندر مرنے والے ہیں۔ لہذا مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا نام اس فہرست میں روزے کی حالت میں لکھا جائے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے جو حدیث مروی ہے۔ اس کا

Marfat.com

خلاصہ یہ ہے کہ لوگ اس مہینہ کی عظمت و برکت سے غافل ہیں۔ یہ وہ ماہِ مقدس ہے جس میں مخلوق کے اعمال رب العالمین کی بارگاہ جبروت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ میرا عمل اللہ کی طرف بحالت روزہ داری اٹھایا جائے۔

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو شعبان میں رمضان کی تعظیم و تکریم کے علاوہ اس وجہ سے روزے رکھنے چاہئیں کہ اس ماہ میں مرنے والوں کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اور اسی ماہ میں لوگوں کے اعمال اللہ تعالےٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔

لہٰذا نصف اول شعبان میں حضورؐ نے امت کو روزہ رکھنے کی ہدایت فرمائی ہے باقی نصف ثانی میں روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

اس ماہ کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس میں شب برات ہے۔ یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ سے مروی ہے کہ جب شعبان کی پندرہویں رات آئے تو اس رات کو نماز پڑھو اور دوسرے دن روزہ رکھو۔ کیونکہ اس رات میں اللہ تعالیٰ عزوجل آفتاب کے بعد آسمان دنیا پر نزول اجلال فرما کر یہ اعلان کرتا ہے۔ کہ کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے جس کے گناہ معاف کروں کوئی رزق طلب کرنے والا ہے جسے رزق دوں۔ کوئی گرفتارِ مصیبت ہے جس کو نجات دوں اور یہ اعلان تمام صبح تک جاری رہتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضورؐ اس رات

Marfat.com

عبادت میں مصروف رہتے تھے اور جنت البقیع کے قبرستان میں تشریف لے جاتے تھے اہل قبور کی مغفرت کی دعا فرماتے تھے۔

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص پندرہویں شعبان کو عبادت کی نیت سے غسل کرے تو پانی کے ہر قطرہ پر سات سو رکعت نفل کا ثواب ملتا ہے۔ اس غسل کے بعد دو رکعت نفل تحیۃ الوضو ادا کرے ہر رکعت میں الحمد کے بعد انا انزلنا ایک بار۔ قل ہو اللہ ۲۵ بار پڑھے۔

اس نماز کی فضیلت یہ ہے کہ وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ پیدائش کے دن معصوم بچہ ہوتا ہے۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ اس مبارک مہینہ میں روزے رکھیں عبادت کریں، صدقات و خیرات نکالیں۔ پندرہویں شب کو ساری رات عبادت کر کے اپنے گناہوں کی معافی اور دینی و دنیوی فلاح و بہبودی کے لئے دعائیں مانگیں کیونکہ یہ رات نہایت متبرک ہے اور اس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو اس مقدس رات کو قیام و سجود تسبیح و تہلیل اور استغفار میں گذارتے ہیں۔

آتش بازی۔

اس مقدس رات میں عبادت کرنے کی بجائے بہت سے مسلمان آتش بازی چھوڑنے اور ہنسی مذاق میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔ اور بچوں کو بھی آتش بازی کے لئے پیسے دیتے ہیں۔ تاکہ وہ بھی اپنا

وقت اس بیکار مشغلے اور فضول خرچی میں ضائع کریں۔ یہ کام ان کا بہت شرمناک ہے۔ اور یقیناً یہ رسم سنت نبوی کے خلاف اور شب برات کی سخت توہین ہے۔ اس شب میں خود بھی لہو ولعب سے محترز رہیں اور بچوں کو بھی آتش بازی چھوڑنے سے روکا جائے۔ بہت سے بچے ہر سال اس بے نتیجہ فعل کی بدولت ناگہانی موت کی نذر ہو جاتے ہیں۔

جس رات کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرمانے کا وعدہ فرمائے جو وقت ذکر و عبادت کے لئے خصوصیت رکھتا ہو اس میں یہ فضولیات مسلمانوں کو کہاں تک موزوں ہیں اور فضول خرچی کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا بھی سبب ہے۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ۔ (فضول خرچی کرنے والے شیطان کے ہم مشرب اور گمراہ ہیں۔) اگر مسلمان اس چیز کو سمجھیں اور احتیاط کریں تو مسلمانوں کا بہت سا روپیہ جل کر خاک ہونے سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

حلوہ

شعبان کی چودہویں تاریخ کو مسلمان عام طور پر بزرگان دین اور اپنے آبا واجداد و اعزہ کی فاتحہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ہر جگہ اس روز حلوہ پر ہی فاتحہ ہوتی ہے۔ بعض اہل حدیث اس کے مخالف ہیں۔ حالانکہ فاتحہ کا جواز احادیث سے ثابت ہے اور ایک حدیث سے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضورؐ حلوہ کو پسند فرماتے تھے۔ لہذا حلوہ پر فاتحہ دینے میں کوئی قباحت

Marfat.com

نہیں ہے۔ فاتحہ ہر لذیذ چیز اور مٹھائی پر ہو سکتی ہے۔ یا جو کچھ میسر ہو اس پر بھی فاتحہ ہو سکتی ہے۔ البتہ وہ مسلمان غلطی پر ہیں جنہوں نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ شعبان معظم اور شب برات کا اجلال و احترام اس بات کا مقتضی ہے کہ آتش بازی چلا کر لہو و لعب کا ارتکاب کیا جائے۔ اور طرح طرح کے لذیذ حلوے تیار کر کے اس افراط سے کھائے جائیں کہ کم از کم آٹھ دس روز تک بدہضمی کی شکایت رہے۔ جو لوگ اس جہالت میں مبتلا ہیں۔ وہ نہ شعبان کی عظمت سے واقف ہیں نہ شب برات کے فیوض و برکات سے۔ خدا ان کو سنت نبوی پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

چوتھا رکن

زکوٰۃ

رمضان ۳ھ میں زکوٰۃ کی فرضیت نازل ہوئی ہے۔ زکوٰۃ کے معنی پاک کرنے اور نکھارنے کے ہیں۔ اور شرع میں مال کے مقررحصّہ کو کسی فقیر و مسکین کی ملکیت میں دے دینے کا نام زکوٰۃ ہے۔ اس کے ادا کرنے سے چونکہ مسلمان کا مال پاک ہوجاتا ہے۔ اس لئے بھی اس کا نام زکوٰۃ ہے۔

ہر مسلمان عاقل بالغ اور آزاد شخص پر جو نصاب کا مالک ہو زکوٰۃ ادا کرنا اللہ تعالےٰ نے فرض کردیا ہے۔ یعنی جب کسی کے پاس سونا چاندی یا غلہ مویشی اس قدر ہوجائے جس کو شرع نے نصاب مقرر کیا ہے۔ تو اس کی زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے۔ اگر نہ نکالے گا تو گنہگار ہوگا۔

فوائد زکوٰۃ

زکوٰۃ ادا کرنے کا بھی بہت بڑا اجر اور بہت سے فائدے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کا محافظ ہوتا ہے۔ زکوٰۃ سے یتیموں، محتاجوں اور بیواؤں کی مدد ہوتی ہے۔ اور ان کے کام چلتے

ہیں۔ زکوٰۃ انسان کے اندر سے بخل وکنجوسی دور کرتی ہے۔ اور اللہ کی راہ میں ایثار وقربانی کا جذبہ پیدا کرتی ہے خودغرضی، تنگدلی اور زرپرستی کی بری صفات سے انسان کو آزاد کرتی ہے۔ دولت کا زیادہ جمع ہوجانا انسان میں غرور وتکبر پیدا کردیتا ہے۔ زکوٰۃ اس چیز سے بھی انسان کو محفوظ رکھتی ہے۔

ان فوائد کے علاوہ زکوٰۃ سے یہ بھی مقصد ہے کہ مسلمانوں میں آپس میں ایک دوسرے کی مدد ہوتی رہے۔ کوئی مسلمان ننگا بھوکا اور ذلیل نہ ہو۔ امیر اور مالدار اپنی دولت وثروت کو سب اپنی ہی ذات پر صرف کرکے عیش وعشرت نہ کریں بلکہ اس زکوٰۃ کے ذریعہ سے اپنے نادار اور غریب بھائیوں کی بھی امداد مدنظر رکھیں بہرحال زکوٰۃ کے بہت سے فائدے ہیں۔

نصاب

زکوٰۃ اس مال پہ واجب ہوتی ہے جس پر پورا ایک سال گذر جائے اور وہ بڑھنے والا ہو۔ مکان اور گھر کے استعمال کی چیزیں مثلاً برتن کپڑے فرش مکانات ہتھیار شکار کے آلات وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

بڑھنے والی چیزوں میں اونٹ بکری گھوڑا۔ مال تجارت۔ نقد روپیہ سونا چاندی وغیرہ شامل ہیں اگرچہ مالک اس کو جمع کرکے رکھے یا زیور بنوائے۔ نیز زکوٰۃ ادا کرنے والے پر کسی کا قرضہ بھی نہ ہو اگر وہ مقروض ہے تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ جواہرات اور موتی اگر وہ تجارت کے لئے نہیں

ہیں تو ان پر بھی زکوٰۃ نہ ہوگی۔

اگر نصاب سال کے شروع میں اور آخر میں پورا ہو اور درمیان میں کم ہو جائے تو زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی۔

زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنی بھی ضروری ہے اگر بغیر نیت کے زکوٰۃ کا مال کسی کو دے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ زکوٰۃ کو ظاہر کر کے دینا زیادہ ثواب ہے اور دوسری خیرات پوشیدہ طور پر بہتر ہے۔

چاندی کا نصاب

چاندی کا نصاب چالیس روپیہ ہے اگر اس سے کم ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں جس کے پاس سال بھر تک چالیس روپیہ بچے رکھے رہیں اس کو سال کے ختم ہو جانے پر اس میں سے ایک روپیہ زکوٰۃ نکال دینا چاہیئے اور زائد پر اسی حساب سے چالیسواں حصہ۔

سونے کا نصاب

سونے کا نصاب بھی قیمت کے اعتبار سے اسی قدر ہے یعنی جس کے پاس چالیس روپیہ کا سونا آخر سال تک جمع رہے وہ ایک روپیہ کی قیمت کے مطابق سونا یا نقد روپیہ زکوٰۃ کا ادا کر دے عام طور پر علماء وزن کے اعتبار سے زکوٰۃ کا حساب لگاتے ہیں۔ قیمت کے لحاظ سے نہیں، کیونکہ قیمت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ وزن کے اعتبار سے دوسو درہم (۵۲ تولہ) چاندی پر ۵ درہم اور بیس مثقال ۷، تولہ سونے پر نصف مثقال زکوٰۃ ہوتی ہے۔

Marfat.com

مال تجارت

وہ مال جو تجارت کے لئے ہو اگر اس کی قیمت چاندی سونے کے نصاب کے برابر ہو گی تو اس میں یا تو اسی مال کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرنی پڑے گی یا قیمت لگا کر روپیہ دے دیا جائے گا۔

جانور

جانوروں میں ان جانوروں پر زکوٰۃ واجب ہے جو چرنے والے ہیں۔ اگر وہ تجارت کی غرض سے ہیں تو ان کی زکوٰۃ کا حساب مالِ تجارت کے مطابق لگایا جائے گا ورنہ ان کا نصاب یہ ہے۔

بکری کا چالیس راس۔ گائے بیل بھینس کا تیس ۳۰۔ اونٹ کا پانچ اس سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

غلّہ

غلّہ کا نصاب بیس ۲۰ من ہے۔ جس کے یہاں اس مقدار سے کم پیداوار ہو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ غلّہ اگر بارانی زمین کی پیداوار ہے تو اس میں سے دسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرنی ہو گی۔ اور اگر نہری یا چاہی زمین کی پیداوار ہے جس میں کاشت کار کو آبپاشی کرنی پڑتی ہے۔ تو اس میں بیسواں حصہ۔

مصارف۔

زکوٰۃ کا روپیہ حسب ذیل مستحقین پر صرف کیا جا سکتا ہے :-

۱۔ ایسے لوگوں کی پرورش اور امداد میں جو کھانے پینے سے مجبور ہوں۔

Marfat.com

۲۔ ایسے معذوروں کی مدد کرنے میں جو کمانے کے قابل نہ ہوں۔

۳۔ زکوٰۃ کے کام کرنے والوں کی تنخواہوں میں اگرچہ وہ مالدار ہی ہوں۔

۴۔ اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں۔

۵۔ غلاموں کو آزادی دلانے میں۔

۶۔ ان مقروضوں کی قرض کی ادائیگی میں جو قرض ادا نہ کر سکتے ہوں۔

۷۔ جہاد کے لئے۔

۸۔ غریب مسافروں کے کھانے اور سفر خرچ میں۔

۹۔ طالب علم کے لئے جو تحصیل علم کے لئے کتابوں اور کھانے پینے کا محتاج ہو۔

زکوٰۃ ایک شخص کو دے یا دو یا سب کو ضرورت کے مطابق جس طرح چاہے دے سکتا ہے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ سب کاموں میں برابر ہی تقسیم کی جائے۔ ہر جگہ کی زکوٰۃ اسی جگہ پر صرف ہونی چاہیے بغیر کسی خاص ضرورت کے دوسری جگہ نہیں جانی چاہیے۔

زکوٰۃ کس کو ناجائز ہے۔

حضور اکرمؐ نے اپنے خاندان کے لوگوں یعنی سیدوں اور ہاشمیوں کے لئے زکوٰۃ حرام کر دی ہے۔ یعنی سادات و بنی ہاشم پر زکوٰۃ دینا فرض ہے مگر زکوٰۃ کا مال اور روپیہ لینا ان کے لئے جائز نہیں۔ جو کسی غریب سید یا ہاشمی کی مدد کرنا چاہے وہ ہدیہ یا تحفہ دے سکتا ہے۔

صدقہ خیرات اور زکوٰۃ نہیں دے سکتا ۔ اسی طرح کوئی شخص اپنی اولاد ماں باپ دادا دادی نانا نانی اور غنی یعنی صاحب نصاب کو اور عورت اپنے خاوند کو یا خاوند اپنی عورت کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا ۔ زکوٰۃ کا مال مُردے کے کفن اور تعمیر مسجد یا مدرسہ یا سرائے یا چاہ میں صرف کرنا بھی ناجائز ہے ۔ اس کے لئے ادائیگی کا یہ حیلہ ہو سکتا ہے ۔ کہ زکوٰۃ کسی مفلس کو دیدے اور وہ اپنی طرف سے میت کے کفن یا تعمیر مسجد وغیرہ میں صرف کردے ۔

پانچواں رُکن

حج

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا۔

" اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے کعبہ کا حج فرض کیا ہے جو وہاں تک جانے کی قدرت رکھتا ہو۔"

حج لغت میں کسی اعلیٰ چیز کے طلب کرنے کو کہتے ہیں لیکن اصطلاحِ شرع میں کعبہ شریف کی زیارت کرنے اور اس کے تمام مناسک ادا کرنے کا نام ہے۔ اکثر مناسک حج بی بی ہاجرہ حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسماعیل علیہم السلام کی یادگار ہیں۔

تقریباً پانچ ہزار برس ہوئے ہیں کہ مکہ معظمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ایک چھوٹا سا گھر تعمیر کیا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے خلوص و محبت کے ماتحت اس کو اپنا گھر قرار دے دیا اور لوگوں کو حکم فرما دیا کہ جس کو ہماری عبادت کرنی ہو وہ عبادت میں اس گھر کی طرف اپنا رخ کیا کرے۔ اور جو اس سے زیادہ ہماری خوشنودی چاہے وہ اسی فقیرانہ

لباس کے ساتھ یہاں حاضر ہو جو ہمارے پیارے بندے ابراہیم کا لباس تھا اور اسی خلوص و محبت کے ساتھ ہمارے گھر کا طواف کرے۔

تنظیم الٰہی کی سب سے پہلی کڑی نماز پنجگانہ با جماعت ہے جس میں محلے کے مسلمان شرکت کر کے اپنی محبت و اخوت اسلامی کو بڑھاتے ہیں۔ اس کی دوسری کڑی نماز جمعہ ہے جس میں مختلف محلوں کے لوگ جامع مسجد میں جمع ہو کر اپنی یک جہتی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اس کی تیسری کڑی عیدین کی نماز ہے جس میں تمام قصبہ اور شہر کے مسلمان عید گاہ میں جمع ہو کر اپنی اخوت اسلامی کا روح پرور مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور اس کی چوتھی کڑی حج ہے جس میں روئے زمین کے ذی استطاعت مسلمان جمع ہو کر محبت و مودت اسلامی کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں۔

یہ ایک اسلامی کانفرنس ہے جس کا اجلاس ہر سال مرکز اسلام بیت الحرام میں منعقد ہوتا ہے جس میں ہر سال دنیا کے گوشہ گوشہ سے کھچ کر میدانِ عرفات میں لوگ حاضر ہوتے ہیں۔ اسلام کا یہ دربار اخوت اسلامی کا پیغام ہے۔ تمام اونچے نیچے شاہ و گدا امیر و فقیر سب ایک جگہ ایک لباس، ایک حالت، ایک کیف میں سر برہنہ ایک چادر میں لپٹے ہوئے لبیک اللھم لبیک پکارتے ہیں۔ یہ اس اجتماع کا مظاہرہ ہے جو آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اکرم تک تمام انبیاء علیہ السلام اپنے اپنے زمانہ میں کرتے آئے ہیں۔ اور اس مقدس سرزمین میں ہر حامل نبوت نے والہانہ قدم رکھا ہے۔

فوائد حج

حج میں دین و دنیا دونوں کے بے شمار فائدے پوشیدہ ہیں۔ اس سے آدمی کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور درجات بلند ہوتے ہیں۔ حج کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جنت عطا فرماتا ہے۔ حج کی وجہ سے خانہ کعبہ کا طواف اور وہاں کی عبادت کرنی نصیب ہوتی ہے۔ جو دنیا کی سب سے پہلی عبادت گاہ ہے۔ جہاں پر ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ حج میں تمام ممالک کے مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ جو آپس میں ایک دوسرے سے ہر قسم کے دینی و دنیوی علمی و عقلی فائدے حاصل کرتے ہیں۔ اور دوسروں سے مل کر طرح طرح کے تجربات حاصل ہوتے ہیں۔ حج میں اگر انسان چاہے تو تجارت کے ذریعہ نفع بھی حاصل کرسکتا ہے۔

فرضیت حج

حج ۹ھ میں فرض ہوا ہے۔ ہر مسلمان پر جو عاقل بالغ تن درست اور بینا ہو۔ سفر خرچ اور اس قدر مال رکھتا ہو کہ اس کے کعبہ جانے آنے اور واپسی تک اس کے بیوی بچوں کے خرچ کے لئے پورا ہو۔ جس شخص پر حج فرض ہو جائے پھر اس کو بغیر کسی مجبوری اور عذر کے دیر نہ کرنی چاہئے۔ اور حرام مال سے حج کرنا حرام ہے۔

عورت کے لئے خواہ بوڑھی ہو یا جوان خاوند یا محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی محرم نہ ہو تو نکاح کرکے جائے۔ بغیر محرم کے عورت

Marfat.com

کے واسطے حج مکروہ تحریمہ ہے۔ اور شوہر کی اجازت کے بغیر مکروہ۔ اس کے علاوہ عورت کو شوہر کی عدت میں بھی نہ ہونا چاہیئے۔

حج اور عمرہ

حج تمام سال میں صرف ایک مرتبہ نویں ذی الحجہ کو میدانِ عرفات میں ہوتا ہے۔ عرفات کا مکہ معظمہ سے بارہ میل کا فاصلہ ہے۔ اس روز جس قدر لوگ بھی حج ادا کرنے کی غرض سے جاتے ہیں۔ وہ سب اسی میدان میں حاضر ہو کر اللہ تعالےٰ سے دعا مانگتے ہیں۔ اس تاریخ کے علاوہ جب کوئی شخص اور ایام میں کعبہ شریف کا طواف کر کے صفا و مروہ کے درمیان سعی یعنی سات چکر لگاتا ہے اور حج اصغر ادا کرتا ہے۔ اس کو عمرہ کہتے ہیں اور اس کے لئے کوئی دن اور تاریخ مقرر نہیں ہے۔ جب چاہے کر سکتا ہے۔

میقات

حج میں ہر ملک کے آنیوالے مسافروں کے لئے احرام باندھنے کے مقامات مقرر ہیں جن کو میقات کہتے ہیں۔

ذوالحلیفہ ـــــ یہ مقام مدینہ والوں کے لئے ہے۔ مدینہ سے ۶ میل پر ہے۔

ذات العرق ـــــ یہ جگہ عراق و مشرقی لوگوں کے لئے مخصوص ہے۔ مکہ شریف سے اس کی دو منزل دوری ہے۔

جحفہ ـــــ یہ مکہ شریف سے تین منزل پر ہے۔ یہ مقام شام کے لوگوں کے لئے ہے۔

Marfat.com

قرن — مکہ معظمہ سے دو منزل ہے۔ یہ نجدیوں کا مقام ہے۔

یلملم — مکہ شریف سے دو منزل کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے
یمنی اور ہندوستانی و پاکستانی لوگوں کا احرام یہاں سے باندھا جاتا ہے۔

بغیر احرام باندھے ہوئے یہاں سے گذرنا جائز نہیں اور نہ یہاں سے گذر کر احرام باندھنا درست ہے۔ اگر اس سے پہلے باندھ لے تو حرج نہیں حرم کے باشندوں کو احرام باندھنا ضروری نہیں۔ احرام باندھنے والوں کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ مفرد:۔ وہ ہے جس کا ارادہ صرف حج کرنے کا ہی ہو عمرہ کرنا نہ ہو۔

۲۔ قارن:۔ وہ ہے جو حج اور عمرہ دونوں کا ارادہ رکھتا ہو۔

۳۔ متمتع:۔ وہ ہے جس کا پہلے عمرہ اور پھر حج کا ارادہ ہو۔

احرام باندھنے کا طریقہ

اول خط بنوائے ناخن ترشوائے اگر بال نہ منڈوائے تو بالوں میں کنگھی کرے۔ پھر غسل اور وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھے۔ سلے ہوئے کپڑے اتار کر احرام باندھے یعنی ایک بغیر سلی ہوئی چادر یا تہبند ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک اس طریقہ سے باندھے کہ ٹخنوں سے اوپر رہے اور دوسری چادر داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لے۔ چادر میں کوئی گرہ نہ لگائے نہ کوئی بٹن وغیرہ ہو۔ سر کھلا رہے۔ خوشبو وغیرہ بھی نہ لگائے اور موزہ یا پاتابہ بھی نہ پہنے اور جوتا اس طریقہ کا پہنے جس سے

Marfat.com

ٹخنے اور پاؤں کی پشت کھلی رہے۔

مفرد یعنی جس کو صرف حج کا احرام باندھنا ہو۔ وہ احرام کے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔ "اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کو آسان کر اور قبول فرما۔"

اگر عمرہ کی نیت ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ۔ "اے اللہ میں ارادہ کرتا ہوں عمرہ کا تو اس کو آسان کر اور قبول فرما۔"

اگر حج اور عمرہ دونوں کی نیت ہو تو یہ الفاظ کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا فَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ۔ " اے اللہ میں حج اور عمرہ دونوں کا ارادہ کرتا ہوں تو ان دونوں کو میرے لئے آسان کر اور دونوں کو قبول فرما۔"

پھر تلبیہ پڑھے اور ہر نماز کے بعد بلند آواز سے پڑھتا رہے یا جب کسی اونچی جگہ پر چڑھے یا نیچے اترے یا کوئی سوار ملے یا سحری کا وقت ہو تب بھی تلبیہ پڑھنا چاہئے۔ اور جب تلبیہ شروع کرے یا جب وہاں سے روانہ ہو تو اونٹنی وغیرہ کے گلے میں چمڑا یا لکڑی لٹکا دے۔ گویا احرام شروع ہو گیا۔

تلبیہ — لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ۔ " میں حاضر ہوں اے میرے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک

Marfat.com

نہیں میں حاضر ہوں تعریف نعمت اور ملک تیرے لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ۔"

احرام کے بعد لڑنا جھگڑنا گالی گلوچ فضول اور بیہودہ باتیں کرنا منع ہیں ۔ جماع کرنا، خشکی کا شکار مارنا بلکہ کسی شکار کا پتہ بتانا بھی حرام ہے ۔ جس سے اس قسم کے افعال سرزد ہوں گے اس کو کفارہ دینا پڑے گا ۔ البتہ بحری شکار کی اجازت ہے ۔ یعنی حاجی جب حج کے ارادہ سے تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو اس پر مباح چیزیں بھی احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں ۔ اسی وجہ سے اس کو احرام کہتے ہیں ۔ اور مجازاً دو چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں جن کو حاجی احرام کی حالت میں استعمال کرتا ہے ۔

مکروہات احرام ۔

احرام کی حالت میں بدن سے میل صاف کرنا ۔ سر یا داڑھی یا بدن کو صابن سے دھونا ۔ کنگھی کرنا ۔ اس طرح جسم کھجانا کہ بال یا خون گرنے کا خوف ہو ۔ خوشبو سونگھنا یا چھونا یا خوشبو والے کے پاس بیٹھنا سونگھنے کی غرض سے خوشبودار میوہ یا گھاس یا پھول سونگھنا یہ سب چیزیں مکروہ ہیں ۔

مباحات احرام

حسب ذیل باتیں احرام کی حالت میں مباح ہیں ۔

ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کرنا مگر میل دور نہ کرے ۔ غوطہ لگانا ۔ کپڑا پاک کرنا ، دھونا ۔ انگوٹھی پہننا ہتھیار لگانا ۔ ہمیانی یا پیٹی باندھنا ۔ خیمہ میں داخل ہونا ۔ چھتری لگانا ۔ شغدف یا عماری میں بیٹھنا یا کسی اور چیز کے

Marfat.com

سایہ میں بیٹھنا۔ آئینہ دیکھنا۔ مسواک کرنا۔ دانت اکھاڑنا۔ ٹوٹے ہوئے ناخون کو کاٹنا۔ فصد کرنا۔ پچھنے لگانا۔ بلا خوشبو کا سرمہ لگانا۔ سر پر بوجھ اٹھانا۔ اونٹ، گائے، بکری، مرغی، بطخ کو ذبح کرنا اور گوشت کھانا۔ موذی جانوروں کو مارنا جیسے سانپ، بچھو، چھپکلی، بھڑ، کھٹمل، چیل، مکھی مردہ خود کتا، چوہا۔ بلا خوشبو کا تمباکو کھانا۔ مسائل دینی میں بحث مباحثہ کرنا۔ اپنا یا کسی دوسرے کا نکاح کرنا۔ تجارت کرنا۔ اگر محرم کا انتقال ہو جائے تو اس کی تجہیز و تکفین غیر کی مانند کی جائے۔ سر ڈھانکا جائے۔ کافور اور خوشبو لگائی جائے گی۔ کیونکہ مرنے سے احکام احرام ختم ہو جاتے ہیں۔

حکم احرام

جب احرام باندھ لیا تو اس کا حکم یہ ہے کہ جس کا احرام باندھا ہے۔ بغیر اس کے کئے ہوئے نہ کھولا جائے۔ اگرچہ ایسا کوئی کام بھی کر لیا ہو جس سے احرام فاسد ہو گیا ہو۔ اور اگر حج نہ ملے تو عمرہ کر کے نکلے اور اگر کسی نے حج یا عمرہ سے روک دیا ہے تو قربانی کر کے احرام سے نکلے گا اور حلال ہو گا۔

مختلف حالات میں تلبیہ

صبح و شام اٹھتے بیٹھتے اور باہر جانے کے وقت لوگوں سے ملاقات کے وقت۔ رخصت کے وقت۔ سو کر اٹھتے وقت۔ سوار ہونے کے وقت۔ سواری سے اترتے وقت۔ بلندی پر چڑھتے وقت۔ نشیب میں اترتے وقت تلبیہ کہنا سنت ہے۔ اور کم از کم تین مرتبہ بلند آواز سے کہے۔ فرض نماز اور نفل نماز کے بعد بھی تلبیہ کہے۔ ایام تشریق میں پہلے تکبیر پھر تلبیہ کہے۔ مسجد الحرام

Marfat.com

منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں سب جگہ تلبیہ کہا جاتا ہے۔ مگر زیادہ زور سے نہیں۔ طواف اور سعی کے وقت تلبیہ نہیں پڑھا جاتا۔ عورت کو زور سے تلبیہ کہنا مکروہ ہے۔ حج میں تلبیہ رمی جمرہ اولیٰ تک پڑھا جاتا ہے۔ پھر نہ پڑھے اور عمرہ میں طواف شروع کرتے وقت تک۔

فضائل طواف

احادیث میں طواف کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ روزانہ بیت اللہ شریف پر ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ ساٹھ طواف کرنے والوں پر چالیس نمازیوں پر اور بیس کعبہ کے دیکھنے والوں پر۔

ایک روایت میں حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص بیت اللہ شریف کا طواف کرے وہ ایک قدم اٹھا کر دوسرا قدم نہیں رکھتا کہ اللہ تعالےٰ اس کی ایک خطا معاف کر دیتا ہے۔ اور ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ بیت اللہ شریف کے طواف کرنے اور دو رکعت پڑھنے سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص پچاس طواف کرے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ ماں کے پیٹ سے بے گناہ پیدا ہوا تھا۔ سات پھیروں کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے کا نام ایک طواف ہے۔

مرد اور عورت کے طواف میں اتنا فرق ہے کہ مرد آدمیوں کے ساتھ مل کر طواف کرتا ہے۔ اور عورت مردوں سے علیحدہ ہو کر کنارے

Marfat.com

میں طواف کرتی ہے۔

اقسامِ طواف

طواف کی سات قسمیں ہیں۔ طوافِ قدوم۔ طوافِ زیارت۔ طوافِ صدر۔ طوافِ عمرہ۔ طوافِ نذر۔ طوافِ تحیۃ المسجد۔ طوافِ نفل۔

۱۔ طوافِ قدوم :۔ یعنی مسجد حرام میں داخل ہونے کے وقت کا طواف۔ اس کو طوافِ تحیہ۔ طواف اللقاء اور طواف الورود بھی کہتے ہیں۔ یہ میقات سے باہر رہنے والوں کے لئے سنت ہے۔ جب کہ وہ حج یا قران کا احرام باندھ کر مسجد میں داخل ہوا ہو۔ متمتع اور معتمر پر نہیں ہے۔

جب قافلہ مکہ شریف میں داخل ہو تو سب سے پہلے غسل یا وضو کرکے کعبہ شریف میں جائے اور طواف کرے۔ یعنی کعبہ شریف کے چاروں طرف سات مرتبہ چکر لگائے۔ مگر سب سے پہلے حجر اسود کو چومے۔ اگر لوگوں کا اژدھام زیادہ ہو اور وہاں تک نہ پہنچ سکے تو دور سے ہی اس کی طرف ہاتھ اٹھا دے۔ پھر داہنی طرف سے طواف شروع کرے۔ اور حطیم سے باہر کعبہ کے سات طواف کرے۔ اس طواف میں پہلی تین مرتبہ پہلوانوں کی طرح کندھے ہلا کر دوڑے جس کو رمل کہتے ہیں۔ اور یہ مردوں کے لئے سنت ہے۔ عورتوں کے لئے نہیں۔ اور باقی میں چلتا رہے۔ طواف کرکے کعبہ شریف کے آستانہ کو پکڑ کر دعا مانگے اس کے بعد مصلیٰ ابراہیمی میں جو طواف گاہ کے کنارے پر ہے۔ دو رکعت

Marfat.com

نماز ادا کرے۔ اگر وہاں اژدحام ہو تو دوسری جگہ پڑھے۔ اس کے بعد صفا و مروہ پر جائے۔

۲۔ طوافِ زیارت:۔ اس کو طواف رکن و طواف حج اور طواف فرض بھی کہتے ہیں۔ یہ حج کا رکن ہے۔ اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا۔ اس کا وقت دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق سے لے کر تیرہویں کی صبح صادق تک ہے۔ اس میں رمل بھی ہوتا ہے۔

۳۔ طوافِ صدر:۔ یعنی بیت اللہ شریف سے رخصت ہونے کا طواف۔ اس کو طواف وداع اور طواف رخصت بھی کہتے ہیں۔ یہ طواف آفاقی پر واجب ہے مکہ والوں پر نہیں۔ اس میں رمل اور اضطباع نہیں ہے نہ اس کے بعد سعی ہے۔ یہ طواف حیض و نفاس والی عورت سے ساقط ہو جاتا ہے۔

اضطباع:۔ طواف کی حالت میں جبکہ طواف کے بعد سعی بھی کرنا ہو تو چادر کا ایک دامن داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیا جاتا ہے۔ یہ بھی صرف مردوں کے لئے سنت ہے اس کو اضطباع کہتے ہیں۔

۴۔ طوافِ عمرہ:۔ یہ طواف عمرہ میں رکن ہے۔ اس میں رمل اضطباع اور اس کے بعد سعی بھی ضروری ہے۔

۵۔ طوافِ نذر:۔ یہ نذر کرنے والے پر واجب ہوتا ہے۔

۶۔ طوافِ تحیۃ المسجد:۔ یہ طواف مسجد الحرام کے داخل ہونے

والے کے لئے مستحب ہے۔ اور دوسرے طواف میں بھی ادا ہو جاتا ہے۔

۷۔ طوافِ نفل :- یہ جس وقت جی چاہے کرے۔

واجبات طواف

واجبات طواف آٹھ ہیں۔

۱۔ باوضو ہونا۔ ۲۔ ستر عورت ۳۔ جس کو عذر نہ ہو پیدل طواف کرنا۔ ۴۔ داہنی طرف سے طواف کرنا۔ ۵۔ حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا۔ ۶۔ حجر اسود سے ابتدا کرنا۔ ۷۔ اکثر سے زائد بقیہ شوط پورے کرنا۔ ۸۔ رکعتیں طواف پڑھنا۔

بیت اللہ شریف کے اردگرد ایک مرتبہ گھومنے کو شوط کہتے ہیں۔ واجب کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس میں سے کسی ایک کو چھوڑ دے گا۔ تو طواف کا پھر دوبارہ کرنا واجب ہے۔ اور اگر اعادہ نہ کرے گا۔ تو اس کی جزا واجب ہو گی۔ یعنی اس کو بکری ذبح کرنی ہو گی۔

جنایات احرام

جنائت لغت میں تقصیر اور خطا کو کہتے ہیں۔ اور حج کے بیان میں ہر اس فعل کا ارتکاب جنائت ہے جس کا کرنا احرام یا حرم کی وجہ سے ممنوع ہو

جنایات آٹھ ہیں۔

۱۔ خوشبو استعمال کرنا۔ ۲۔ مرد کو سلا ہوا کپڑا پہننا۔ ۳۔ مرد کو سر اور چہرہ ڈھانکنا اور عورت کے چہرہ سے کپڑے کا لگنا۔ ۴۔ بال دور کرنا۔ ۵۔ ناخون کاٹنا۔ ۶۔ جماع کرنا۔ ۷۔ واجبات حج میں سے کسی واجب کو چھوڑنا ۸۔ حرم کی

Marfat.com

گھاس یا درخت کاٹنا یا حرم کے جانور کو چھیڑنا۔

ان تمام باتوں میں سے اگر کسی ایک کو بھی صاحب احرام پورے طریقہ سے کرے گا تو دم واجب ہوگا یعنی قربانی کرنی پڑے گی۔ اور اگر کسی بات کو تھوڑی مقدار میں کیا تو صدقہ دینا پڑے گا۔ مثلاً احرام کی حالت میں کسی شخص نے داڑھی کے بال تھوڑی مقدار میں کٹائے یا منڈائے تو صدقہ دینا ہوگا۔ اگر ساری داڑھی منڈائی یا کٹائی تو دم واجب ہوگا۔ اسی پر باقی چیزوں کو قیاس کیا جائے۔ تھوڑی مقدار سے کپڑے یا جسم یا اس چیز کا چوتھائی حصہ مراد ہے۔

فرائض حج

حج کے فرائض تین ہیں۔

۱۔ احرام یہ شرط بھی ہے یعنی حج کی دل سے نیت کرنا اور تلبیہ کہنا

۲۔ وقوف عرفہ۔ یہ رکن بھی ہے یعنی ۹ ذی الحجہ کے زوال آفتاب سے لے کر ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا چاہے ایک لحظہ ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ طواف زیارت۔ اس کو طواف رکن بھی کہتے ہیں۔ وقوف عرفات سے پہلے جماع کا نہ ہونا بھی فرض ہے۔

فرض کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی اس میں سے چھوٹ جائے گا تو حج نہ ہوگا اور اس کی تلافی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہو سکتی۔

واجبات حج

۱۔ احرام اور وقوف عرفہ اور طواف زیارت کو ترتیب وار ادا کرنا۔

Marfat.com

۲۔ ہر فرض کو اس کے مخصوص مکان اور وقت میں ادا کرنا۔

۳۔ وقوف مزدلفہ۔

۴۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

۵۔ رمی جمار۔

۶۔ قارن اور متمتع کو قربانی کرنا۔

۷۔ سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔

۸۔ آفاقی کو طواف وداع کرنا۔

واجب کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے گا۔ تو حج تو ہو جائے گا۔ خواہ سہواً چھوٹا ہو یا قصداً مگر دم دینا لازم ہو گا یعنی قربانی۔

آفاقی سے وہ لوگ مراد ہیں جو میقات سے باہر کے باشندے ہیں۔

مقبولِ دعا کے مقامات

۱۔ بیت اللہ شریف پر پہلی نظر ڈالنے کا وقت۔ ۲۔ مطاف میں۔ ۳۔ حطیم میں۔ ۴۔ مقام ابراہیم میں۔ ۵۔ میزابِ رحمت میں۔ ۶۔ بیت اللہ شریف کے اندر۔ ۷۔ صفا و مروہ پر۔ ۸۔ میلین اخضرین پر۔ ۹۔ چاہ زم زم کے پاس۔ ۱۰۔ منیٰ میں۔ ۱۱۔ عرفات میں۔ ۱۲۔ مزدلفہ میں۔ ۱۳۔ رمی جمرہ کے پاس۔ ۱۴۔ ملتزم میں۔ ۱۵۔ حجرِ اسماعیل میں۔

ان مقامات پر بڑی عاجزی خشوع و خضوع اور آہ و زاری کرتا ہوا دعا مانگتا رہے۔ تکبیر تہلیل تحمید درود شریف کثرت سے پڑھتا رہے۔

Marfat.com

صفا و مروہ پر جانا

صفا و مروہ مسجد حرام کے قریب دو پہاڑیاں ہیں۔ طواف قدوم سے فارغ ہو کر اوّل صفا پر جا کر کعبہ کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے اور پھر یہ تکبیر کہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

پھر وہاں سے اتر کر مروہ کو جائے جب نیچے اترے تو میلین اخضرین کے درمیان میں دوڑتا ہوا مروہ کی چوٹی تک پہنچے پھر وہاں جا کر کعبہ کی طرف منہ کر کے اوپر والی تکبیر اور دعا پڑھے یہ ایک شوط ہوا۔

پھر مروہ سے اتر کر میلین اخضرین کے درمیان دوڑتا ہوا صفا پر جائے اور کعبہ کی طرف منہ کر کے وہی پہلی تکبیر اور دعا پڑھے، اسی طرح سات شوط پورے کرے، ساتواں شوط مروہ پر ختم ہوگا۔

پھر مکہ شریف میں آجائے اور احرام باندھے رہے، اس کے بعد جب دل چاہے کعبہ شریف کا سات مرتبہ طواف کرے، اس میں اکڑ کر چلنا اور دوڑنا نہیں ہے۔ نماز نفل سے یہ طواف بہتر ہے۔

حج کی ترتیب

سات ذی الحجہ کو بعد نماز ظہر امام خطبہ پڑھتا ہے جس میں احکام حج کی تعلیم ہوتی ہے۔ آٹھویں تاریخ کو حج کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں صبح نماز

Marfat.com

پڑھ کر منا کو جاتے ہیں۔ جو مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں رات کو قافلے قیام کرتے ہیں۔ پھر نویں تاریخ عرفہ کے روز صبح کی نماز کے بعد منا سے روانہ ہو کر میدانِ عرفات میں پہنچتے ہیں۔ یہاں زوال کے بعد اور ظہر کی نماز سے پہلے امام جمعہ کے خطبہ کی طرح دو خطبے پڑھتا ہے جس میں حج کی تعلیم ہوتی ہے۔ خطبہ کے بعد ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ظہر کے وقت ظہر و عصر کی دونوں نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ اور یہ دو جماعتیں و نماز پڑھانی امام حج کا کام ہوتا ہے۔ اگر امام نہ ہو تو علیحدہ علیحدہ پڑھیں اور ان دو جماعتوں میں جس طرح امام کا ہونا شرط ہے، اسی طرح احرام بھی شرط ہے۔

اگر کسی شخص نے ظہر کی نماز تنہا پڑھی ہو تو اس کو عصر کی نماز میں امام کے ساتھ شامل نہ ہونا چاہئے۔ اور عصر اپنے وقت پر پڑھنی چاہئے۔ اور جس نے ظہر کی نماز امام کے ساتھ بغیر احرام باندھے پڑھی ہو تو اس کو عصر کی نماز الگ پڑھنی جائز نہیں۔ اور اگر احرام باندھ لیا ہو تو عصر کی نماز اپنے وقت پر پڑھے امام کے ساتھ پڑھنی درست نہیں۔ اس لئے کہ احرام دونوں جماعتوں میں شرط ہے۔ امام کے ساتھ اگر بغیر احرام کے نماز پڑھے تو درست ہے۔ مگر عصر درست نہیں، کیونکہ وہ اپنے وقت سے پہلے ہے اور احرام اس کی شرط ہے۔ پھر میدانِ عرفات میں جا کر جبل رحمت کے قریب امام کے ساتھ سب لوگ قبلہ کی طرف منہ کر کے امام کی دعا سنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں نہایت عاجزی و خلوص سے شام تک اپنے لئے اور اپنے خویش و اقارب دوست و احباب اور تمام امتِ محمدیہ کے لئے دعا اور استغفار کرتے ہیں

Marfat.com

کیونکہ یہ وقت خاص دعا کی مقبولیت کا ہوتا ہے۔

مزدلفہ میں آنا

پھر جب آفتاب غروب ہو جائے تو تلبیہ پڑھتے ہوئے عرفات سے روانہ ہو کر مزدلفہ میں آتے ہیں۔ یہاں پیدل چلنا مستحب ہے۔ رات کو یہاں پر ٹھہرتے ہیں اور مغرب وعشاء کی دونوں نمازیں ساتھ پڑھتے ہیں۔ مغرب کی نماز اگر کوئی راستہ میں پڑھے گا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ اور یہاں آکر اس کو پھر پڑھنی پڑے گی۔ پھر صبح کی نماز کے بعد دسویں تاریخ کو تکبیر و تہلیل اور دعا میں مصروف رہیں۔ جب سورج نکلنے کے قریب ہو تو درود پڑھتے ہوئے مقام منا کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔

رمی جمار

منا میں تین مقامات پر نشانات بنے ہوئے ہیں۔ جن کو جمرات کہتے ہیں۔ ان تینوں مقاموں پر بھاگتے ہوئے سات کنکریاں انگلیوں سے پانچ گز کے فاصلہ پر کھڑے ہو کر ہر کنکری تکبیر اور لبیک کہہ کر مارتے اور ختم کرتے ہیں۔ سات کنکریوں سے کم نہ ہوں۔ یہ شیطان مردود پر لعنت ہے تاکہ آدمی اس کے فریب سے بچا رہے۔

یہ کنکریاں زمین کی جنس سے ہونی چاہئیں جن سے تیمم درست ہو مثلاً پتھر، مٹی۔ اگر مٹی پھینکی جائے تب بھی جائز ہے۔ مگر ایک مٹھی مٹی ایک کنکری کی مقدار سمجھی جائے گی۔ پتھر توڑ کر بھی کنکریاں نہ بنائی جائیں اور لکڑی یا موتی، جواہرات، مشک، عنبر کی ڈلیاں بھی مارنی جائز نہیں۔ کیونکہ یہاں شیطان کو ذلیل

Marfat.com

کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اور یہ سب چیزیں قیمتی اور عزت کی ہیں۔

قربانی

منیٰ میں جب رمیٔ جمار سے فارغ ہو جائے تو پھر قربانی کرے۔ یہیں پر وہ مقام ہے۔ جہاں ابراہیم علیہ السلام خواب میں اللہ تعالےٰ کا اشارہ پاکر اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہوئے تھے۔ اور اس امتحان میں آپ کے کامیاب ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس سنتِ ابراہیمی کو قائم رکھنے کے لئے مسلمانوں کو حکم دیا کہ حج کے بعد یہاں آکر قربانیاں کریں۔

قربانی کا گوشت خود کھائے اپنے عزیزوں اور دوستوں کو کھلائے اور غریبوں محتاجوں کو بھی تقسیم کرے۔ قربانی سے فارغ ہونے کے بعد سر منڈواکر غسل کر کے احرام کھول دے۔ اب ہر چیز کھانی پینی اور کپڑے پہننے حلال ہیں مگر ہم بستری سے ابھی پرہیز کرے۔

اس کے بعد کعبہ شریف میں آکر ظہر کی نماز پڑھے یا منیٰ میں پڑھ کر ہی روانہ ہو اور کعبہ میں آکر طواف کرے۔ یہ طواف فرض نہیں ہے۔ دسویں تاریخ کو جس وقت چاہے کرے۔ پھر منیٰ میں واپس آجائے کم سے کم دو دن ورنہ تین دن منیٰ میں رہے اور روزانہ رمیٔ جمار کرتا رہے اور تکبیرات ایام تشریق، تہلیل و تحمید استغفار اور درود شریف کی کثرت کرتا رہے۔

تیسرے دن یعنی تیرھویں تاریخ کو رمیٔ جمار کر کے مکہ شریف میں آجائے اور یہاں آکر وادیٔ محصب میں تھوڑی دیر ٹھہرے۔ اب اگر وطن کی واپسی کا

Marfat.com

ارادہ ہو تو کعبہ کا طواف کر کے وہاں سے رخصت ہو اسی کا نام طواف رخصت یا طواف صدر ہے۔ اس طواف میں ٹکنا اور دوڑ کر چلنا نہیں ہے طواف سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کر کے آب زمزم پیئے پھر اپنا چہرہ اور سینہ مقام ملتزم (مقام مصلی ابراہیمی) پر لگائے اور کچھ دیر تک کعبہ شریف کا پردہ پکڑ کر نہایت عاجزی سے دعا مانگے۔ اگر کعبہ شریف کے پردہ تک رسائی نہ ہو تو اپنے سر پر دونوں ہاتھ پھیلا کر سر کے دونوں طرف رکھے اور گریہ وزاری کے ساتھ دعا کرے اور پچھلے پیروں سے وہاں سے نکلے اور اپنے وطن کو روانہ ہو جائے۔

جس شخص نے پہلے آتے ہی عرفات میں قیام کیا یعنی اول بجائے مکہ میں داخل ہونے کے وہ باہر باہر عرفات میں جا ٹھہرا اور خطبہ سنا تو پھر اس پر طواف قدوم ضروری نہیں رہتا اور طواف نہ کرنے سے اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں آتا۔

عورت کے واسطے احرام کھولنے کے لئے سارا سر منڈانا یا کترانا جائز نہیں۔ بلکہ ایک انگلی کی برابر لمبائی اور موٹائی میں سر کے بال قینچی سے خود کاٹ دے سر کے کسی حصہ سے ہو بس احرام سے باہر ہو جائے گی۔

عمرہ کا طریقہ

عمرہ کے احرام کے دو میقات ہیں۔ ہندوستانیوں اور پاکستانیوں کے لئے یلملم اور مکہ والوں کے لئے تنعیم۔ اگر ہندوستان یا پاکستان سے مکہ معظمہ جا رہے ہوں اور صرف عمرہ ہی کرنا ہے تو یلملم کے بالمقابل

جہاز میں ہی احرام عمرہ باندھ لیں اور مکہ شریف پہنچ کر طواف اور سعی کر کے احرام کھول دیں۔ بس عمرہ ہو گیا۔

اگر مکہ معظمہ سے عمرہ کرنا ہے تو مقام تنعیم سے جا کر احرام باندھ کر مکہ شریف واپس آ کر طواف اور سعی کر کے احرام کھول دیں۔ عمرہ ہو گیا۔

مقیم مکہ کے لئے تنعیم سے احرام باندھنا ہے خواہ قیام عارضی ہو یا دائمی باہر کے حضرات ہوں یا اصل مکہ کے باشندے۔

عورت کا حج

عورت کا حج بھی مرد ہی کی طرح ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ مرد سر اور منہ کھلا ہوا رکھتا ہے اور عورت کو سر ڈھانکنا پڑتا ہے۔ مگر چہرہ پر نقاب نہیں ڈالا جاتا۔ یا اگر عورت چہرہ پر نقاب ڈالے تو اس طریقہ پر کہ کپڑا چہرہ سے نہ لگے اور نہ ہاتھوں میں دستانے پہنے، نہ خوشبو لگائے نہ زعفران۔ احرام میں سلے ہوئے کپڑے پہنے۔ تلبیہ بلند آواز سے نہ کہے۔ رمل و اضطباع نہیں کر سکتی۔ بغل سے چادر نکال کر مردوں کی طرح کندھوں پر نہ ڈالے بلکہ سارا بدن ڈھکے۔ میلین اخضرین کے درمیان نہ دوڑے۔ احرام اتارتے وقت مرد کی طرح سر نہ منڈوائے ہجوم کے وقت حجر اسود کے پاس نہ جائے۔ صفا و مروہ پر نہ چڑھے۔ مقام ابراہیم کے پاس اژدہام کی وجہ سے طواف کی رکعتیں نہ پڑھے۔ مطاف کے کسی محفوظ حصہ میں پڑھ سکتی ہے۔

اگر عورت ایام ماہواری سے ہو جائے تو کعبہ شریف کے طواف

Marfat.com

کو چھوڑ کر باقی سب مناسک ادا کرے۔ عورت پر کسی فرض و واجب کی تاخیر کرنے سے کفارہ لازم نہیں آتا۔

نفاس کا حکم بھی ماہواری کی مانند ہے۔

مخنث کا حج بھی عورت کی طرح ہے۔

میقات سے احرام عمرہ اور حج کی نیت سے باندھے جب احرام باندھنے لگے تو احرام کی دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ۔

اور نیت کرے اور کعبہ کا طواف عمرہ کے واسطے کرے تین دوروں میں طواف کے مثل کر چلے۔ صفا و مروہ میں دوڑ کر چلے۔

قرآن میں حلق (سر منڈوانے) کے بعد احرام حلال نہیں ہوتا حج کا احرام باقی رہتا ہے۔ اور تمتع میں عمرہ کرکے حلال ہو جاتا ہے۔ حج کا احرام عرفات میں جاتے وقت باندھے۔

مستحبات

حج میں ہو سکے تو ہمیشہ وضو سے رہے۔ خاموش رہے۔ فضول کلام نہ کرے۔ ماں باپ سے اجازت لے کر روانہ ہو۔ اپنے محلہ کی مسجد سے دو رکعت نماز پڑھ کر روانہ ہو۔ دوست احباب و اعزہ سے مل کر رخصت ہو اور ان سے دعا کا طالب ہو۔ روانگی کے وقت کچھ صدقہ دے۔ اپنے گھر سے جمعرات کے دن روانہ ہو۔ حضورؐ بھی حج کے لیے اسی دن روانہ ہوئے تھے۔ حج کے مہینے عید الفطر سے شروع ہوتے

Marfat.com

ہیں۔یعنی شوال ، ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے۔ ان کا خیال رکھے۔
مدینہ شریف کی زیارت چاہے حج سے پہلے کرے یا بعد کو کوئی
قید نہیں ہے۔

مسجد الحرام میں داخل ہونے کی دُعا۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ رَبِّ
اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ "اللہ تعالیٰ کا نام
لے کر داخل ہوتا ہوں اور اللہ کے رسول پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔
اے پروردگار میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے
میرے لئے کھول دے"

بیت اللہ شریف پر نظر کرنے کی دُعا۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ "اللہ تعالیٰ سب سے بڑی
شان والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں"
یہ تین مرتبہ کہے اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔ یہ دعا کی مقبولیت
کا مقام ہے۔

حجر اسود سے طواف شروع کرتے وقت کی دُعا۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِكَ وَتَصْدِیْقًا
بِکِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَھْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ۔ "شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے اللہ بڑی

شان والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑی شان والا ہے۔ اور اسی کے واسطے سب تعریف ہے۔ اور درود و سلام ہو اس کے رسول پر اے اللہ میں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور تیری کتاب کو سچا مانتا ہوں۔ اور تیرے عہد کو پورا کرتا ہوا تیرے نبی کی سنت کا اتباع کرتا ہوا اس پتھر کو چھوتا اور چومتا ہوں۔

طواف کی پہلی دُعا۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ "پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے، اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت خدائے بزرگ و برتر کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

طواف کی دوسری دُعا۔

اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِیْ بِخَیْرٍ۔ " اے اللہ جو کچھ مجھ کو دے اس پر مجھ کو قناعت دے اور اس میں برکت بھی عطا فرما۔ اور میری ہر پوشیدہ چیز پر خیریت کے ساتھ خلیفہ رہ۔

طواف کی تیسری دُعا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔ " اے اللہ میں تیری ذات کی پناہ لیتا

ہوں دین میں شک اور شرک کرنے اور نفاق سے اور مخالفت دین اور برے اخلاق سے۔

طواف کی چوتھی دُعا۔

رکن یمانی سے حجر اسود تک۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اے اللہ میں تجھ سے دین و دنیا کی سلامتی چاہتا ہوں۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

طواف کی پانچویں دُعا۔

اس کو رکن یمانی سے پہلے پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔ اے اللہ ہمارے سب کاموں کا انجام بہتر کر دے اور ہم کو دنیا کی ذلّت اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

یہ ایک شوط ہوا یعنی ایک مرتبہ بیت اللہ شریف کے گرد چکر لگایا۔ اسی طرح پر سات چکر لگائے ہر چکر میں یہی پانچوں دعائیں پڑھتا رہے یا ان کے علاوہ اور ماثورہ دعائیں بھی پڑھ سکتا ہے۔ سات شوط کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں طواف کی پڑھے۔

رکعتین طواف کے بعد کی دُعا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْٓ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ "اے اللہ تو میری پوشیدہ اور ظاہر سب حالتوں سے واقف ہے۔ پس میرا عذر قبول فرما۔ اور تو میری حاجت کو اور جو کچھ میرے دل میں ہے جانتا ہے۔ پس میری حاجت کو پورا کر اور قصور کو بخش دے۔ اے اللہ تو مجھ کو ایسا ایمان دے جو میرے دل میں جم جائے۔ اور ایسا یقین دے کہ میں تیرے سوا کسی کی پروا نہ کروں اور ایسی اچھی عادت دے کہ تیری دی ہوئی چیز پر خوش رہوں اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔"

آبِ زمزم کی دُعا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ۔ "اے اللہ میں تجھ سے مفید علم مانگتا ہوں اور وسیع رزق چاہتا ہوں۔ اور ہر قسم کی بیماری سے شفا چاہتا ہوں۔

صفا و مروہ کی دُعا۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ الاٰیة اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا هَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَهٗ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ۔

میلین اخضرین کی دُعا۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمْ۔

وقوف عرفہ کی کوئی خاص دعا معین نہیں ہے۔ حسب حال جو دعا چاہے پڑھے۔

رمی کی دُعا۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِلشَّیْطَانِ وَرِضًی لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَّسَعْیًا مَشْکُوْرًا۔ " میں اللہ کا نام لے کر شیطان کو کنکریاں مارتا ہوں تاکہ شیطان ذلیل ہو۔ وہ اللہ بڑی شان والا ہے۔ اس کی رضا چاہتا ہوں۔ اے اللہ میرا حج قبول فرما اور گناہ معاف فرما اور کوشش منظور کر۔

مزدلفہ کی دعا۔

استغفار تسبیح وتہلیل درود شریف اور تلبیہ کے بعد ہر قسم کی جامع دعائیں پڑھ سکتا ہے یا یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا۔ " اے اللہ بیشک تو معاف کرنے والا ہے۔ معافی مانگنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ پس ہمارے گناہ معاف فرما۔

Marfat.com

زیارت مدینہ منورہ

مدینہ منورہ کی زیارت حج سے پہلے بھی کرسکتا ہے۔ اور بعد کو بھی اور بہتر یہی ہے کہ بعد میں کرے۔ زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مدینہ کی حاضری اگرچہ حج کے مناسک میں شامل نہیں ہے۔ اور فرضیت حج کے لئے زادراہ مدینہ کا ہونا شرط نہیں ہے۔ بلکہ جس کے پاس صرف حج کی استطاعت ہو اور مدینہ منورہ جانے کی نہ ہو تو اس پر حج فرض ہے۔ اگر ایسا شخص صرف حج کرکے واپس آجائے تو یہ ناجائز یا حرام نہیں ہے۔ لیکن اس قدر قریب پہنچ کر بھی اگر کوئی شخص سرورِ لولاک کے آستانہ پہ حاضری کا شرف حاصل نہ کرسکے تو یہ انتہائی بدنصیبی اور ایک نعمت عظمیٰ سے محرومی کا سبب ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود زیارت کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اور باوجود استطاعت کے مدینہ حاضر نہ ہونے والوں کو بے مروت اور ظالم فرمایا ہے۔ جیسا کہ حسب ذیل احادیث سے ظاہر ہے۔

قال النبیؐ من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی۔ رواہ ابن عدی بسند حسن۔ نبی صلعم نے فرمایا کہ جس نے حج بیت اللہ کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پہ ظلم کیا۔

Marfat.com

قال النبیؐ من زار قبری وجبت لہ شفاعتی رواہ دار القطنی والمبزاز۔ فرمایا کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہو گی۔

قال النبیؐ مَن زارنی کان فی جواری یوم القیامۃ (مشکوٰۃ) حضورؐ نے فرمایا جو شخص میری زیارت کرے گا قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہو گا۔

قال النبیؐ من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی۔ (مشکوٰۃ) فرمایا حضورؐ نے جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی میرے مرنے کے بعد تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

پس ہر مسلمان صاحب استطاعت کو لازم ہے کہ اس سعادت کبریٰ کو ضرور حاصل کرے۔ اور تمام راستہ ذوق و شوق اور جذبۂ محبت میں مخمور ہو کر درود شریف پڑھتا ہوا روانہ ہو جب مدینہ منورہ قریب آجائے تو داخل ہونے سے پہلے غسل کرے یا داخل ہونے کے بعد کرے۔ اور جب مدینہ منورہ کی فصیل آجائے تو درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذا حَرَمُ نَبِیِّکَ فَاجْعَلْہُ وِقَایَۃً مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ۔ " اے اللہ یہ تیرے نبیؐ کا حرم ہے اس کو میرے لئے جہنم سے نجات کا سبب اور عذاب سے امن کا باعث اور برے حساب سے محفوظ کر دے۔

شہر میں داخل ہو کر اول مسجد نبوی میں داخل ہو اور داہنا پیر اول داخل

Marfat.com

کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔ " اے اللہ درود و سلام بھیج محمدؐ پر اور ان کے اصحاب پر اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے

اور جس دروازے سے چاہے داخل ہو مگر باب جبریل سے داخل ہونا بہتر ہے مسجد میں داخل ہوکر دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھے۔ اگر فرض جماعت ہورہی ہو تو جماعت میں شامل ہوجائے۔ تحیۃ المسجد ادا ہو جائے گی۔

منبر اور مزار شریف کے درمیانی حصّہ کو روضہ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا ہے۔ مابین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ۔ یعنی میرے گھر اور میری قبر کے درمیان باغ ہے جنّت کے باغوں سے۔ پس اگر ہو سکے تو محراب نبی میں نماز پڑھے ورنہ روضہ میں جہاں جگہ ملے یا مسجد نبوی میں جہاں جگہ میسّر ہو۔

مزار اقدس پر سلام

نماز سے فارغ ہوکر بڑے ادب و احترام سے مزار مقدس پر آکر چار پانچ ہاتھ کے فاصلے سے کھڑے ہوکر قبلہ کی طرف پشت کرکے ذرا

Marfat.com

بائیں سمت مائل ہو جائیں تاکہ روئے انور کا مقابلہ ہو جائے اور یہ خیال کریں کہ حضور مزار مقدس میں قبلہ رو آرام فرما ہیں۔ اور سلام و کلام کو سنتے ہیں۔ پھر درمیانی آواز سے جونسا چاہو سلام پڑھو اردو فارسی عربی اور اگر کسی کو یاد نہ ہو تو کم از کم اتنا ضرور پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔ یا یہ سلام پڑھیں :

نازشِ انبیا السلام علیک
اے حبیبِ خدا السلام علیک

شاہِ لولاک تم پر خدا کا سلام   اہلِ عالم کا اہلِ سما کا سلام
ہر شہنشاہ کا ہر گدا کا سلام   میری جان و دلِ مبتلا کا سلام

تم پہ صبح و مسا السلام علیک
اے حبیبِ خدا السلام علیک

رب کی تخلیقِ اول کے نور آپ ہیں   بزمِ امکاں کی وجہ ظہور آپ ہیں
باعثِ انبساط و سرور آپ ہیں   میری بخشش کا ذریعہ حضور آپ ہیں

شاہِ روزِ جزا السلام علیک
اے حبیبِ خدا السلام علیک

واہ رتبہ یہ خیر الانام آپ کا   ماورائے فلک ہے مقام آپ کا
عرشِ اعلیٰ پہ ہے احترام آپ کا   گفتگوئے خدا ہے کلام آپ کا

زیبِ عرشِ علا السلام علیک
اے حبیبِ خدا السلام علیک

Marfat.com

اپنے دامن میں مجھ کو چھپا لیجئے حشر کے روز زیرِ لوا لیجئے
اب خبر جلد بہرِ خدا لیجئے مجھ کو گمراہیوں سے بچا لیجئے

خسرو را ہند السلام علیک

اے حبیبِ خدا السلام علیک

مونسِ بیکس و بے نوا آپ ہیں اہلِ حاجت کے حاجت روا آپ ہیں
حامئ ہر امیر و گدا آپ ہیں دافعِ درد و رنج و بلا آپ ہیں

میں بھی ہوں آپ کا السلام علیک

اے حبیبِ خدا السلام علیک

آپ پہ رحمتیں اے خدا کے حبیب آپ ہیں زخم خوردہ دلوں کے طبیب
در پہ حاضر ہے آج ایک عبدِ غریب چشمِ الطاف سے یہ نہ ہو بے نصیب

کانِ جود و سخا السلام علیک

اے حبیبِ خدا السلام علیک

حضورِ اکرم کا ارشاد ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس کھڑا ہو کر سلام یا درود بھیجتا ہے۔ تو میں درود و سلام کو سنتا ہوں اور اس کا جواب دیتا ہوں۔ اگر کسی دوست احباب یا رشتہ دار نے تم سے حضورؐ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لئے کہا ہو تو اپنے سلام سے فارغ ہونے کے بعد اگر ایک شخص ہے تو کہو۔ السلام علیک یارسول اللہ من فلاں بن فلاں اور فلاں کی جگہ اس کا نام لو اور اگر بہت سے لوگ ہیں تو اس طرح کہو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ جَمِیْعِ مَنْ اَوْصَانِیْ بِالسَّلَامِ عَلَیْکَ۔

Marfat.com

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ پر سلام

حضور اکرمؐ کے سلام سے فارغ ہونے کے بعد ایک ہاتھ داہنی طرف کو ہٹ کر یہ سلام پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَثَانِيَهٗ فِي الْغَارِ وَرَفِيْقَهٗ فِي الْاَسْفَارِ وَاَمِيْنَهٗ عَلَى الْاَسْرَارِ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا۔

پھر ایک ہاتھ اور داہنی طرف کو ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر یہ سلام کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ الَّذِيْ اَعَزَّ اللّٰهُ بِهِ الْاِسْلَامَ اِمَامُ الْمُسْلِمِيْنَ مَرْضِيًّا حَيًّا وَّمَيِّتًا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا۔

Marfat.com

نکاح

نکاح ایک ایسی عبادت ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک برابر جاری ہے۔ نکاح نہ کرنے والے پر وعید آئی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ نکاح میری سنت ہے جس نے اس سنت کو اختیار نہ کیا وہ مجھ سے نہیں۔ اگر کوئی شخص بغیر نکاح کئے رات دن عبادت و نوافل میں مشغول رہے تو اس کے مقابلہ میں وہ شخص بدرجہا افضل و بہتر ہے جو نکاح کر کے پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے۔ اور اپنے اہل و عیال کی دستگیری اور پرورش میں مصروف رہتا ہے۔

نکاح سنت مؤکدہ ہے اور اگر کسی شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ نکاح نہ کرے گا تو زنا میں مبتلا ہو جائے گا۔ تو ایسی صورت میں نکاح کرنا واجب ہے۔

نکاح ایک ایسی چیز ہے جس سے مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ اور انسان کو جائز طریقہ پر اولاد حاصل ہوتی ہے۔ جو دنیا میں ایک بڑی نعمت ہے۔

Marfat.com

نکاح کی تعریف

نکاح ایک معاہدہ ہے جس کی ایجاب وقبول کے ساتھ تکمیل ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد مرد کو عورت سے فائدہ حاصل کرنا حلال ہو جاتا ہے۔ اس معاہدہ میں پہلی جو بات ہو گی خواہ وہ مرد کی طرف سے ہو یا عورت کی اس کا نام ایجاب ہے اور دوسرے کے منظور کر لینے کا نام قبول ہے۔

مثلاً اگر مرد نے پہلے عورت سے کہا کہ میں نے تیرے ساتھ نکاح کر لیا اور عورت نے اس کے جواب میں کہا کہ میں نے قبول کیا تو مرد کے قول کو ایجاب کہیں گے اور عورت کے اقرار د جواب کو قبول۔ یا کوئی عورت مرد سے اس طرح کہے کہ میں نے اپنی ذات کو تیرے نکاح میں دے دیا اور مرد اس کے جواب میں کہے کہ میں نے تجھے قبول کیا تو اس میں عورت کا قول ایجاب ہو گا اور مرد کا اس کو منظور کر لینا قبول کہلائے گا۔

ایجاب وقبول کے صحیح ہونے کے لئے پہلے یہ چیز ضروری ہے۔ کہ ان میں سے دونوں یا صرف ایجاب یا قبول ایک جملہ ماضی کے صیغہ میں استعمال کیا جائے مثلاً مرد کہے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا، عورت اس کے جواب میں کہے میں نے قبول کیا یا عورت مرد سے یہ کہے کہ تو مجھے اپنے نکاح میں لے لے اور مرد کہے میں نے نکاح میں لے لیا۔

دوسری چیز عاقدین کا تعین ہے۔ مرد کی تو تعیین ظاہر ہوتی ہے کہ وہ مجلس میں موجود ہوتا ہے۔ البتہ جس عورت کے ساتھ اس کا نکاح کیا جائے گا اس کا تعین کیا جائے اور ظاہر کیا جائے کہ فلاں کی بیٹی فلاں لڑکی

Marfat.com

سے عقد کیا جائے گا۔ اگر عورت یا اس کے باپ کے نام میں مغالطہ ہو جائے گا، تو نکاح نہ ہوگا۔ یا اگر سہواً نکاح کے وقت اس عورت کے نام کی بجائے جس کے ساتھ نکاح قرار پایا ہے اس کی بہن کا نام زبان سے نکل جائے تو اس کی بہن کے ساتھ نکاح ثابت ہوگا ایجاب وقبول کے بعد۔

تیسرے نکاح لفظ نکاح اور ایسے الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے جو فوراً کسی چیز کے مالک بنا دینے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ جیسے ہبہ تملیک وغیرہ مثلاً یوں کہنا کہ تیرے ساتھ میں نے نکاح کیا یا عورت کہے کہ میں نے اپنی ذات کا تجھ کو مالک بنا دیا۔

چوتھے ایجاب وقبول کے لئے دلی خواہش اور مرضی کا پایا جانا ضروری نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کے مجبور کرنے سے یا ہنسی مذاق میں بھی ایجاب وقبول کے الفاظ کا اظہار کرے گا۔ تو نکاح صحیح ہو جائے گا۔

پانچویں عورت کا ان عورتوں میں سے نہ ہونا جن سے نکاح حرام ہے

چھٹے، عاقدین یا ان کے ولیوں کا عاقل و بالغ ہونا، اگر ولی نابالغ ہے یا مجنون ہے تو نکاح نہ ہوگا۔

ساتویں، دو گواہوں کا ہونا بھی شرط ہے۔

آٹھویں، عورت سے اجازت لینا۔

محرمات

جن مرد اور عورتوں کو فطرتاً ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا

پڑتا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے لئے حرام کر دیا ہے۔ تاکہ ایسے مرد و عورتوں کے آپس میں نہایت پاک تعلقات رہیں اور خلوص و محبت کے ساتھ بے تکلف ایک دوسرے سے ملیں جلیں اور یہ حرمت کئی اعتبار سے ہے۔

نسبی رشتے

ماں۔ نانی۔ پرنانی۔ دادی پردادی۔ بیٹی۔ پوتی۔ پرپوتی۔ نواسی۔ بہن حقیقی ہو یا سوتیلی۔ پھوپھی۔ خالہ۔ بھتیجی یا اس کی اولاد بھانجی یا اس کی اولاد۔ بیٹے۔ پوتے۔ پرپوتے کی بیوی۔ یہ تمام رشتے حرام ہیں۔ ان سے مرد کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

البتہ سوتیلی ماں کی بیٹی جو اس کے پہلے شوہر سے ہو اپنے باپ کی صلب سے نہ ہو اس کے ساتھ نکاح جائز ہے۔

سسرالی رشتے

اپنی منکوحہ یا مدخولہ کی ماں۔ نانی دادی اور اس کی بیٹی۔ نواسی۔ پوتی۔

رضاعی رشتے

کسی عورت کا دودھ پینے کو رضاعت کہتے ہیں۔ دودھ پینے کی وجہ سے دودھ پینے والے اور دودھ پلانے والی کے ساتھ نسب کی طرح رشتہ وابستہ ہو جاتا ہے۔ یعنی یہ دودھ پلانے والی عورت اس دودھ پینے والے بچے کی رضاعی ماں اور اس عورت کا شوہر اس بچہ کا رضاعی باپ اور اس عورت کی اولاد اس شیر خوار بچے کے رضاعی بھائی

Marfat.com

بہن بن جاتے ہیں۔

دودھ پلانے والی اور اس کی طرف کے تمام لوگ اس شیر خوار کے رشتہ دار ہوجاتے ہیں۔ اور یہ جوان ہوکر ان سے اسی طرح نکاح نہیں کر سکتا جس طرح اس کے اپنے نسبی رشتہ دار اس پر حرام ہیں۔ لیکن اس شیر خوار کی طرف سے یہ خود۔ اس کی بیوی اور اولاد سے رشتہ قائم رہتا ہے۔ اس کے اور دوسرے رشتہ داروں سے مرضعہ کے ساتھ کوئی رشتہ قائم نہیں ہوتا یعنی ان میں حرمت قائم نہ ہوگی۔ لیکن حسب ذیل رضائی رشتے نسبی رشتوں کے برخلاف اس شیر خوار کے لئے حلال ہونگے۔

۱۔ رضاعی بھائی بہن پھوپھی خالہ بھتیجی بھانجی۔

۲۔ رضاعی بیٹا بیٹی کی بہن۔ پھوپھی۔ نانی۔

۳۔ رضاعی پوتا۔ پوتے کی ماں۔

اپنے رضائی بھائی اور نسبی بھائی کی بہن سے بھی نکاح کرنا جائز ہے۔ مثلاً کسی کی دو بیویاں ہیں اور دونوں کے دو اولادیں ہیں اور ایک بیوی کے پہلے خاوند سے ایک لڑکی ہے تو یہ لڑکی دوسری بیوی کے لڑکے کے لئے حلال ہے۔

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا دودھ پیئے تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوگی۔ کیونکہ اب وہ رضاعت کی عمر میں نہیں ہے۔ البتہ بلا ضرورت پینے سے گنہگار ضرور رہےگا۔

اگر کوئی بچہ متعدد عورتوں کا دودھ پیئے گا تو ان سب سے اس کا رشتہ

قائم ہوگا۔ اور دودھ پینے والے کی عمر دو برس سے زیادہ نہ ہو۔ اگر ایک قطرہ دودھ بھی حلق سے نیچے اتر جائے گا تو اس دودھ پلانے والی سے رضاعی رشتہ قائم ہو جائے گا۔

اگر مدت رضاعت دو سال کے بعد کوئی بچہ کسی عورت کا دودھ پیئے گا تو اس عورت میں رشتہ قائم نہ ہوگا۔

اجتماعِ اُختین

ایک نکاح میں دو بہنیں بھی جمع کرنا حرام ہے اسی طرح پھوپھی و بھتیجی خالہ اور بھانجی وغیرہ کا جمع کرنا بھی ناجائز ہے، چاہے ایک وقت میں ان سے نکاح کیا جائے، یا یہ صورت ہو کہ ایک پہلے سے نکاح میں موجود ہو پھر دوسری سے نکاح کر لیا جائے۔ یا ایک کو طلاق دے چکا تھا مگر اس مطلقہ کی عدت ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ دوسری سے نکاح کر لیا یہ سب صورتیں ناجائز ہیں۔

شریعت نے ایک مرد کو ایک وقت میں چار نکاح کرنے کی اجازت دی ہے۔ ایک وقت میں اس سے زیادہ نکاح کرنا اس کے لئے ناجائز ہے۔

مطلقہ غیر حلالہ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں بیک وقت یا مختلف اوقات میں دیدے تو وہ اس کے نکاح سے خارج ہو جاتی ہے۔ اور اس کے شوہر کو اب اس سے دوبارہ نکاح کرنا اس وقت تک حرام ہے، جب تک یہ

Marfat.com

حلالہ نہ کرے۔

حلالہ کا یہ مطلب ہے کہ یہ عورت اپنی عدت پوری کرکے کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے اور وہ شوہر ہم بستری کے بعد اس کو طلاق دے دے۔ پھر یہ عورت عدت گذرنے کے بعد پہلے شوہر کے لئے جائز ہو سکتی ہے کہ وہ اس سے نکاح کرے۔

مغائیرتِ مذہب

یعنی غیر مذہب بت پرست اور آتش پرست عورتوں سے بھی نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ یہود اور نصاریٰ عورتوں سے نکاح ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اہلِ کتاب ہیں۔ لیکن افضل یہی ہے کہ ان سے بھی نہ کیا جائے۔ اور مسلمان عورت کا نکاح سوائے مسلمان کے کسی دوسرے سے نہیں ہو سکتا چاہے اہلِ کتاب ہو یا غیر اہلِ کتاب۔

ولایت

کسی عورت کا نکاح ولیٔ قریب کے موجود ہوتے ہوئے ولیٔ بعید نہیں کر سکتا، عورت کے ولی ترتیب وار حسب ذیل ہیں۔

باپ۔ دادا۔ بھائی۔ بیٹا۔ بھتیجا۔ چچا۔ ان کے بعد پھر ماں۔ دادی۔ نانی۔ بیٹی کو ولایت حاصل ہے۔ صغیرین کے نکاح میں ولی کا ہونا فرض ہے ان کا نکاح بغیر ولی کے صحیح نہیں۔ اور عاقل بالغ عورت کے نکاح میں ولی

Marfat.com

کی موجودگی سنت ہے۔ اور اس کا نکاح بغیر ولی کی اجازت کے بھی درست ہے۔

دیوانے اور نابالغ کو کسی کی ولایت کا حق حاصل نہیں نہ کسی کافر کو کسی مسلمان کی ولایت کا حق پہنچتا ہے۔ ولی کو اختیار حاصل ہے کہ نابالغ لڑکے لڑکی کا جہاں چاہے اپنی خوشی سے بالجبر نکاح پڑھا دے۔ لیکن اگر اس میں لڑکی کی کوئی حق تلفی ہوئی ہو تو اس کو بالغ ہونے پر یہ اختیار ہے کہ قاضی کے ذریعہ اس نکاح کو فسخ کرا دے۔ بالغ عورت کے نکاح کے لئے اس کا راضی ہونا شرط ہے۔ لیکن اگر وہ غیر کفو میں کہیں نکاح کرنا چاہے تو وہ بغیر ولی کی اجازت کے ناجائز ہوگا۔

بالغہ باکرہ لڑکی کو جب اس کے نکاح سے آگاہ کیا جائے تو اس کو سن کر اس کا ہنسنا، خاموش ہو جانا یا رونا اس کی اجازت کے ہم معنی سمجھا جائے گا۔ یا کسی نامزد شخص کے ساتھ نکاح کے بعد عورت کو آگاہ کیا جائے تو اس صورت میں بھی اس کی خاموشی یا ہنسی اس کی رضامندی کے مرادف ہوگی۔ اگر ایسی لڑکی سے ولی کے علاوہ اور کوئی ایسا شخص جو ماں یا باپ کے رشتہ داروں میں سے ہو اجازت طلب کرے تو اس کو زبان سے اظہار کرنا ضروری ہوگا۔

اسی طرح ثیبہ عورت سے صاف طور پر اجازت لینا ضروری ہے۔ خواہ اس کا نکاح باپ دادا کریں یا اور کوئی ولی۔ نیز ولی بعید کے ذریعہ نکاح ہونے میں یہ چیز بھی ضروری ہے۔ کہ اس شخص معیّن کو اور جو کچھ مہر مقرر

Marfat.com

کیا گیا ہو دونوں چیزوں کو اس پر ظاہر کردیں۔ ہاں اگر باپ دادا نکاح کریں تو اس اظہار کی ضرورت نہیں۔

لڑکی کے چچا یا چچازاد بھائی وغیرہ کی موجودگی میں اگر ماں کی ولایت سے اس کا کہیں نکاح ہو جائے اور چچا کے ذریعہ کسی دوسری جگہ نکاح ہو جائے تو ماں کا نکاح کیا ہوا قابلِ تسلیم نہ ہوگا۔ بلکہ چچا کا کیا ہوا منعقد ہوگا۔

ایسے بچے جن کا کوئی وارث نہ ہو ان کی ولایت کا حق بادشاہِ اسلام یا قاضی کو حاصل ہے۔ ولی بعید ایسے بچوں کا اس وقت نکاح کرسکتا ہے جب ولی قریب تین دن کے اندر اس کے پاس نہ پہنچ سکتا ہو اور کافی فاصلہ پر ہو۔

نکاح کے لئے دو گواہوں کا ہونا بھی ضروری ہے۔ جو عاقل بالغ اور مسلمان ہوں۔ صرف دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں شہادت کے لئے کافی ہیں۔ فاسق اور نابینا لوگ بھی گواہ ہو سکتے ہیں۔ اور اگر کسی اہلِ کتاب عورت سے نکاح ہو تو اس میں اس کے ہم قوم اہلِ کتاب کی گواہی معتبر ہو سکتی ہے۔ البتہ ایسے گواہ جو بہرے ہوں ان کی شہادت نکاح کے لئے کافی نہ ہوگی۔

نکاح متعہ اور موقت بھی دونوں ناجائز ہیں۔ متعہ کی یہ صورت ہے کہ کوئی شخص کسی عورت سے کچھ روپیہ کے معاوضہ میں اس شرط پر نکاح کرے کہ میں اس قدر مدت تک تجھ سے نفع حاصل کروں گا۔

مہر

مہر اس نقد روپیہ یا جنس کو کہتے ہیں جو شوہر کی طرف سے عورت کو نکاح اور اس سے فائدہ حاصل کرنے کے معاوضہ میں دیا جاتا ہے۔ یہ بھی مثل ایک قرض کے ہوتا ہے جس کا ادا کرنا شوہر کو ضروری ہے۔ حتی الامکان اس کو فوراً ادا کر دینا چاہیئے۔ تاکہ ایک بار اور مواخذہ آخرت سے سبکدوش ہو جائے نکاح کے لئے مہر ضروری چیز ہے۔ نکاح کے وقت اس کو طے کر لینا چاہیئے اگر نکاح کے وقت اس کا ذکر اور معاملہ طے نہ کیا تو نکاح تو بہر صورت ہو جائے گا۔ مگر مہر کا ذکر نہ ہونے کی صورت میں مہر مثل ادا کرنا ضروری ہوگا۔ اگر کوئی شخص اس شرط پر نکاح کرے کہ میں مہر نہ دوں گا۔ تو یہ شرط اس کی باطل رہے گی اور مہر مثل دینا پڑے گا۔ کیونکہ یہ عورت کا حق ہے جو ہر صورت میں مرد پر واجب الادا ہوتا ہے۔

شغار

اگر دو شخص اپنی بہنوں یا بیٹیوں کا ایک دوسرے سے بالمقابل نکاح کر دیں اور دونوں نکاحوں کا ایک دوسرے سے معاوضہ قرار دیں تو اس نکاح کا نام شغار ہے۔ اس صورت میں بھی مہر مثل واجب ہوگا۔ یا اگر شوہر اپنی خدمات کو اس کا مہر مقرر کرے تب بھی مہر مثل لازم آئے گا۔

Marfat.com

اگر عورت کا مہر مذکور نہ ہو اور خلوت سے پہلے شوہر اس کو طلاق دے دے تو ضروری زنانہ پارچہ جات جن کی قیمت نصف مہر مثل سے کم نہ ہو اور دونوں کے مناسب حال نان نفقہ دینا واجب ہوگا۔ اور اگر مہر معین ہو تو نصف مہر۔

مہر مثل

مہر مثل وہ مہر ہے جو عورت کے خاندان کی ان عورتوں کا ہو جو حسن و جمال، علم و دولت، اخلاق و دینداری میں اس عورت کے مانند ہوں۔ جو مہر ان عورتوں کا ہوگا وہی اس کا مقرر کیا جائے گا۔

مہر کی دو قسمیں ہیں۔ مہر معجل۔ مہر موجل۔

مہر معجل

مہر معجل وہ مہر ہے جس کو مرد فوراً ادا کر دے یا جس وقت عورت طلب کرے اسی وقت ادا کر دیا جائے۔

مہر موجل

یہ وہ مہر ہے جو مہر معجل کے برعکس ہو۔ یعنی فوراً اس کی ادائیگی عمل میں نہ آئے بلکہ کسی میعاد پر موقوف ہو اور اگر کوئی میعاد مقرر نہ کی گئی ہو تو پھر اس کی میعاد موت یا طلاق سمجھی جائے گی۔ یعنی جس وقت شوہر مرنے لگے

Marfat.com

اس وقت ادا کیا جائے یا مرد عورت کو طلاق دے اس وقت اس کا مہر ادا کرے۔

تعداد مہر

مہر اگر کم سے کم مقرر کیا جائے تو دس درہم سے کم نہ ہونا چاہئے۔ مہر دس درہم کا ہونا ہی مخصوص نہیں بلکہ ہر وہ شے جس کی قیمت دس درہم کے برابر ہو سکتی ہے جیسے سونا چاندی جانور مکان وغیرہ وہ مہر ہو سکتی ہے۔ لیکن شرعاً جو چیزیں مال کی تعریف اور حد میں داخل نہ ہوں مثلاً شراب سور وغیرہ یہ مہر میں شامل نہیں ہو سکتیں۔

اگر کوئی شخص دس درہم سے کم مہر مقرر کرے پھر بھی اس کو دس درہم ہی دینے پڑیں گے۔ کیونکہ یہ کم کی انتہائی حد ہے۔ عرب اور حضورؐ کے خاندان میں چار سو درہم سے کم مہر نہیں ہوتا تھا۔ البتہ زیادتی کی کوئی حد نہیں جس قدر چاہے مقرر کر سکتا ہے۔ لیکن استطاعت سے زیادہ مہر مقرر کرنا مکروہ ہے۔ اگر اس کی ادائیگی نہ ہو سکی تو ایک آخرت کا بار سر پر رہا اور عدم موافقت کی صورت میں دنیا میں ہی اس کا نتیجہ دیکھنا پڑ جائے۔

نکاح پڑھانے کا طریقہ

نکاح کے لئے مجلس کا علانیہ طور پر منعقد کرنا اور مسجد کا ہونا مستحب ہے۔ اور ضروری ہے کہ نوشہ مجلس میں موجود ہو اور دولہن کی طرف سے ولی

Marfat.com

یا وکیل۔ یعنی اگر دولہن نابالغہ ہو تو ولی اور بالغہ ہو تو وکیل کو موجود ہونا چاہیے۔

جب مجلس منعقد ہو جائے تو دولہن بالغہ کا ولی یا وکیل معہ دو گواہوں کے اس کے پاس جاکر اس سے اجازت لے کر مجلس میں آکر اعلان کرے۔ دولہن باکرہ سے اجازت لینے والا ولی اس کا باپ یا دادا ہو تو اس کی خاموشی کو اجازت سمجھا جائے گا۔ اور اگر دولہن نابالغہ ثیبہ ہو اور اجازت لینے والا باپ دادا کے علاوہ کوئی اور شخص ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس کی خاموشی کافی نہیں ہوگی۔ بلکہ صاف طور پر دولہن کو کہنا ہوگا کہ مجھے منظور ہے۔ یا میرے نکاح کی میری طرف سے اجازت ہے۔

اس کے بعد نوشہ کو کلمۂ طیب، کلمۂ شہادت، ایمان مجمل و ایمان مفصل پڑھا کر تجدید ایمان کرائے اس کے بعد نکاح پڑھانے والا خود یہ خطبہ پڑھے۔

خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ

وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ

اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ

Marfat.com

يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ

لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ

مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً. وَاتَّقُوا اللّٰهَ

الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ. إِنَّ اللّٰهَ

كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا

Marfat.com

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ

يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا۔

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اس سے مدد چاہتے ہیں، اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی سے پناہ مانگتے ہیں، اپنی جانوں کی برائیوں سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔ اور ڈرو اس اللہ سے جس کے نام سے آپس میں مانگتے ہو اور قرابت میں۔ اللہ تم پر نگہبان ہے۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور نہ مرو مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور مضبوط بات کہو۔ اللہ تمہارے عمل تمہارے لئے سنوار دے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی وہ بڑی مراد کو پہنچا۔ ——————

Marfat.com

اس خطبہ کے بعد نوشہ سے مخاطب ہو کر کہے کہ میں نے فلاں بنت فلاں کا نکاح اس قدر مہر کے عوض میں تمہارے ساتھ کیا۔ اور نوشہ فوراً ہی بلند آواز سے کہے کہ میں نے قبول کیا۔

اس کے بعد دولہا دولہن کی خیر و برکت کے لئے دعا مانگی جائے۔

نکاح کے بعد کھجوریں تقسیم کرنا مستحب ہیں اور دولہا دولہن کے لئے مبارکباد دینا بھی مستحب ہے۔

زفاف کے بعد نوشہ کو اپنی استطاعت کے مطابق دعوت ولیمہ کرنا مسنون ہے۔

Marfat.com

طلاق

قانون شریعت کے تحت نکاح کے ذریعہ جو پابندیاں عورت پر عائد ہو جاتی ہیں، عورت کو ان سے آزاد کر دینے کا نام طلاق ہے۔ تمام جائز و مباح چیزوں میں طلاق سب سے بری اور غیر مستحسن چیز ہے طلاق دینے کا اختیار بخلاف نکاح کے صرف مرد کو حاصل ہے عورت کو اس میں کوئی اختیار نہیں۔ نکاح کے اندر تو مرد و عورت دونوں کی رضامندی ضروری ہوتی ہے مگر طلاق میں عورت کی مرضی یا غیر مرضی کو کوئی دخل نہیں مرد اپنی خوشی سے جب چاہے طلاق دے سکتا ہے۔ طلاق دینا ایسے حالات میں واجب ہو جاتی ہے جبکہ عورت سے اس کو اپنے مال یا جان کا اندیشہ ہو یا ماں باپ کا طلاق دینے کا حکم ہو، البتہ ایسی حالت میں طلاق دینا حرام ہے جبکہ عورت ایام ماہواری کی حالت میں ہو۔

ہر عاقل و بالغ شخص خواہ وہ اپنی خوشی سے طلاق دے یا کسی کے مجبور کرنے اور بہکانے سے یا ہنسی مذاق میں یا کسی نشہ یا غصہ کی حالت میں ہر صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔ ہاں خواب کی حالت میں اگر کسی کے

منہ سے طلاق کے الفاظ نکل جائیں تو طلاق واقع نہ ہوگی اور نہ نابالغ و دیوانے کی طلاق درست ہے۔ طلاق کے وقت عورت کی موجودگی یا گواہوں کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے۔ اس کی عدم موجودگی میں بھی طلاق ہو سکتی ہے تحریری و زبانی دونوں صورتیں طلاق کے لئے جائز ہیں۔

اقسام طلاق

طلاق اپنی نوعیت کی بناء پر تین قسمیں رکھتی ہے۔

طلاق احسن۔

یہ وہ طلاق ہے جو ایسی حالت میں دی جائے جبکہ عورت طہر (پاکی) کی حالت میں ہو اور اس طہر میں اس سے صحبت نہ کی ہو اور وہ مطلقہ ہو کر اپنی عدت پوری کر لے یعنی صرف ایک ہی طلاق دی جائے۔

طلاق حسن۔

یہ وہ طلاق ہے جو مختلف تین طہروں میں تین طلاقیں دی جائیں اور ان ایام میں اس سے ہم بستری نہ کی گئی ہو۔

طلاق بدعی۔

یہ وہ طلاق ہے جو مسنون قاعدہ کے خلاف عمل میں لائی گئی ہو۔ یعنی ایام ماہواری کی حالت میں یا ایک طہر میں کئی طلاقیں دی جائیں اس طریقہ سے طلاق واقع ہونے میں تو کوئی چیز حائل نہیں ہوتی۔ مگر ایسی طلاق دینے والا

Marfat.com

گنہگار رہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اگر رجعی طلاق دی ہے۔ تو اس سے پہلے اس کی عدت پوری ہو اس کو رجوع کرے اور اگر طلاق بائن دی ہے تو نیا نکاح کرے۔

طلاق اپنے اثر کی حیثیت سے بھی تین قسم کی ہے۔

طلاق رجعی۔

یہ وہ طلاق ہے کہ ایک یا دو طلاقیں دی جائیں مگر دوسری طلاق عدت کی میعاد کے اندر دی گئی ہو اور طلاق کے ساتھ بائن وغیرہ کا لفظ کہہ کر اس کی کوئی صفت ظاہر نہ کی گئی ہو، اس سے نکاح فوراً نہیں ٹوٹتا بلکہ مرد کو اختیار حاصل ہے کہ وہ چاہے تو عدت کے اندر بغیر نکاح کئے اس کو رجوع کرے اور اگر عدت گذر جائے تو پھر یہ طلاق رجعی بائن ہو جائے گی، پھر بغیر نئے نکاح کے رجوع کرنا جائز نہ ہوگا۔

طلاق بائن۔

یہ وہ طلاق ہے جو ایک یا دو دفعہ دی جائے اور اس کے ساتھ لفظ بائن کا اظہار کیا جائے۔ ایسی صورت میں عدت کے اندر یا عدت گذر جانے کے بعد اگر شوہر چاہے تو پھر نکاح کر سکتا ہے۔ ایسی طلاق سے فوراً نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اور بغیر نکاح کے رجوع نہیں کر سکتا۔

طلاق مغلظہ۔

یہ وہ طلاق ہے جو تین مرتبہ دی جائے ایک وقت میں ہی دی جائیں۔ یا مختلف اوقات میں اس میں حلالہ کے بغیر عورت سے دوسرا

Marfat.com

نکاح نہیں کیا جا سکتا۔

الفاظِ طلاق

طلاق کے الفاظ بھی دو قسم کے ہیں۔ صریح اور کنایہ۔

صریح۔

یہ وہ الفاظ ہیں جو طلاق کے علاوہ اور دوسرے معنوں میں استعمال نہیں کئے جاتے بلکہ وہ طلاق کے لئے ہی مخصوص ہیں۔ جیسے میں نے تجھے طلاق دی۔ یا تجھ پر طلاق ہے وغیرہ۔

کنایہ۔

یہ وہ الفاظ ہیں جن سے صاف طور پر طلاق کے معنی نہ نکلتے ہوں بلکہ ان کا دوسرے معنوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہو۔ مثلاً میں نے تجھے آزادی دی۔ تجھے اپنا اختیار ہے۔ مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔ تیرا جہاں جی چاہے جا۔ وغیرہ۔

مگر ان الفاظ سے طلاق اس وقت واقع ہوتی ہے جب خاوند کی نیت طلاق دینے کی ہو۔ یا غصہ و ناراضگی کی حالت میں یہ الفاظ کہے۔ جس سے ظاہر ہو کہ اس کنایہ سے اس کی مراد طلاق ہے یا اور کوئی قرینہ پایا جائے۔ مثلاً میاں بیوی میں یا اور کسی سے طلاق کے متعلق گفتگو ہو رہی ہو اور خاوند غصہ کی حالت میں ہو اس وقت اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر

حرام ہے اور اس سے اگر طلاق کے معنی مراد لئے تو بغیر طلاق کی نیت کے ان لفظوں سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

اگر یہ کہا کہ میں تجھ سے علیحدہ ہوں۔ یا تجھ پر حرام ہوں تو اس سے بھی طلاق بائن واقع ہوگی۔ اور ان الفاظ سے کہ تجھ پر سخت طلاق ہے یا سب سے زیادہ طلاق ہے۔ اگر تین طلاقوں کی نیت کر لی ہے تو تین طلاقیں واقع ہوں گی ورنہ ایک طلاق بائن۔ یا اگر اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری بیوی نہیں یا میں تیرا شوہر نہیں اور اس سے اس کی نیت طلاق کی ہو تو طلاق پڑ جائے گی۔ البتہ صریح الفاظ سے ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے۔ طلاق دینے والا یا ہے طلاق بائن کی نیت کرے یا ایک سے زیادہ طلاقیں اس کی مدنظر ہوں۔

اگر طلاق کے ساتھ اس کی صفت کا بھی اظہار کیا جائے مثلاً یہ کہے کہ تجھ کو طلاق بائن ہے۔ یا بدترین طلاق ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور اگر تین طلاقوں کی نیت ہوگی، تو تین۔

اگر کسی نے ایک وقت لفظ طلاق کو مکرر سہ کرر استعمال کیا تو جتنی مرتبہ تکرار کرے گا اتنی ہی مرتبہ طلاقیں واقع ہوں گی۔ مثلاً کسی نے کہا کہ تجھ پر طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے۔ تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

تفویض الطلاق

اس کے یہ معنی ہیں کہ مرد عورت کو اس بات کا اختیار دیدے کہ وہ اپنی

Marfat.com

ذات کو طلاق دے دے۔ مثلاً کوئی شخص اپنی بیوی سے طلاق کی نیت کر کے یہ کہے کہ تجھ کو اختیار ہے کہ تو اپنی ذات کو طلاق دے تو عورت کو اختیار ہے کہ جس مجلس میں یہ لفظ سنا ہے اگر غائبانہ کہلا بھیجا ہو تو اسی مجلس میں اپنی ذات کو طلاق دے دے گی تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر اس مجلس سے کھڑے ہونے کے بعد طلاق دے گی تو طلاق واقع نہ ہو گی۔ اور اگر مرد یہ کہہ دے کہ جب تو چاہے اپنے آپ کو طلاق دے دے تو جب وہ طلاق دے گی اسی وقت طلاق واقع ہو گی۔ مرد کو اس میں رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ یا اگر مرد کہے کہ تو اپنے نفس کو طلاق دے اور عورت کہے کہ میں نے اپنے نفس کو طلاق دی تو طلاق رجعی پڑ جائے گی۔ اگر تین طلاقوں کی نیت کرے تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

تعلیق الطلاق

اس کا یہ مقصد ہے کہ مرد کسی فعل کے واقع ہونے پر طلاق کو منحصر کر دے مثلاً اپنی بیوی سے یہ کہے کہ اگر تو فلاں جگہ جائے گی تو تجھ پر طلاق ہے۔ یا تو فلاں کام کرے گی تو تجھے طلاق ہے۔ لہٰذا اگر عورت اس جگہ جائے گی یا اس کام کو کرے گی جس پر شوہر نے طلاق معلق کی ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر شوہر اس کے ساتھ لفظ انشاء اللہ کہہ دے تو اس صورت میں طلاق واقع نہ ہو گی۔

Marfat.com

طلاقِ مریض

اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنی عورت کو طلاق دیدے اور ابھی عدت اس کی پوری نہ ہوئی ہو کہ اس بیماری میں اس کا انتقال ہو جائے تو حق وراثت اس کو پہنچے گا اور اگر عورت خود طلاق کا سوال کرے گی تو اس صورت میں وارث نہ ہوگی۔

رجعت

جب مرد عورت کو ایک یا دو طلاق صریح دے کر عدت کے اندر رجوع کرے تو یہ اس کے لئے جائز ہے۔ اس میں دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت نہیں۔ پہلا نکاح ہی قائم رہتا ہے۔ اور رجعت عدت کے اندر اس صورت میں صحیح ہوتی ہے۔ جبکہ اس کو تین طلاقیں نہ دی گئی ہوں۔ اور صرف رجعی طلاق میں رجعت ہو سکتی ہے۔ رجعت سے گویا یہ مطلب ہوتا ہے کہ شوہر طلاق دینے سے باز آگیا۔ رجعت قولی اور رجعت فعلی دونوں طرح جائز ہے۔ رجعت قولی یہ ہے کہ مرد خود اپنی عورت سے کہے کہ میں طلاق سے رجوع کرتا ہوں یا میں تجھ کو نہیں چھوڑتا یا کسی شخص سے کہے میں نے اپنی بیوی کو رجوع کر لیا ہے۔ اور فعلی یہ ہے کہ عورت سے ہم صحبت ہو یا مساس کرے۔ عدت گذر جانے کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی۔ اگر مرد

Marfat.com

عدت کے بعد رجعت کا دعویٰ کرے اور عورت تصدیق کرے تو صحیح ہو گی اور اگر عورت انکار کرے تو عورت کا قول معتبر ہو گا۔ مگر مرد گواہ پیش کرے۔

طلاق بائن میں تجدید نکاح اور طلاق مغلظہ میں بغیر حلالہ کے عورت شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتی نیز رجعت میں گواہوں کی موجودگی یا عورت کی رضا مندی ضروری نہیں ہے۔

ایلا

چار مہینہ یا اس سے زیادہ عرصہ تک اپنی عورت سے ہم بستر نہ ہونے کی قسم کھانے کا نام ایلا ہے۔ مثلاً کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ خدا کی قسم میں چار مہینہ تک تجھ سے صحبت نہ کروں گا، اگر اس نے چار مہینہ تک صحبت نہ کی تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی جس میں دوبارہ نکاح کرنا ہو گا۔ اور اگر وہ اپنی قسم پر قائم نہ رہا یعنی اس عرصہ میں عورت سے صحبت کر لی تو ایلا رفع ہو جائے گا اور قسم کا کفارہ دینا لازم ہو گا۔

کفارہ

کفارہ قسم کا یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلائے یا متواتر تین روزے رکھے۔

اگر کوئی شخص چار مہینہ سے کم مدت کے لئے ہم صحبت نہ ہونے کی قسم کھائے تو یہ ایلا میں داخل نہیں ہے۔ ہاں جتنے دن صحبت نہ کرنے کی قسم کھائی ہے۔ اگر اس سے پہلے جماع کرے گا تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا۔

Marfat.com

مگر عورت کو طلاق واقع نہ ہوگی۔

خلع

اگر عورت کچھ روپیہ دے کر یا اپنا مہر چھوڑ کر مرد سے طلاق حاصل کرے تو اس کا نام خلع ہے۔ مرد اگر اس کے عوض میں طلاق دیدے تو یہ طلاق بائن واقع ہوگی، اور روپیہ دینا یا مہر معاف کرنا عورت پر ضروری ہوگا۔ اور اگر ظلم و زیادتی شوہر کی طرف سے پائی جائے تو مال کا لینا مکروہ تحریمی ہے اور عورت کے لئے بغیر کسی اہم مجبوری کے خلع کا طالب ہونا حرام ہے۔ اور خلع کے بعد مرد اس وقت تک رجوع نہیں کر سکتا جب تک نیا نکاح نہ کیا جائے۔ خلع کے بعد عورت کو عدت پوری کرنی پڑتی ہے۔ اور عدت کے ایام کا نفقہ بھی شوہر کو دینا ضروری ہوتا ہے اور اگر خلع کے وقت وہ نفقہ نہ دینے کی شرط کرے تو اس صورت میں نفقہ اس پر لازم نہ ہوگا۔ یا اگر عورت خاوند کے کہنے میں نہ ہو تو طلاق کے عوض پھر اس سے کچھ لے لینا مکروہ نہیں مناسب ہے کہ مال مہر سے زیادہ نہ ہو۔

ظہار

جن عورتوں سے ہمیشہ کے لئے نکاح کرنا حرام ہے (مثلاً ماں، بہن،

بیٹی وغیرہ) اپنی بیوی کو ان عورتوں کے ساتھ تشبیہ دینا ظہار کہلاتا ہے۔

مثلاً اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ تو مثل میری ماں کے ہے یا تو ایسی ہے جیسی میری بہن یا بیٹی۔ یا تیرا چہرہ ایسا ہے جیسے میری ماں کا تو ان الفاظ سے ظہار واقع ہوگا۔

ظہار میں گو عورت نکاح سے خارج نہیں ہوتی مگر اس سے جماع وغیرہ حرام ہو جاتا ہے جب تک کہ اس کا کفارہ ادا نہ کیا جائے۔

کفارہ

کفارہ اس کا یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا مسلسل ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کر دو وقت کھانا کھلائے۔ اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کرے تو استغفار کرے اور کفارہ بھی ادا کرے۔

عدت

عدت وہ انتظار کا زمانہ ہے جو عورت پر مطلقہ ہونے یا شوہر کے مر جانے پر لازم ہوتا ہے۔ عدت کے بعد عورت کو دوسرا نکاح کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔

عدت کا پورا کرنا اس عورت پر لازم ہے جو مدخولہ ہو یعنی اس سے خلوت صحیحہ ہو چکی ہو۔ غیر مدخولہ عورت پر عدت واجب نہیں۔

عدت میں عورت کو دوسرا نکاح کرنا یا گھر سے نکلنا جائز نہیں جس گھر میں اس کو طلاق ملی ہو یا شوہر نے انتقال کیا ہو وہیں عدت گذارے۔ اگر

Marfat.com

کہیں مجبوراً جانے کی ضرورت آپڑے تو رات کو پھر وہیں آجانا چاہیے۔ عدت کا وقت طلاق یا وفات شوہر کے وقت سے شمار کیا جاتا ہے۔

جب تک مطلقہ عورت اپنی عدت کے اندر ہو مرد کو اس کی بہن سے نکاح کرنا حرام ہے طلاق خواہ کسی قسم کی ہو۔ مدخولہ عورت کے لئے اس کی عدت کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ حائضہ عورت کے لئے عدت کی مدت تین حیض مقرر ہیں۔ اور جس کو بہ سبب کم سنی یا سن یاس پر پہنچ جانے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو وہ تین مہینہ عدت پوری کرے۔

۲۔ حاملہ عورت کو عدت کا زمانہ وضع حمل تک ہے۔

۳۔ جو عورت خاوند کے مرجانے کی بنا پر عدت گزارے اس کے لئے چار مہینہ دس دن کی میعاد ہے۔

اگر کسی شخص نے عورت کو سفر کی حالت میں طلاق دی تو وہ عدت اپنے گھر میں آکر پوری کرے گی۔ اور جس عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دی گئی ہو تو عدت میں وہ حیض شمار نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے علاوہ تین حیض کامل لئے جائیں گے۔

اگر کوئی شخص بیماری کی حالت میں عورت کو طلاق بائن دے کر اس مرض میں مرگیا، اور اس عورت کو حیض دیر سے آنے کی عادت ہو تو وفات اور طلاق کی عدت کا حساب لگایا جاتا ہے دونوں میں سے جو طویل ہوگی اس پر عدت ختم ہوگی۔ اگر چار مہینہ دس دن کے اندر حیض ختم ہو جائیں تو وفات کی

Marfat.com

عدت چار مہینہ دس دن پورے کرے۔ اور اگر اس مدت میں حیض پورے نہ ہوں اور کوئی حیض باقی رہے ہے تو حیض کو پورا ختم کرے۔ اور اگر طلاق رجعی ہو تو وفات کی عدت پوری کرے۔

ایسی بوڑھیا عورت جس کو حیض بند ہو گیا ہو وہ تین مہینہ عدت کے پورے کرے اگر تین مہینہ کے درمیان اس کو خون دکھائی دے تو اس صورت میں عدت کا شمار حیض سے شروع کرے۔ اور جب تک تین حیض کی مدت ختم نہ ہو عدت ختم نہ ہو گی۔ اگر تین مہینہ کے بعد خون آئے اس کا کوئی اعتبار نہیں اس کی عدت تین مہینہ پر ختم ہو گی۔ یا اگر اس کو طلاق کے بعد ایک یا دو حیض آئے اس کے بعد بند ہو گیا اور اس کی عمر سن یاس پہ پہنچ گئی تو اس کو تین مہینہ کی عدت ختم کرنی ہو گی۔

اگر کوئی شخص عدت کی حالت میں سہواً عورت سے صحبت کرے تو صحبت کے بعد سے نئی عدت شمار ہو گی۔ اگر نکاح فاسد ہو تو اس صورت میں عدت زوجین کی تفریق سے شروع کیا جائے گا۔ یا اس وقت سے جب سے خاوند ترک صحبت کا اظہار کرے۔

سوگ

ہر منکوحہ و مدخولہ عورت کو اپنے شوہر کی وفات پر رنج و افسوس کا اظہار کرنا جائز ہے۔ عدت کے زمانہ میں نہ اپنا بناؤ سنگھار کرے

Marfat.com

خوشبو دار تیل لگائے نہ سرمہ و مہندی لگائے اور نہ زعفرانی رنگ کے کپڑے پہنے البتہ کسی بیماری کی وجہ سے سرمہ مہندی وغیرہ کا استعمال کر سکتی ہے مگر فاسد نکاح والی عورت پر سوگ کرنا لازم نہیں اور سوگ کی حالت میں عورت سے نکاح کا نامہ و پیغام بھی درست نہیں۔

اگرچہ عورت کو متوفی شوہر کی عدت میں اسی گھر میں رہنا لازم ہے جس میں اس کی وفات واقع ہوئی ہے۔ مگر ایسی حالت میں کہ اس مکان کی حالت خراب ہو اور گر جانے کا خطرہ ہو یا جان و مال کا کوئی خطرہ ہو یا اس مکان کا کرایہ اس قدر ہو کہ اس کی برداشت سے باہر ہو تو ان صورتوں میں دوسرا مکان تبدیل کر سکتی ہے۔

حضانت

بچہ کی تربیت و پرورش کے واسطے اس کی ماں سب سے زیادہ مستحق ہے، منکوحہ رہنے کی صورت میں بھی اور مطلقہ ہونے کے بعد بھی ماں کی عدم موجودگی میں بتدریج نانی، دادی، بہن، خالہ، پھوپھی۔ ان عورتوں کے بعد باپ دادا بھائی اور پھر چچا وغیرہ اس کے حقدار ہیں۔ لڑکے کی پرورش کا زمانہ سات سال اور لڑکی کا کم از کم نو سال معین ہے۔ اگر ماں یا نانی چاہیں تو لڑکی کے بالغ ہونے کے زمانہ تک پرورش کا حق حاصل رہ سکتا ہے۔

نفقہ

مرد پر عورت کا کھانا کپڑا اور رہنے کے لئے مکان دینا واجب ہے. اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو ان کی مالداری وحیثیت کے مطابق۔ اگر غریب ہوں تو اپنی غربت کے موافق اگر ایک غریب اور دوسرا امیر ہو تو متوسط۔

اگر عورت شوہر کی اجازت سے اپنے ماں باپ کے گھر رہے تب بھی وہ نفقہ سے بری الذمہ نہ ہوگا۔ ہاں اگر بغیر شوہر کی اجازت کے عورت کہیں چلی جائے یا بلا عذر ہم بستری سے مانع ہو یا ایسی کم عمر ہو کہ صحبت کے قابل نہ ہو یا کبھی خاوند کے گھر نہ رہی ہو تو ایسی صورت میں نان نفقہ واجب نہیں۔

مطلقہ عورت کو چاہے رجعی طلاق دی گئی ہو یا بائن ایام عدت تک شوہر کو کھانا کپڑا اور مکان دینا واجب ہے. بشرطیکہ وہ اس کے گھر میں مقیم رہے۔ اور وہ عورت جو متوفی شوہر کی عدت میں ہو اس کو خاوند کے گھر سے نفقہ دینا واجب نہیں اور نہ اس عورت کو جس کا نکاح فسخ کیا گیا ہو۔ اس کے علاوہ آدمی پر اپنے بچوں کا اور حاجتمند ماں، باپ دادا۔ دادی. نانا، نانی وغیرہ کو بھی کھانا کپڑا دینا واجب ہے۔

جنائز

جب انسان قریب المرگ ہو تو اس کا رخ قبلہ کی طرف کر دینا مستحب ہے۔ اگر پہلے سے چت لیٹا ہوا ہے اور کروٹ پر لٹانا تکلیف دیتا ہے تو چت ہی لیٹا رہے، مگر منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور سر اونچا ہو۔ اس کے پاس بیٹھنے والے بلند آواز سے کلمۂ توحید پڑھتے رہیں۔

مرنے کے بعد تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا سنت ہے اگر نیک بندہ ہے تو جلدی اپنی نیکی کو پہنچے۔ اگر بد اعمال ہے تو لوگوں کو جلدی ہی اس سے سبکدوشی ہو۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جلدی کرنا شیطان کے افعال میں سے ہے۔ مگر تین موقعوں پر جلدی کرنا اچھا ہے۔ ایک میت کی تجہیز و تکفین میں دوسرے بالغ لڑکی کے نکاح میں۔ تیسرے فرض ادا کرنے میں۔

میت جب تک کندھوں پر ہوتی ہے اگر وہ نیک ہوتی ہے تو کہتی ہے قَدِّمُوْنِیْ قَدِّمُوْنِیْ (مجھے لے چلو مجھے لے چلو) اور اگر بدکردار ہے تو کہتی ہے۔ اَیْنَ تَذْهَبُوْنِیْ بِیْ (مجھے کہاں لئے جاتے ہو) یہ بات اس کی انسان اور جنات کے سوا ہر چیز سنتی ہے۔

Marfat.com

مرنے کے بعد سب سے پہلی منزل آخرت کی انسان کے واسطے قبر ہے۔ دفن کرنے کے بعد قبر میں انسان پھر زندہ کیا جاتا ہے۔ اور دو فرشتے منکر نکیر نہایت خوفناک صورت کے قبر میں آکر مردہ کو بٹھاتے ہیں۔ پھر خدا کی ذات دین برحق اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کرتے ہیں اور جو احکام اللہ تعالےٰ نے بندوں پر فرض کئے ہیں ان کے ادا کرنے کی نسبت پوچھتے ہیں۔ اگر یہ شخص مومن اور احکام الٰہی بجالانے والا ہوگا۔ تو توفیق الٰہی سے تمام سوالوں کا جواب فوراً دیدے گا۔ اور منکر نکیر کا اس کے دل پر ذرا خوف طاری نہ ہوگا اور نورِ ایمان کی وجہ سے اس کو کوئی پریشانی نہ ہوگی جب وہ سب جواب دے چکے گا اس وقت اللہ تعالےٰ اس کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دے گا۔ اس کو حور و قصور نظر آنے لگیں گے۔ اور جنت کی طرف کی ایک دریچی کھول دی جائے گی جس سے طرح طرح کی خوشبوئیں اور ہوائیں آنے لگیں گی۔ اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ یہ نعمت و راحت تیرے دنیا میں صراطِ مستقیم پر قائم اور نیک کام کرنے کی بنا پر عطا کی گئی ہے۔ نم کنومۃ العروس اب قیامت تک دولہن کی طرح آرام سے سو جا۔

اگر یہ شخص دنیا میں کافر یا منافق تھا تو منکر نکیر سے اس قدر خوفزدہ ہوگا کہ سب کچھ بھول جائے گا اور کسی سوال کا صحیح جواب نہ دے سکے گا ہر سوال کے جواب میں یہی کہے گا کہ میں کچھ نہیں جانتا اس وقت منکر نکیر اس کی آنکھوں سے پردہ دور کر دیں گے اس کو جہنم کی آگ نظر آنے لگے گی اور ایک کھڑکی

کھول دی جائے گی جس سے نہایت گرم ہوا اور سخت بدبو جس سے دماغ پھٹ جائے آتی رہے گی اور وہ شخص قیامت تک اسی طرح عذابوں میں مبتلا رہے گا۔

پھر جب لوگ قبروں سے اٹھ کر میدان حشر میں پہنچیں گے تو وہاں جب تک اللہ کی مرضی ہوگی ننگے پاؤں ننگے بدن کھڑے رہیں گے اور جب حساب کا وقت آئے گا تو کراماً کاتبین کے لکھے ہوئے اعمال نامہ طلب کئے جائیں گے۔ کیونکہ لوگ جب قبروں سے نکلیں گے تو ان کو اپنے اعمال یاد نہ ہوں گے، لہٰذا ان کو ان کے اعمال نامے دئے جائیں گے کہ وہ اپنے اعمال سے واقف ہو جائیں اور پھر سزا و جزا پاکر اپنے اپنے نتیجہ کو پہنچیں گے۔

قبر میں کس کس سے سوال ہوتا ہے۔

بعض کا قول ہے کہ تمام بنی آدم سے سوال ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ لڑکوں سے بھی۔ اور بچوں کو ایک فرشتہ تلقین کرتا ہے اور اس کو الہام ہوتا ہے اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ سوالات قبر صرف مکلف عاقل بالغ سے ہی ہوتا ہے۔ اور انبیاء۔ صدیقین۔ شہداء، جہاد کا مستعد راہ خدا میں گھوڑا باندھنے والا۔ وبا میں مرنے والا۔ اطفال مومنین اور جمعہ یا جمعرات کے دن مرنے والا اور ہر رات بلاناغہ سورۃ تبارک اور مرض الموت میں سورۂ اخلاص پڑھنے والے سے سوالات نہیں ہوتے۔

Marfat.com

مُردے کو غُسل دینے کا طریقہ

اپنے مردے کو خود ہی نہلانا چاہیئے اگر عورت ہو تو گھر کی عورتیں غسل کرائیں ان کو طریقہ بتلا دیا جائے۔

اول پانی گرم کرنا چاہیئے اگر ممکن ہو تو بیری کے کچھ پتے اس میں ڈال دیں ورنہ صرف پانی بھی کافی ہے اور یہ چیزیں منگائیں۔ کافور۔ ملتانی مٹی یا گل خطمی۔ صابون۔ تھوڑی روئی۔ لوبان یا اگربتی یا دھونی والی اور کوئی خوشبو۔ حنوط یعنی عطر صندل اگر وغیرہ کی مرکب خوشبو۔ مرد کے لئے حنوط میں زعفران اور تن ملائیں۔ ملتانی مٹی ایک برتن میں بھگو دیں اور تختہ یا چوکی بچھا کر تین پانچ یا سات مرتبہ اس کو بسائیں پھر مردے کے کپڑے اتار کر تختہ پر اس طرح لٹائیں جس طرح قبر میں لٹاتے ہیں کہ اس کا سر شمال کی طرف ہو یا اس طرح لٹائیں کہ پاؤں قبلہ کی طرف ہوں اور منہ بھی قبلہ کی طرف رہے اور ناف سے لے کر گھٹنوں تک تہمد ڈالے رکھیں۔ عورت کو بھی اتنا جسم ڈھک کر ہی نہلانا چاہیئے۔

اب بھیگی ہوئی ملتانی یا صابن اس کے سر اور داڑھی پر ملیں اور دھو ڈالیں اس کے بعد پھر اپنے ہاتھ پر کپڑے کی تھیلی چڑھا کر مردہ کو استنجا کرائیں اگر بدن پر کوئی نجاست ہو تو اس کو دھو ڈالیں پھر مردہ کو وضو کرائیں اس طرح کہ اوّل تین بار منہ دھوئیں اور کلی کی جگہ روئی پانی میں تر کر کے تین مرتبہ دانتوں اور ہونٹوں پر پھیریں اور اسی طرح ناک کے بانسہ میں۔

Marfat.com

لیکن اگر ایسی حالت میں موت ہوئی ہو کہ غسل واجب تھا مثلاً عورت زچہ یا ایام ماہواری کی حالت میں مری ہو تو منہ اور ناک میں بتی ڈالنے پر اکتفا نہ کریں بلکہ تین مرتبہ پانی ڈالیں اور روئی سے خشک کر لیں۔ اس کے بعد کہنیوں تک تین مرتبہ ہاتھ دھوئیں پھر سر کا اور کانوں کا مسح کریں پھر ٹخنوں تک پیر دھوئیں۔

وضو میں اوّل پہونچوں تک ہاتھ دھونا زندوں کے لئے ہے کیونکہ وہ خود اپنے ہاتھ سے منہ دھوتا ہے۔ اور مردے کو دوسرا شخص وضو کراتا ہے۔ اس لئے مردہ کو نہلانے والا اپنے ہاتھ دھوئے اور مردہ کا وضو منہ سے شروع کرے

وضو کے بعد مردے کے کانوں آنکھوں اور ناک کے بانسوں میں روئی رکھ دیں تاکہ پانی اندر نہ جائے۔ اب ذرا مردہ کو بائیں کروٹ دے کر کمر کے اس حصہ پر پانی ڈالیں جو تختہ سے ملی ہوئی تھی اور سر سے لے کر پاؤں تک تین مرتبہ اچھی طرح پانی بہائیں۔

اس کے بعد مردے کو داہنی کروٹ دے کر اسی طرح کمر کا بایاں رخ دھوئیں اور تین مرتبہ پانی بہائیں۔ اس کے بعد کمر کی طرف سہارا لگا کر مردہ کو کسی قدر بٹھانے کے قریب کر کے اس کا پیٹ آہستہ آہستہ نیچے کی طرف ملیں۔ اگر کچھ رطوبت یا نجاست خارج ہو تو صرف اس کو دھو ڈالیں غسل اور وضو دوبارہ کرانے کی ضرورت نہیں۔

اب سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہا کر کسی کپڑے سے خشک کریں

Marfat.com

اور بھیگی ہوئی روئی کان، آنکھ اور منہ سے اٹھالیں۔ نہلانے کی حالت میں غُفْرَانَکَ یَارَحْمٰنُ باربار پڑھتے رہیں اور مردے کے ناخن تراشنا اور کنگھی کرنا منع ہے۔

مقدار کفن

مردہ کا مسنون کفن تین کپڑے ہیں جس میں دس گز کپڑا صرف ہوتا ہے یعنی کفنی جو گز عرض کے ایک پاٹ کی ڈھائی گز لمبی ہوتی ہے۔ اور دو چادریں پرٹ کی جو ڈیڑھ پاٹ کی ہوتی ہیں۔ اور ڈھائی گز لمبی ہوتی ہیں۔

عورت کے کفن میں دو کپڑے ان کے علاوہ زیادہ ہوتے ہیں ایک سینہ بند جو گز بھر چوڑا اور ڈیڑھ گز لمبا ہوتا ہے۔ اور ایک سر بند جس کو اوڑھنی کہتے ہیں دو بالشت چوڑی اور گز بھر لمبی ہوتی ہے۔ اس حساب سے ڈھائی گز کپڑا زیادہ ہو کر عورت کے لئے ساڑھے بارہ گز کپڑا صرف ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ دو تہمد ایک چادر پلنگ کے اوپر کی ہوتی ہے۔ اس میں نو گز کپڑا صرف ہوتا ہے۔ سوا سوا گز کے دو تہمد ہوتے ہیں اور چھ گز میں تین گز لمبی دو پاٹ کی چادر بنتی ہے اور آدھ گز میں نہلانے والے کے دو دستانے ہوتے ہیں۔ مگر عورت کے گہوارہ کی وجہ سے اوپر کی چادر سوا تین گز لمبی رہے گی جس کا آدھا گز کپڑا اور بڑھے گا۔ اس حساب سے مرد کے لئے ۱۹ گز اور عورت کے لئے ۲۲ گز کپڑا ہونا چاہیئے۔

Marfat.com

کفن سفید کپڑے کا ہو اور سنت ہے گاڑھا ململ لٹھا کوئی کپڑا ہو مگر بہتر ہو درمیانی درجہ کا بنا ہونا ضروری نہیں۔ اگر دھلا ہوا پاک کپڑا ہو وہ بھی اس کام میں آ سکتا ہے۔ اور اگر کسی بزرگ کا پہنا ہوا تبرک یا غلاف کعبہ کا کپڑا ہو تو بے دھلا نئے کپڑے سے بھی بہتر ہے لیکن اس کپڑے کی اگر ہو سکتی ہو تو کفنی کر دی جائے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو کفن میں سے کاٹ کر اس کا پیوند لگا دیں۔

کفنی کا کپڑا درمیان میں سے ذرا پھاڑ لیا جائے عورت کے لئے سینہ کے اوپر سے اور مرد کے لئے کندھوں کی طرف سے زنانہ و مردانہ کرتے کی طرح چاک کر لینا چاہئے۔ اور کفنی کو پہنا کر دونوں طرف سے سی بھی دیتے ہیں گویا بے آستین ڈھیلی کا کرتہ سا ہو جائے۔ بہر حال کفنی گردن سے لے کر گھٹنوں تک ہونی چاہئے اور پوٹ کی چادریں سر سے لے کر پیروں تک۔ سینہ بند بغل سے لے کر گھٹنیوں کے اوپر تک قد کی لمبائی چھوٹائی کے مطابق کچھ کپڑا کم و بیش کیا جا سکتا ہے۔ مرد کے کفن میں کفنی اور عورت کے کفن میں کفنی اور سینہ بند اگر نہ ہو سکے تو کوئی گناہ نہیں مگر سنت کے خلاف ہے۔

لڑکا یا لڑکی اگر جوانی کے قریب ہو تو اس کو پورا کفن دیا جائے گا اور اگر ایسی حالت میں بچہ پیدا ہو کہ ناک کان وغیرہ اعضاء ابھی نمودار نہ ہوئے ہوں تو اس کو نہ غسل کی ضرورت ہے نہ نماز جنازہ کی۔ یا اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو نہلا کر صرف ایک کپڑے میں لپیٹ کر بغیر نماز کے دفن کر دیں۔

کفن پہنانے کا طریقہ۔

اوّل پلنگ پر اوپر نیچے دونوں چادریں پوٹ کی بچھائیں اس پر آدھی کفنی

Marfat.com

بچھائیں اور آدمی مل کر کے سرہانے رکھ دیں۔ پھر لوبان وغیرہ سے اس کو خوشبو دے کر اور مردہ کی سجدے کی جگہوں پر یعنی پیشانی، ناک، دونوں گھٹنوں، دونوں ہتھیلیوں اور پیر کی انگلیوں پر کافور لگا کر مردہ کو کفنی پر لٹا دیں اور چاک کئے ہوئے گریبان میں اس کا سر نکال کر باقی آدھا اوپر پھیلا دیں کہ ٹخنوں تک آجائے اور سر داڑھی کو عطر لگا دیں۔

اب پوٹ کی چادر کا بایاں پلو یعنی دامن اس کو اڑھا دیں اور داہنا پلو لپیٹ دیں اس کے بعد دوسری چادر بھی اسی طرح لپیٹ دیں کہ داہنا پلہ اوپر رہے۔

عورت کے کفن میں سینہ بند چاہیے چادروں کے نیچے زانو سے بغل تک رکھیں تاکہ باندھنے میں سب سے اوپر آجائے۔ چاہیے چادروں کے درمیان میں رکھیں خواہ چادروں سے اوپر کفنی کے نیچے رکھیں تاکہ کفنی کے بعد اول اس کو باندھ دیا جائے پھر پوٹ کی چادریں لپیٹی جائیں تینوں صورتیں جائز ہیں۔

کفنی پہنا کر عورت کے بالوں کی دو لٹیں کر دیں ایک داہنی طرف دوسری بائیں طرف سینہ پر ڈال دیں۔ پھر سر بند کو اس کے سر اور بالوں کی ان لٹوں پر ڈال دیں۔ لپیٹیں یا باندھیں نہیں۔ پھر پوٹ کی چادر کو نیچے اور اوپر اور کمر تین جگہ سے باندھیں تاکہ ہوا سے کھل نہ جائے ان سب کاموں میں جلدی کریں اور جنازہ تیار کر کے باہر لے آئیں۔

نمازِ جنازہ

جنازہ کی نماز میں نہ سجدہ کیا جاتا ہے نہ رکوع کیونکہ یہ درحقیقت نماز

Marfat.com

نہیں ہے۔ بلکہ مردہ کے لئے مغفرت کی دعا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جنازہ امام کے آگے رکھا جائے امام مردے کے سینہ کے سامنے کھڑا ہو اور مقتدی اگر زیادہ ہوں تو تین یا پانچ صفیں بنالیں۔ اور دوسری نمازوں میں اگلی صف میں کھڑے ہونے کا ثواب زیادہ ہے۔ مگر اس نماز میں پچھلی صف میں کھڑے ہونے کا زیادہ ثواب ہے۔ اگر مردہ کا بیٹا پوتا یا باپ دادا دیندار اور عالم ہوں تو وہ نماز پڑھائیں ورنہ محلہ کی مسجد کا امام نماز پڑھائے۔

نماز کی نیت۔

نماز کی نیت اس طرح کرے۔ اماکرتا ہوں میں نماز جنازہ معہ چار تکبیروں کے اللہ کے واسطے دعا اس میت کے لئے منہ میرا کعبہ شریف کو پیچھے اس امام کے۔

پھر امام کی پہلی تکبیر پر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں جس طرح نماز میں باندھتے ہیں۔ اور ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھیں مگر وَتَعَالٰی جَدُّكَ سے آگے وَجَلَّ ثَنَاءُكَ زیادہ پڑھیں اور اعوذ وبسم اللہ نہ پڑھیں۔

پھر جب امام دوسری تکبیر کہے تو ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیر کہیں اور جو نماز میں پڑھتے ہیں وہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد امام کے ساتھ تیسری تکبیر کہیں اور یہ دعا پڑھیں اگر مرد یا عورت کا جنازہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔ "اے اللہ

Marfat.com

بخش دے ہمارے زندوں کو اور مردوں کو اور حاضر کو و غائب کو اور چھوٹے کو و بڑے کو اور مرد کو و عورت کو۔ اے اللہ ہم سے جس کو تو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو مارے اس کو ایمان پر مار ۔

اس کے بعد امام کے ساتھ چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیں۔ اور چونکہ یہ نماز خود دعا ہے اس لئے اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں مانگی جاتی۔

اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو پھر تیسری تکبیر کے بعد بجائے مذکورہ بالا دعا کے یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا۔ اے اللہ تو اس بچہ کو ہماری نجات کے لئے مسرت کا سامان اور آگے جانے والا بنا اور اس کو ہمارے لئے اجر و ذخیرہ بنا اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا گیا بنا۔

اگر جنازہ نابالغہ لڑکی کا ہو تب بھی یہی دعا پڑھی جائے گی مگر بجائے اَجْعَلْہُ کے اَجْعَلْھَا اور بجائے شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا کے شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً مونث کے صیغہ کے ساتھ پڑھیں۔

جنازہ کو مسجد سے باہر رکھنا چاہیئے نمازی بھی مسجد سے باہر ہی ہوں تو بہتر ہے یا بعض مسجدوں میں مسجد کے آگے جگہ یا چبوترہ بنا ہوا ہوتا ہے وہاں جنازہ رکھا جائے اور نمازی مسجد میں ہوں تب بھی نماز ہو جاتی ہے۔ یا مسجد کا صحن بڑا ہو اور صحن میں جنازہ و نمازی ہوں یہ صورت بھی جواز کی ہے۔

Marfat.com

مگر پہلی صورت بہتر ہے۔ البتہ اگر کوئی عذر ہو مثلاً بارش ہو رہی ہو یا امام اعتکاف میں ہو تو اس صورت میں مسجد میں نماز مکروہ نہیں کیونکہ حضورؐ نے اعتکاف کے عذر کی وجہ سے جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھی تھی۔

جو بچہ پیدا ہوتے ہی روئے یا حرکت کرے غرض زندہ پیدا ہوا اور پیدا ہوتے ہی مر جائے تو اس کی نماز بھی پڑھنی چاہیئے۔

جنازہ لیجانے کا طریقہ

جب جنازہ کی نماز ہو چکے یا گھر سے لے کر چلیں تو چار آدمی جنازہ کی چارپائی کے چاروں پائے اٹھا کر کندھوں پر رکھیں اور لوگ کندھا بدلواتے ہوئے قبرستان تک جائیں۔ نہ بہت زیادہ بھاگ کر چلیں اور نہ بہت آہستہ بلکہ درمیانی تیز رفتار سے چلنا چاہیئے۔ چلنے میں مردہ کا سر آگے کی طرف ہونا چاہیئے اور اس طرح جنازہ بدلنا چاہیئے کہ اوّل پلنگ کا بایاں پایہ جدھر مردہ کا داہنا ہاتھ ہے اپنے کندھے پر رکھیں اور کم از کم دس قدم چلیں پھر اسی طرف کا پچھلا پایہ رکھ کر چلیں پھر داہنی طرف کا اگلا پایہ جدھر مردہ کا بایاں ہاتھ ہے اپنے کندھے پر رکھیں پھر اسی طرف کا پچھلا پایہ رکھ کر دس قدم چلیں۔

اس کے بعد بھی کندھا بدلواتے رہیں اور جنازہ سے آگے نہ چلنا چاہیئے۔ جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے اگر کلمہ یا قرآن پاک پڑھیں تو آہستہ

Marfat.com

آہستہ پڑھیں۔

جب قبر پر پہنچیں تو پلنگ کو قبلہ کی سمت رکھیں اور قبلہ کی طرف سے قبر میں اتاریں اور جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے ساتھ والوں کو بیٹھنا مناسب نہیں۔

دفن کا طریقہ

لحدی قبر کا ثواب بہت زیادہ ہے لیکن جہاں زمین ریتلی یا نرم ہو وہاں صندوقی قبر بنوائیں۔ اگر عورت کا جنازہ ہو تو پردہ کر لیں اور باپ بھائی یا بیٹا اس کو قبر میں اتاریں اگر کوئی محرم رشتہ دار نہ ہو تو بمقابلہ غیروں کے شوہر قبر میں اتارے یہ بھی نہ ہو تو دوسرے رشتہ دار۔ نامحرم لوگوں کو بلا ضرورت مردہ عورت کو ہاتھ لگانا درست نہیں۔ قبر لمبی مردے کے قد کے برابر ہونی چاہیے اور اندر سے اس قدر گہری ہو کر بیٹھ کر سر کو نہ لگے اگر اس سے کچھ زیادہ گہری ہو جائے تو اچھا ہے۔

دفن کا یہ طریقہ ہے کہ دو آدمی قبر میں سرہانے اور پائینتی کھڑے ہو جائیں اور جنازے کی چادر کو بل دے کر جو اس کے اوپر پڑی ہوتی ہے۔ مردے کی کمر کے نیچے ڈال کر دونوں طرف سے دو آدمی اس کو مضبوط پکڑ لیں۔ اس کے بعد دو آدمی مردے کا سر اور پیر پکڑ کر اس کا بوجھ چادر پر رکھیں کہ بیٹھ کبڑی نہ ہو اور قبر پر لاکر ان کو پکڑا دیں جو آدمی قبر میں کھڑے

Marfat.com

ہوں۔ وہ بھی مردے کی کمر کو چادر سے سہارا دئے ہوئے نیچے لے جائیں اول مردے کے پیر زمین پر رکھیں اور کمر کے نیچے سے چادر کھینچ لیں۔ پھر اس کا سر زمین پر رکھ دیں اور قبلہ کی طرف ذرا کروٹ دے کر مٹی کا ڈھیلا کمر کی طرف رکھ دیں اور قبر میں اتارتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھیں۔

قبر میں رکھنے کے بعد کفن کے تینوں بند کھول دیں اور تختے پاٹ کر مٹی ڈال دیں۔ اگر مردہ بچہ ہو تو ایک آدمی دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر قبر میں رکھ دے۔ بلا ضرورت مردہ کا منہ کفن کھول کر دکھانا نہ چاہئے البتہ اگر رشتہ داروں کو بیتابی ہو تو تسکین کے لئے منہ دکھا دینا جائز ہے۔

قبر پر کم از کم تین مٹھیاں مٹی کی ڈالیں، پہلی مٹھی ڈالتے وقت مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ (اس مٹی سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے) دوسری مٹھی پر وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ (اور اسی میں ہم تم کو لوٹا دیں گے) اور تیسری مٹھی پر وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى۔ (اور اسی سے ہم تم کو دوبارہ نکالیں گے) پڑھنا چاہئے۔ قبر کو کچا رکھیں اور ایک بالشت اونچی اونٹ کے کوہان کی شکل اوپر سے ڈھلوان بنائیں اوپر پانی چھڑک دیں اس کے بعد مردے کے لئے رحمت و بخشش کی دعا مانگیں۔

ایک آدمی سرہانے کھڑا ہو کر سورہ بقر کا شروع حصہ الٓمٓ سے لے کر مُفْلِحُوْن تک اور پائینتی کی طرف کھڑے ہو کر دوسرا آدمی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر رکوع تک پڑھے اس کے بعد فاتحہ پڑھ کر گھر چلے آئیں اور میّت کے

Marfat.com

عزیزوں کو صبر کی تلقین کریں۔

تین دن سے زیادہ مردہ پر سوگ کرنا برا ہے البتہ عورت اپنے خاوند پر چار مہینہ دس دن سوگ کر سکتی ہے جس کو عدت کہتے ہیں۔ مردے کے غم میں سیاہ لباس پہننا آواز سے رونا کپڑے پھاڑنا سینہ کوٹنا وغیرہ سب باتیں گناہ ہیں ان سے احتیاط کرنی چاہئے۔

زیارتِ قبور

گاہ بگاہ قبرستان میں جانا بھی مستحب و مسنون ہے اس سے دنیا کی محبت کم ہوتی ہے اور آخرت کی یاد تازہ ہو کر عبرت حاصل ہوتی ہے۔ قبرستان میں جانے کے لئے جمعرات جمعہ اور ہفتہ کا دن افضل ہے اور والدین کی قبر پر جانے کے لئے جمعہ کا دن بہتر ہے ان ایام میں مردے زائرین کو جانتے ہیں۔

ابن شیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ شہدائے احد کی قبروں پر ہر سال تشریف لے جاتے تھے اور فرماتے تھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّار (سلام ہو تم پر تمہارے صبر کی وجہ سے آخرت کا گھر اچھا ہے۔)

اس سے ظاہر ہے کہ قبرستان میں جانا مسنون ہے اگرچہ دور ہوں اور جس وقت قبرستان میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ "سلام پہنچے تم پر قبر والو اور ہم کو و تم کو اللہ بخشے تم آگے جانے والے ہو اور ہم تمہارے قدم پر۔"

اقسام احکام شرعیہ

جو احکام اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے جاری فرمائے ہیں۔ وہ دو قسم کے ہیں۔ عزیمت و رخصت۔ وہ احکام عزیمت جن کو پورا کرنا ضروری ہے وہ یا تو کسی کام کے کرنے کے لئے ہیں یا نہ کرنے کے لئے ہیں۔ ان کو مشروعات کہتے ہیں۔ اور جو کسی فعل کی ممانعت کے لئے ہیں۔ وہ منہیات ہیں۔

مشروعات

فرض۔

فرض وہ حکم ہے جو کسی کام کے کرنے کے لئے بغیر کسی شک و شبہ کے قرآن پاک سے ثابت ہو جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔ فرض سے انکار کرنے والا کافر ہے اور بغیر عذر شرعی کے چھوڑنے والا مستوجب عذاب ہوگا۔

Marfat.com

واجب۔

واجب، عمل میں فرض کی طرح ہے۔ مگر اس کا منکر کافر نہیں ہوتا۔ بغیر شرعی عذر کے چھوڑنے پر عذاب ہوگا۔ جیسے صدقۂ فطر۔ قربانی وغیرہ۔

سنت۔

سنت وہ کام ہے جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو یا کرنے کا حکم دیا ہو اس کی دو قسمیں ہیں۔ موکدہ و غیر موکدہ۔

مؤکدہ وہ سنت ہے جس کو حضورؐ نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر عذر کے کبھی نہ چھوڑا ہو۔ اس کو بغیر عذر کے چھوڑنے والا گنہگار ہوگا۔ جیسے جماعت اذان وغیرہ۔

غیر مؤکدہ وہ سنت ہے جس کو حضورؐ نے اکثر کیا ہو اور کبھی بغیر عذر کے چھوڑ بھی دیا ہو اس کا چھوڑنے والا گنہگار نہیں ہوتا۔

نفل۔

نفل وہ فعل ہے جس کے کرنے سے ثواب ہو اور نہ کرے تو کوئی عذاب نہیں۔

مستحب۔

مستحب وہ کام ہے جس کو علمائے امت نے اچھا سمجھا ہو یا وہ حضورؐ کی عادتیں ہوں۔ جیسے آپؐ کا اٹھنا بیٹھنا باتیں وغیرہ جو عبادت کے طور پر نہ ہوں۔

رخصت۔

رخصت کسی شرعی کام میں کسی عذر و مجبوری پر اختیار ملنے کا

Marfat.com

نام ہے۔

مباح

مباح وہ کام ہے جس کے کرنے کا حکم بھی نہیں اور ممانعت بھی نہیں۔

منہیات

حرام۔

حرام وہ فعل ہے جس کی ممانعت بلاشبہ قرآن پاک سے ثابت ہو۔ اس کا منکر کافر اور کرنے والے پر عذاب ہوگا۔

مکروہ تحریمی۔

یہ وہ فعل ہے جو حرام کے برابر ہی ہوتا ہے۔ مگر اس کا منکر کافر نہیں اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

مکروہ تنزیہی۔

وہ فعل ہے جس کی ممانعت کسی بہتری کی وجہ سے ہو۔ اس کام سے بچنا اچھا ہے۔ اگر سرزد ہو جائے تو کوئی گناہ نہیں۔

Marfat.com

خطبات

خطبہ جمعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَشَفَ قِنَاعَ الْبَرْدِ عَنْ وَجْهِ الشِّتَاءِ
وَكَسَرَ كَتَائِبَ الزَّمْهَرِيْرِ بِحَرَارَةِ اِعْتِدَالِ الْهَوَاءِ وَحَلَّى اَعْنَاقَ
عَرَائِسِ الْبَسَاتِيْنِ بِعِقْدِ اللُّؤْلُؤِ اللَّالَاءِ وَلَاحَتْ بِقُدْرَتِهِ اللَّآلِي
عَلَى الْاَشْجَارِ كَالدَّرَارِیْ عَلَى الْقُبَّةِ الْخَضْرَاءِ ط وَنَاحَتْ قَمَارِیْ قُلُوْبِ
الْوَامِقِيْنَ مِنْ شَوْقِ جَمَالِهٖ فِیْ لَيْلَةِ الْقَمَرِ الْبَيْضَاءِ ط وَاَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً مُّوْصِلَةً اِلٰى رِيَاضِ
الرِّضَاءِ وَالْاِرْتِضَاءِ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ مُقْتَدَى الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ
الْكَرِيْمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْمَخْصُوْصِيْنَ بِالْحِلْمِ وَالْحَيَاءِ وَسَلَّمَ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَكُوْنُوْا مِنَ الْاٰمِرِيْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَهُوَ السَّبِيْلُ اِلَى الرُّشْدِ
وَالصَّوَابِ ط وَلَا تَغْتَرُّوْا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَاِنَّ الدُّنْيَا هِیَ الْغَفْلَةُ
عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَفَانِيَةُ الْاَحْقَابِ۔ وَقَدْ ثَبَتَ فِی الْاَخْبَارِ اَلدُّنْيَا

Marfat.com

جيفة وطالبوها كلاب، حلالها حساب، وحرامها عذاب
وشبهتها عتاب، أولها سرور، وأوسطها غرور، وآخرها
خراب. مسكين ابن آدم، أي مسكين ثيابه كفن، ومركبه
جنازة، ومنزله لحد، وفراشه تراب. ووسادته ورفقاته
ديدان، وجلساؤه منكر ونكير، وولده يتيم، وماله مقسوم
وعليه الحساب. فاعتبروا يا أولي الألباب، ألا تعتبرون بآبائكم
وإخوانكم، فأين تذهبون، ألا تنظرون بأصحابكم وجيرانكم فأين
ترحلون. إنك ميت وإنهم لميتون. ثم إنكم يوم القيامة
لإلى الله تحشرون، وفي عرصات القيامة عن النقير والقطمير
لتسئلون. ثم تكونون فريقين فريق في الجنة يفرحون. فريق
في النار معذبون. فريق في الجنة مأمولون. وفريق في النار
متألمون. فريق في الجنة يضحكون. وفريق في النار محزونون
فريق في الجنة إلى الله ينظرون. وفريق في النار عن الله محجوبون
يا خجلتاه أيها الفاسقون. ويا ندامتاه أيها العاصون. ويا
ويلتاه أيها الغافلون ويا أسفاه أيها المسرفون طلب الجنة
بغير عمل محال محال، والعفو بغير التوبة خيال خيال. أيها
المسلمون السامعون. اذكروا الموت وحسرته وظلمته.
واللحد ووحشته. والسؤال وهيبته. والحساب ومناقشته
والصراط ودقته. إن الماضين منكم لا يرجعون. وإن الباقين

مِنْكُمْ لَا يُخَلَّدُوْنَ يَا مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنَّ فِي الْقِيَامَةِ أَنْزَاعًا
دَاهِرًا لَا وَعَذَابًا وَّنِكَالًا وَّعِبْرَةً وَّحَسْرَةً وَّنَدَامَةً ط وَ
اغْتَنِمُوا الْفَرَاغَ وَالصِّحَّةَ ط مَا هٰذَا النُّعَاسُ وَالرَّقْدَةُ أَوْقِظْ
غَيْرِيْ وَأَنَا النَّائِمُ فِيْ مِهَادِ الْغَفْلَةِ فَاسْتَغْفِرْ وَاسْتَغْفِرُوْا
رَبَّكُمْ وَاتُوبُ وَتُوْبُوْا إِلَيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ـ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ
حَرُّهَا شَدِيْدٌ وَقَعْرُهَا بَعِيْدٌ وَعَذَابُهَا كُلَّ آنٍ جَدِيْدٌ
لَا يُرْحَمُ بَاكِيْهَا وَلَا يُجَابُ دَاعِيْهَا أَيُّهَا الْمُذْنِبُوْنَ ـ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ـ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ ط وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أَنَّ
لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ
رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا
وَلَهُمْ فِيْهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ ط صَدَقَ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ وَنَحْنُ بِمَا قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اٰمِنُوْنَ وَمُصَدِّقُوْنَ ـ
بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ
وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ إِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّؤُوْفٌ الرَّحِيْمُ ط

بیٹھنے کے بعد یہ دوسرا خطبہ پڑھے۔

خطبہ ثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ عَلٰى أَنْ أَحْرَقَ قُلُوْبَ الْعُشَّاقِ
بِنُوْرِ الْاِشْتِيَاقِ وَفَرَّحَ بَالَهُمْ بِهٰذَا الْاِحْتِرَاقِ وَكَدَّرَ حَالَهُمْ

بِظُلْمَةِ الْفِرَاقِ. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ الَّذِيْ هُوَ قَاسِمُ الْاَرْزَاقِ. وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَاحِبُ التَّاجِ وَالْبُرَاقِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَا تَعَاقَبَ الْوِصَالُ وَالْفِرَاقُ خُصُوْصًا عَلٰى اَوَّلِهِمْ وَاَجَلِّهِمْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ حَامِلِ لِوَاءِ الْاَصْدِقَاءِ

فِيْ يَوْمِ التَّلَاقِ ط وَعَلٰى اَعْدَلِهِمْ وَاَشْفَقِهِمْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ صَاحِبِ الْعَدَالَتِ فِي الْاٰفَاقِ ط وَعَلٰى اَوْرَعِهِمْ وَاَحْلَمِهِمْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ جَامِعِ الْاٰيَاتِ وَالْاَوْرَاقِ ط وَعَلٰى اَشْجَعِهِمْ وَخَاتَمِهِمْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى دَافِعِ الْخُصُوْمَةِ وَالنِّفَاقِ ط وَعَلَى السَّيِّدَيْنِ الْاِمَامَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ جَامِعَيْ مَحَاسِنِ الْاَخْلَاقِ ط وَعَلٰى سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ ط وَعَلٰى سَائِرِ الصَّحَابَةِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْاهُمْ بِوِفَاقٍ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ الدِّيْنَ. وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ الْمُسْلِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. عِبَادَ اللّٰهِ. رَحِمَكُمُ اللّٰهُ. اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى

Marfat.com

وَيَنْهىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ط
وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالىٰ اَعْلىٰ وَاَوْلىٰ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ۔

خطبہ الوداع

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا دَائِمًا مُبَارَكًا نَحْمَدُهٗ عَلىٰ جَزِيْلِ نَعْمَائِهٖ وَنَشْكُرُهٗ عَلىٰ جَمِيْلِ الْاٰئِهٖ۔ وَهُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَدِيْمُ الْقَيُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَالصَّلٰوةُ عَلىٰ رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَتْقِيَاءِ خُصُوْصًا عَلىٰ اَفْضَلِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ بِالتَّحْقِيْقِ ط اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ۔ وَعَلىٰ اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ صَاحِبِ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ۔ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ۔ وَعَلىٰ جَامِعِ الْقُرْاٰنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ۔ وَعَلىٰ اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ ط وَمَطْلُوْبُ كُلِّ طَالِبٍ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ وَعَلىٰ الْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ ط سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ اَبِيْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمَا وَعَلىٰ اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا۔ وَعَلىٰ

Marfat.com

عَمَّيْهِ الشَّرِيْفَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ط اَلْحَمْزَةُ وَالْعَبَّاسِ رِضْوَانُ اللّٰهِ
تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ. اِنَّ هٰذَا شَهْرَ رَمَضَانَ لَيَشْفَعُ لَكُمْ
بِالْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ ط اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ فَتَحَسَّرُوْا
عَلٰى اِتْمَامِهِ وَتَاَسَّفُوْا عَلٰى اِخْتِتَامِهِ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ
رَمَضَانَ. يَا خَيْرَ الشُّهُوْرِ يَا خُلَاصَةَ دَافِعِ الْاٰفَاتِ وَالدُّهُوْرِ
وَيَا مَنْبَعَ الْبَرَكَاتِ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَالسُّحُوْرِ. اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ
يَا شَهْرَ رَمَضَانَ. اَنْتَ الَّذِيْ تَغْفِرُ الزَّلَّاتِ وَتَرْفَعُ
الدَّرَجَاتِ وَتُضَاعِفُ الْحَسَنَاتِ. اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ
رَمَضَانَ ط وَفِيْكَ يَنْظُرُ الرَّحْمٰنُ ط وَتُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجِنَانِ ط
وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ النِّيْرَانِ. اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ ط
عِنْدَ كُلِّ اِفْطَارٍ اَلْفُ اَلْفِ عَتِيْقٍ مِّنَ النَّارِ. اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ
يَا شَهْرَ رَمَضَانَ ط يَا شَهْرَ رَمَضَانَ ط يَا شَهْرَ الْخَيْرِ وَالْكَمَالَاتِ
وَشَهْرَ الْاَمْنِ وَالْاَمَانَاتِ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ.
اَنْتَ الَّذِيْ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ
نَجَاةٌ مِّنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطِيْئَاتِ ط اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ
رَمَضَانَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْبَرَكَاتِ وَالْاِحْسَانِ. اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التَّسْبِيْحِ وَذِكْرِ الرَّحْمٰنِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الضِّيَافَةِ
وَزِيَارَةِ الْاِخْوَانِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التَّرَاوِيْحِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ.
فَاتَّقُوا اللّٰهَ يَا اُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ

كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ ط

خطبہ ثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ط اَلْكَرِيْمِ السَّتَّارِ۔ عِبَادَ اللّٰهِ بَادِرُوْا بِالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ۔ وَبَالِغُوْا بِالصَّلٰوةِ عَلٰى نَبِيِّ الْمُخْتَارِ۔ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۤئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ۔ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاۤءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ۔ وَعَلٰى كُلِّ مَلٰۤئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ۔ بِرَحْمَتِكَ يَاۤ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْ بِسُلْطَانِ الْاِسْلَامِ۔ بِاَنْوَاعِ الْبَرَكَاتِ وَالْاِكْرَامِ خَلَّدَ اللّٰهُ تَعَالٰى مُلْكَهٗ وَسُلْطَانَهٗ۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۤءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ۔ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ اُذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ۔

Marfat.com

خطبہ عید الفطر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ. سُبْحَانَ مَنْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِسِرَاجِ الْھِدَایَۃِ وَالْفُرْقَانِ وَشَرَحَ صُدُوْرَ الصَّآئِمِیْنَ بِنُوْرِ الْمَغْفِرَۃِ وَالْاِیْمَانِ وَاَکْرَمَ عِبَادَہُ الْمُؤْمِنِیْنَ بِصِیَامِ شَھْرِ رَمَضَانَ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ سُبْحَانَ مَنْ فَتَحَ لَھُمْ اَبْوَابَ الرَّحْمَۃِ وَالرِّضْوَانِ وَوَعَدَھُمْ دُخُوْلَ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجِنَانِ. کَمَا اَخْبَرَنَا نَبِیُّ اٰخِرِ الزَّمَانِ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابٌ یُقَالُ لَـہُ الرَّیَّان. لَا یَدْخُلُـہُ اِلَّا الصَّآئِمُوْا شَھْرِ رَمَضَانَ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ. سُبْحَانَ مَنْ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی نَبِیِّنَا فِیْ اَشْرَفِ لَیْلَۃٍ مِّنْ لَیَالِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ. وَجَعَلَ قِیَامَھَا خَیْرًا مِّنْ قِیَامِ اَلْفِ شَھْرٍ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ. وَاَرْسَلَ فِیْہِ الْمَلٰٓئِکَـۃَ لِتَبْلِیْغِ سَلَامِـہٖ عَلٰی کَآفَّۃِ اَھْلِ الْحَقِّ وَالْاِیْمَانِ. وَغَفَرَ لَھُمْ جَمِیْعَ الْکَبَآئِرِ وَالْعِصْیَانِ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ. ثُمَّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْوَرٰی بَدْرِ الدُّجٰی نُوْرِ الْھُدٰی. صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی. رَسُوْلِ الثَّقَلَیْنِ. نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ

Marfat.com

إِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ شَفِيعِ الْأُمَمِ فِي الدَّارَيْنِ. خَاتَمِ النَّبِيِّينَ. رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَخُلَفَائِهِ الرَّاشِدِينَ. خُصُوصًا عَلَى الْإِمَامِ سَيِّدِ أَهْلِ الْعِرْفَانِ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللهِ فِي كُلِّ مَكَانٍ. أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ. الصَّادِقُ الشَّفِيقِ. رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ. وَعَلَى الْإِمَامِ قَاتِلِ الْكَفَرَةِ وَأَهْلِ الطُّغْيَانِ. أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ الْفَارُوقِ الْمُؤَيَّدِ بِالْإِحْسَانِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ. وَعَلَى إِمَامِ حَبِيبِ اللهِ الْمَنَّانِ. نَاصِرِ أَهْلِ الْإِيمَانِ. جَامِعِ الْقُرْآنِ. أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ. وَعَلَى أَشْجَعِ الشُّجْعَانِ. مُطْعِمِ الْمَسَاكِينِ وَالْجُيْعَانِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ الْمُرْتَضَى الْمُسْتَعَانِ. كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ. وَعَلَى الْإِمَامَيْنِ الْفَاضِلَيْنِ الْكَامِلَيْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ. رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَعَلَى أُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا. وَعَلَى عَمَّيْهِ الشَّرِيفَيْنِ الْمُكَرَّمَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ الْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَعَلَى جَمِيعِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالتَّابِعِينَ الْأَخْيَارِ الْأَبْرَارِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ. اِعْلَمُوا أَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ شَرِيفٌ جَعَلَ اللهُ تَعَالَى عِيدَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَجَاءَ الطَّالِبِينَ

اَحْسِنُوْا عَلَى الْيَتٰمٰى وَالْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ كَمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدُّوْا صَدَقَاتِكُمْ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ مُسْلِمٍ لَهٗ نِصَابٌ فَاضِلٌ عَنْ حَوَائِجِهِ الْاَصْلِيَّةِ لِنَفْسِهٖ وَلِطِفْلِهِ الصَّغِيْرِ وَلِجَارِيَتِهٖ مِلْكًا۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةُ الْفِطْرِ طُهْرُ الصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةٌ لِّلْمَسَاكِيْنِ۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ۔ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

خطبہ ثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ۔ وَاَنْطَقَ لَهُ اللِّسَانَ۔ وَعَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔ وَعَيَّنَ لِلصِّيَامِ مِنْ شُهُوْرِ سَنَةٍ شَهْرَ رَمَضَانَ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ ثَبِّتُوْا قُلُوْبَكُمْ بِالطَّاعَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ۔ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ

تَعۡدَ دَقَامَ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیۡعِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیۡنَ. وَعَلٰی اَهۡلِ طَاعَتِكَ اَجۡمَعِیۡنَ بِرَحۡمَتِكَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ الۡاَحۡیَاءِ مِنۡهُمۡ وَالۡاَمۡوَاتِ. اِنَّكَ مُجِیۡبُ الدَّعَوَاتِ. بِرَحۡمَتِكَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ. اَللّٰهُمَّ اَیِّدِ الۡاِسۡلَامَ وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ بِبَقَاءِ سَلۡطَنَةِ الۡعَبۡدِ الَّذِیۡ یَرۡجُوۡا شَفَاعَتَ النَّبِیِّ الۡحِجَازِیِّ اَدَامَ اللّٰهُ تَعَالٰی مُلۡکَهٗ وَسُلۡطَانَهٗ وَاَفَاضَ عَلَی الۡعَالَمِیۡنَ بِرَّهٗ وَاِحۡسَانَهٗ. اَللّٰهُمَّ انۡصُرۡ مَنۡ نَصَرَ دِیۡنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَاجۡعَلۡنَا مِنۡهُمۡ. وَاخۡذُلۡ مَنۡ خَذَلَ دِیۡنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجۡعَلۡنَا مِنۡهُمۡ عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَاءِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡهٰی عَنِ الۡفَحۡشَاءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ. وَلَذِکۡرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعۡلٰی وَاَوۡلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعۡظَمُ وَاَکۡبَرُ.

خطبہ عید الضحیٰ

اَللّٰهُ اَکۡبَرُ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الۡمُتَوَحِّدِ بِالۡعَظۡمَةِ وَالۡجَلَالِ. الۡمُتَقَدِّسِ بِالۡحُسۡنِ

وَالْجَمَالِ هُوَ الَّذِىْ خَالِقٌ لِجَمِيْعِ الشَّىِ وَالْاَمْرِ بِيَدِهٖ مَفَاتِيْحُ الدَّهْرِ
فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. سُبْحَانَ مَنْ اَوْجَبَ صَلٰوةَ الْعِيْدِ
عَلٰى كَافَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْكَائِنَاتِ. وَحَرَّمَ عَلَيْهِمُ الصَّوْمَ
فِى الْاَيَّامِ خَمْسَةٍ يَوْمَ عِيْدِ الْاَضْحِيَّةِ وَثَلَاثَةِ اَيَّامٍ بَعْدَهٗ
مُتَتَالِيَاتٍ وَالْخَامِسِ يَوْمَ الْفِطْرِ ضِيَافَةً مِنْ عِنْدِهٖ لِلْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَتْ لَهُ السَّمٰوَاتُ السَّبْعُ
وَالْاَرَضُوْنَ السَّبْعُ وَالْعَرْشُ الْعَظِيْمُ. وَالْكَعْبَةُ الْحَسْنَاءُ
وَالرُّكْنُ وَالْحَطِيْمُ. وَالزَّمْزَمُ وَمَقَامُ اِبْرَاهِيْمَ. تَعَالَى اللّٰهُ
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. وَتَبَارَكَ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ.
ذُو الْعَظْمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ جَلَّ وَعَلَا ذُو الْمَجْدِ وَالْعِزِّ
وَالْاٰلَاءِ. سُبْحَانَ مَنْ تَقَدَّسَ ذَاتُهٗ عَنِ التَّشْبِيْهِ وَالتَّمْثِيْلِ.
سُبْحَانَ مَنْ تَنَزَّهَ صِفَاتُهٗ عَنِ التَّغْيِيْرِ وَالتَّبْدِيْلِ. سُبْحَانَ
مَنْ تَعَطَّفَ عَلَى الْبَرَايَا بِالْكَرَمِ وَالْجُوْدِ. وَتَكَفَّلَ بِاَرْزَاقِ الْعِبَادِ
لِاَنَّهُ الْمَلِكُ الْمَعْبُوْدُ. وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ
طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ. وَنَشْهَدُ
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

أُوصِيكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ بِشَرْطِ الْاِسْتِطَاعَةِ. وَأَوْجَبَ الْأُضْحِيَّةَ لُطْفًا وَكَرَامَةً فَاجْعَلُوهَا بُرَاقًا وَمَطِيَّةً لِيَوْمِ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ. رَوٰى عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ الْأَضَاحِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ سَمِّنُوا ضَحَايَاكُمْ فَإِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَاكُمْ وَلَا تَذْبَحُوا عُجْفَاءَ وَلَا عَرْجَاءَ وَلَا عَوْرَاءَ وَلَا مَقْطُوعَةَ الْأُذُنِ وَلَوْ بِوَاحِدَةٍ وَعَنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ شَاةٌ سَوَاءٌ كَانَتْ ذَكَرًا أَوْ أُنْثٰى أَوْ سُبُعُ الْبَقَرَةِ أَوِ الْإِبِلِ وَكَبِّرُوا عَقِيبَ الصَّلٰوةِ الْمَفْرُوضَةِ مِنْ فَجْرِ عَرَفَةَ إِلٰى عَصْرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ط أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ط بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَلَكُمْ أَجْمَعِينَ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ط

خطبه ثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ

Marfat.com

اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. خُصُوْصًا عَلٰى اَوَّلِ الصَّحَابَةِ وَاَعْلَمِهِمْ وَاَفْضَلِهِمْ بِالتَّصْدِيْقِ. اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَصَدِّقِيْنَ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ. مَعْدَنِ الصِّدْقِ وَالصَّفَا. وَعَلَى النَّاطِقِ بِالْحَقِّ وَالصَّوَابِ الَّذِيْ كَانَ رَأْيُهٗ مُوَافِقًا بِالْوَحْيِ وَالْكِتَابِ. اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَوَرِّعِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. قَامِعِ الْجَوْرِ وَالْجَفَا. وَعَلٰى جَامِعِ الْقُرْاٰنِ كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْاِيْمَانِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَنْبَعِ الْحِلْمِ وَالْحَيَاءِ وَعَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامِ الْمُهْتَدِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ. خَاتَمِ الْخُلَفَاءِ. وَعَلَى الْقَمَرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ اَبِيْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ. سَيِّدَيِ الشُّهَدَاءِ ط وَعَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ النَّاسِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ عُمَارَةَ الْحَمْزَةَ وَاَبِيْ فَضْلِ الْعَبَّاسِ ط وَعَلَى الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَ الشَّجَرَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

Marfat.com

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَلٰى سَلَاطِيْنِ الْكِرَامِ وَالْخَوَاقِيْنِ الْعِظَامِ الَّذِيْنَ قَضَوْا بِالْحَقِّ وَبِهٖ كَانُوْا يَعْدِلُوْنَ. اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ. رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ. اُذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ. وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ.

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ
بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے

ارکانِ اسلام

مؤلفہ

مولوی حکیم سیّد **شہاب الدین** نقشبندی - امروہوی
فاضل عربی منشی فاضل۔ فاضل طب

ناشر

ایم ثناء اللہ خاں اینڈ سنز ۱۲ ریلوے روڈ لاہور

Marfat.com